باسمہٖ تعالیٰ

اضافہ واصلاح شدہ دوسرا ایڈیشن

خُفّین اور موزوں پر مسح کے احکام

مصنِّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

باسمہٖ تعالیٰ

اضافہ واصلاح شُدہ دوسرا ایڈیشن

خُفّین اور موزوں پر مسح

کے

احکام

وضو میں پاؤں دھونے اور خُفّین و موزوں پر مسح کی شرعی حیثیت
خُفّین و موزوں پر مسح کی احادیث وروایات کی تحقیق، خُفّین اور کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں؟ چمڑے کے موزوں کی خصوصیات واوصاف کیا ہیں؟ مروّجہ عام جرابوں پر مسح جائز ہے یا ناجائز؟ اس بارے میں صحیح نقطۂ نظر کیا ہے؟ اور موزوں پر مسح سے متعلق مدلّل ومفصّل احکام باحوالہ اس رسالہ میں ذکر کیے گئے ہیں

مصنِّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

www.idaraghufran.org

(جملہ حقوق بحق ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب: خُفّین اورموزوں پرمسح کے احکام

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

اشاعتِ اوّل:شوالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ،اکتوبر 2007ء اشاعتِ دوم:ربیعُ الثانی ۱۴۳۳ھ،فروری 2012ء

صفحات: ۱۳۶

ملنے کے پتے

کتب خانہ ادارہ غفران: چاہ سلطان،گلی نمبر 17،راولپنڈی۔فون:051-5507270

ادارہ اسلامیات: ۱۹۰،انارکلی،لاہور۔فون:042-37353255

کتب خانہ رشیدیہ: مدینہ کلاتھ مارکیٹ،راجہ بازار،راولپنڈی۔فون:051-5771798

دارالاشاعت: اردو بازار،کراچی۔فون:021-32631861

مکتبہ سید احمد شہید: 10-الکریم مارکیٹ،اردو بازار،لاہور۔فون:042-37228196

مکتبہ اسلامیہ: گامی اڈہ،ایبٹ آباد۔فون:0992-340112

ادارہ اشاعت الخیر: شاہین مارکیٹ،بیرون بوہڑ گیٹ،ملتان۔فون:061-4514929

ادارۃ المعارف: دارالعلوم کراچی۔فون:021-35032020

مکتبہ سراجیہ: چوک سیٹلائیٹ ٹاؤن،سرگودھا۔فون048-3226559

مکتبہ شہید اسلام،متصل مرکزی جامع مسجد(لال مسجد)اسلام آباد۔فون:0321-5180613

ملت پبلیکیشرز بک شاپ: شاہ فیصل مسجد،اسلام آباد۔فون:051-2254111

ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ،چوک فوارہ،ملتان۔فون:061-4540513

مکتبہ العارفی: نزد جامعہ امدادیہ،ستیانہ روڈ،فیصل آباد۔فون:041-8715856

کتب خانہ شمسیہ،نزد اریگیشن مسجد،سریاب روڈ،کوئٹہ۔فون:0333-7827929

مکتبہ معارف القرآن،دارالعلوم کراچی۔فون:021-35123130

تاج کمپنی،لیاقت روڈ،گوالمنڈی،راولپنڈی۔فون:051-5774634

مکتبۃ القرآن: گورومندر،علامہ بنوری ٹاؤن،کراچی۔فون:021-34856701

مکتبہ الفرقان،اردو بازار،گوجرانوالہ۔فون:055-4212716

مکتبۃ القرآن: رسول پلازہ،امین پورہ بازار،فیصل آباد۔فون:041-2601919

اسلامی کتب خانہ،پھولوں والی گلی،بلاک نمبر 1،سرگودھا۔فون:048-3712628

اسلامی کتاب گھر: خیابانِ سرسید،سیکٹر 2،عظیم مارکیٹ،راولپنڈی۔فون:051-4830451

مکتبہ قاسمیہ،الفضل مارکیٹ،17،اردو بازار،لاہور۔فون:042-37232536

الخلیل پبلشنگ ہاؤس: اقبال روڈ،کمیٹی چوک،راولپنڈی۔فون:051-5553248

قرآن محل،اقبال مارکیٹ،کمیٹی چوک،راولپنڈی۔فون:0321 0312-5123698

www.idaraghufran.org

فہرست

شمار نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تمہید از مؤلف	۶
۲	وضو میں پیر دھونے کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے	۷
۳	خفین پر مسح کے ثبوت کی احادیث وروایات	۸
۴	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۹
۵	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۲
۶	حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۷	حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۸	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۳
۹	حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۴
۱۰	حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۵
۱۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۱۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۷
۱۳	حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۱۹
۱۴	حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۰
۱۵	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۱
۱۶	حضرت صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۳
۱۷	حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۴
۱۸	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۱۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۵

Idara Ghufran

۲۰	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۷
۲۱	حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۸
۲۲	حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث	۲۹
۲۳	حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۲۴	حضرت عبداللہ بن رواحہ واُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث	۳۱
۲۵	حضرت شرید رضی اللہ عنہ کی حدیث	۳۲
۲۶	حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۲۷	حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۲۸	حضرت ابواُمامہ وثوبان رضی اللہ عنہما کی حدیث	۳۴
۲۹	حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث	//
۳۰	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۱	حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۶
۳۲	حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۳	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۴	حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۷
۳۵	حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۶	حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۷	حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۸
۳۸	حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت	//
۳۹	حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت	۳۹
۴۰	خفین پر مسح متواتر المعنیٰ یا مشہور احادیث سے ثابت ہے	//

۴۱	خفین کی حقیقت	۵۴
۴۲	خفین کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کا حکم	۵۸
۴۳	مروَّجہ جرابوں پر مسح جائز نہیں	۹۴
۴۴	قولِ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر دو شبہات کے جوابات	۹۵
۴۵	(۱)......کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آخر میں عام جرابوں پر مسح کے قائل ہو گئے تھے؟	//
۴۶	(۲)......کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک منعَّل پتلے موزوں پر مسح جائز ہے؟	۹۷
۴۷	مسح کے حکم کے اعتبار سے موزوں کی قسموں کا خلاصہ	۹۸
۴۸	(۱)......حقیقی خُفّین اور ان پر مسح کا جواز	۱۰۰
۴۹	(۲)......حُکمی خفین اور ان پر مسح کا جواز	//
۵۰	(۳)......غیر حقیقی و غیر حُکمی خُفَّین یعنی عام جرابیں اور اُن پر مسح کا عدمِ جواز	۱۰۱
۵۱	چمڑے کے موزوں کی خصوصیات و اوصاف	۱۰۲
۵۲	خفین اور موزوں پر مسح کے چند متفرّق مسائل و احکام	۱۰۶
۵۳	خفین و موزوں پر مسح کا طریقہ اور متعلِّقہ مسائل	۱۱۸
۵۴	خفین پر مسح کی مُدّت کے احکام	۱۲۴
۵۵	خفین پر مسح کِن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟	۱۳۰
۵۶	(۱)......وضو توڑنے والی کسی چیز کا پایا جانا	//
۵۷	(۲)......دونوں موزوں یا ایک موزہ کا پاؤں سے نکالنا یا نکل جانا	//
۵۸	(۳)......موزہ کا تین انگلیوں کے برابر یا زیادہ پھٹ جانا	۱۳۱
۵۹	(۴)......مسح کی مُدَّت گزر جانا	//
۶۰	(۵)......پاؤں میں پانی داخل ہو جانا	//
۶۱	(۶)......غسلِ جنابت کا لاحق ہو جانا	۱۳۳
۶۲	عمامہ، ٹوپی، دستانے اور پٹی پر مسح کا حکم	۱۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید (از مؤلف)

وضو میں اصل حکم تو پاؤں دھونے کا ہے، اور ٹخنوں تک پاؤں دھونا وضو کے چار فرائض میں سے ایک مستقل فرض ہے، جو کہ قرآن مجید سے ثابت ہے، لیکن خفین پر مسح کرنے کی احادیث وروایات کثیر مقدار میں منقول ہیں، جو اپنی کثرت کے باعث معنًی متواتر یا مشہور درجہ تک پہنچی ہوئی ہیں، جن کے باعث اگر کسی نے وضو کر کے خفین پہن رکھے ہوں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے، مگر جس قسم کے خفین پر مسح کرنا متواتر یا مشہور احادیث سے ثابت ہے، وہ عام جرابیں نہیں ہیں، بلکہ وہ خفین ہیں جو عام طور پر چمڑے کے ہوتے ہیں، اور جو موزے چمڑے کے نہ ہوں، اُن میں اِن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، جن کی وجہ سے وہ موزے خفین کا درجہ اور حکم حاصل کرلیں؛ اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو پھر ان موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں، مگر آج کل دیکھنے میں آرہا ہے کہ بعض لوگ وضو کے دوران مروَّجہ اونی، سوتی یا نائیلون کی عام جرابوں پر مسح کرلیتے ہیں اور اسی حال میں نماز پڑھ لیتے ہیں بلکہ اسی حال میں امامت بھی کرادیتے ہیں؛ اور اوپر سے یہ بھی کہتے ہیں کہ حدیث میں جرابوں پر مسح کرنے کا ذکر آیا ہے، لہٰذا جرابوں پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سے لوگوں کی طرف سے سوالات بھی پیش کیے جاتے رہتے ہیں، ایک مرتبہ اسی قسم کے سوال کے جواب میں اس مسئلہ کو قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا گیا تھا، اور اسی کے ساتھ موزوں پر مسح سے متعلق کئی مسائل واحکام بھی تحریر کیے گئے تھے؛ یہ مضمون پہلے ماہنامہ ''التبلیغ'' راولپنڈی میں مختصراً شائع ہوا، بعد میں اس مضمون کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے مزید اضافات واصلاحات اور نظرِ ثانی کے بعد مناسب سمجھا گیا کہ اس کو الگ سے رسالہ کی شکل میں طبع کیا جائے، اس لیے اس مضمون کو مستقل رسالہ کی شکل میں شائع کیا گیا اور اب دوسری مرتبہ طباعت کے وقت مزید تخریج وتحقیق کی گئی؛ اللہ تعالیٰ بندہ اور معاونین کے لیے اس مضمون کو ذخیرۂ آخرت اور لوگوں کے لیے فائدہ کا باعث بنائیں، اور شرور وفتن سے سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔ محمد رضوان۔

۲۲/ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ بمطابق 15 / فروری 2012ء؛ ادارہ غفران، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وضو میں پیر دھونے کا حکم قرآن مجید سے ثابت ہے

قرآن مجید سے وضو میں پیروں کے دھونے کا فرض ہونا ثابت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورة مائدة آیت ٦)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور تمہارا اس وقت وضو نہ ہو) تو تم (اس طرح وضو کے فرائض پورے کرو کہ) اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ (سورہ مائدہ، آیت نمبر ٦)

قرآن مجید کی اس آیت میں وضو کے فرائض بیان کیے گئے ہیں۔

ایک پورا منہ دھونا۔ دوسرے کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا۔ تیسرے سَر کا مسح کرنا۔ چوتھے پاؤں کا دھونا۔

اس آیت میں پاؤں کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ پاؤں پر مسح کرنے کا، اور قرآن مجید کی کسی دوسری آیت میں اس کے خلاف حکم نہیں دیا گیا۔

قرآن مجید کی اس آیت کا تقاضا یہ تھا کہ وضو میں ہمیشہ پاؤں دھوئے جائیں اور ان پر مسح کسی صورت میں بھی جائز نہ ہو۔

اگرچہ کسی نے وضو کر کے خفین پہنے ہوئے ہوں تب بھی ان پر وضو کے دوران مسح کی اجازت نہ ہو۔

اوراسی وجہ سے روافض واہلِ تشیع موزوں پر مسح کے قائل نہیں۔ [1]

خفین پر مسح کے ثبوت کی احادیث وروایات

لیکن اگر کسی نے وضو کر کے خفین پہن لیے ہوں تو ان پر وضو کی ضرورت پڑنے پر مخصوص مدت تک مسح کرنا اتنی زیادہ قولی، فعلی، تقریری احادیث اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے ثابت ہے کہ جن کی تعداد محدثین کے نزدیک تواتر یا مشہور درجے کو پہنچی ہوئی ہے۔

اور متواتر اور مشہور درجے کی احادیث سے قرآن مجید کے کسی حکم میں قید لگانا جائز ہوتا ہے۔

پس قرآن مجید کی آیت میں وضو کرتے وقت پیر دھونے کا حکم اُس صورت کے ساتھ خاص ہے، جبکہ خفین نہ پہنے ہوئے ہوں، اور اگر کسی نے خفین پہن رکھے ہوں، تو متواتر یا مشہور احادیث کے پیشِ نظر مخصوص مدت تک مسح کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وفعل سے ثابت ہے۔

---

[1] وَقَدْ ثَبَتَ بِالتَّوَاتُرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُوعِيَّةُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَوْلًا مِنْهُ وَفِعْلًا، كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ فِي كتاب الأحكام الكبير مع ما يَحْتَاجُ إِلَى ذِكْرِهِ هُنَاكَ مِنْ تَأْقِيتِ الْمَسْحِ أَوْ عَدَمِهِ، أَوِ التَّفْصِيلِ فِيهِ، كَمَا هُوَ مبسوط في موضعه.

وقد خالفت الروافض في ذلك بِلَا مُسْتَنَدٍ بَلْ بِجَهْلٍ وَضَلَالٍ، مَعَ أَنَّهُ ثَابِتٌ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ رِوَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَهُمْ يَسْتَبِيحُونَهَا، وَكَذَلِكَ هَذِهِ الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ دَالَّةٌ عَلَى وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ مَعَ مَا ثَبَتَ بِالتَّوَاتُرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَفْقِ مَا دلت هذه الْآيَةُ الْكَرِيمَةُ، وَهُمْ مُخَالِفُونَ لِذَلِكَ كُلِّهِ وَلَيْسَ لَهُمْ دَلِيلٌ صَحِيحٌ فِي نَفْسِ الْأَمْرِ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ، وَهَكَذَا خَالَفُوا الْأَئِمَّةَ وَالسَّلَفَ فِي الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ فِي الْقَدَمَيْنِ فَعِنْدَهُمْ أَنَّهُمَا فِي ظَهْرِ الْقَدَمِ فَعِنْدَهُمْ فِي كُلِّ رِجْلٍ كَعْبٌ، وَعِنْدَ الْجُمْهُورِ أَنَّ الْكَعْبَيْنِ هُمَا الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ عِنْدَ مَفْصِلِ السَّاقِ وَالْقَدَمِ .قَالَ الرَّبِيعُ :قَالَ الشَّافِعِيُّ :لَمْ أَعْلَمْ مُخَالِفًا فِي أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فِي الْوُضُوءِ هُمَا النَّاتِئَانِ، وَهُمَا مُجْمَعُ مَفْصِلِ السَّاقِ وَالْقَدَمِ، هَذَا لفظه، فعند الأئمة رحمهم الله :في كل قدم كعبان، كَمَا هُوَ الْمَعْرُوفُ عِنْدَ النَّاسِ، وَكَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ السُّنَّةُ (تفسير ابنِ كثير، تحت سورة المائدة، آيت ٦، ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْوَارِدَةِ فِي غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَأَنَّهُ لَا بد منه)

خفین پر مسح کا ثبوت اور جواز جن احادیث وروایات سے ثابت ہے، اُن میں سے کچھ احادیث وروایات ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں تا کہ ان کے متواتر یا مشہور ہونے کے موقف کو سمجھنے میں آسانی حاصل ہو۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَأَنَّ مُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (بخاری، رقم الحديث ١٨٢، باب: الرجل يوضؤ صاحبه)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لئے تشریف لے گئے (جب آپ واپس آئے) تو مغیرہ بن شعبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی ڈالنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور خفین پر مسح کیا (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا، فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

(بخاری، رقم الحديث ٢٠٦، باب إذا أدخل رجليه وهما طاهرتان)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کے وقت) میں

آپ کے خفین اُتارنے کے لئے آگے بڑھا، تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ان کو رہنے دیجئے، میں نے ان کو پاکی کی حالت میں (یعنی وضو کرنے کے بعد) پہنا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خفین پر مسح کیا (بخاری)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا (سنن الترمذی، رقم الحديث ۹۸، باب فی المسح علی الخفين ظاهرهما) [۱]

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین کے ظاہری (یعنی اوپر والے) حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا (ترمذی)

اور حضرت عروہ بن زبیر کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (سنن أبی داود، رقم الحديث ۱۶۱، باب كيف المسح)

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین پر مسح کیا کرتے تھے (ابوداؤد)

اور حضرت ابوسلمہ کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (سنن نسائی، رقم الحديث ۱۷، الإبعاد عند إرادة الحاجة)

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (نسائی)

اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

---

[۱] قال الترمذی:

حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَهُوَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا غَيْرَهُ، وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ يَقُولُ :سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ :وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيرُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى الزِّنَادِ.

Idara Ghufran

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ؟، قَالَ: بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ، بِهٰذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ (سنن أبي داود، رقم الحديث ١٥٦، باب المسح على الخفين؛ مستدرک حاكم، رقم الحديث ٦٠٦؛ المعجم الكبير للطبراني،رقم الحديث ٨٧٢) ۱؎

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا، تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ (موزے اُتارنا اور پیر دھونا) بھول گئے ہیں؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ آپ بھول گئے ہیں، خفین پر مسح کرنے کا میرے رب عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خفین پر مسح کی حدیث تھوڑے بہت الفاظ کے فرق کے ساتھ امام شعبی، قبیصہ بن بُرمہ اور کئی دیگر حضرات کی سند سے مروی ہے۔ ۲؎

۱؎ قال الحاكم:

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِ طُرُقِ حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْحِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا قَوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

وقال الذهبي: صحيح.

۲؎ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ :وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ أَلا أَنْزِعُ خُفَّيْكَ ؟

قَالَ " :لَا، إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ "ثُمَّ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ (مسند أحمد، رقم الحديث ١٨١٤١، مسند الكوفيين، حديث المغيرة بن شعبة)

في حاشية مسند احمد:

حديث صحيح.

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ بُرْمَةَ،عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ " :خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَا كَانَ يُسَافِرُ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي وَجْهِ السَّحَرِ ، انْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، فَضَرَبَ الْخَلَاءَ ، ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بِطَهُورٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ(مسند أحمد، رقم الحديث ١٨١٧٠، مسند الكوفيين، حديث المغيرة بن شعبة)

في حاشية مسند احمد:

صحيح، وهذا إسناد حسن.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (بخاری، رقم الحدیث ۲۰۲، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (بخاری)

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اُن کو خبر دی کہ:

أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (بخاری، رقم الحدیث ۲۰۴، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا (بخاری)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ

(بخاری، رقم الحدیث ۳۸۷، باب الصلاۃ فی الخفاف)

Idara Ghufran

ترجمہ: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، پھر اُن سے (اس کے متعلق) سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے، حضرت ابراہیم (اس حدیث کے ایک راوی) اس حدیث سے خوش ہوتے تھے، کیونکہ حضرت جریر آخری اسلام لانے والوں میں سے ہیں (بخاری)

اور حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ سے ہی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ جَرِيْرًا بَالَ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ (الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۵، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا، پھر اپنے خفین پر مسح کیا (اوسط ابن منذر)

فائدہ: سورۂ مائدہ میں پیروں کے دھونے کا حکم دیا گیا ہے، اس سے یہ شبہ ہوسکتا تھا کہ ممکن ہے کہ موزوں پر مسح کا حکم اس سورۃ کے نازل ہونے سے پہلے کا ہو، اور اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد مسح کی اجازت ختم ہوگئی ہو، اور ہر حال میں پیروں کے دھونے کا حکم ہوگیا ہو، مگر حضرت جریر رضی اللہ عنہ اس سورۃ کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے، اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا، جس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ سورہ مائدہ کی اس آیت سے موزوں پر مسح کا حکم منسوخ اور ختم نہیں ہوا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى إِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَبَالَ

قَـائِـمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ : اُدُنُـهُ فَـدَنَـوُتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ (مسلم، رقم الحديث ٢٧٣، باب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، تو آپ ایک قوم کی کُوڑی کے پاس آئے، جہاں آپ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا (اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنا کسی عذر مثلاً بیٹھنے کی مناسب جگہ میسر نہ آنے کی وجہ سے تھا) تو میں دور ہٹ گیا، پھر (فراغت کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ قریب آ یئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا، تو آپ نے وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا (مسلم)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابوعبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ (سنن الترمذی، رقم الحديث ٩٥، باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خفین پر مسح کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن، اور مقیم کے لئے ایک دن (تک مسح کرنا جائز ہے) (ترمذی)

---

[1] قال الترمذی:
وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ صَحَّحَ حَدِيثَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمَسْحِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ، وَيُقَالُ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدٍ :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَأَبِي بَكْرَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَجَرِيرٍ.

www.idaraghufran.org

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا (سنن أبي داود، رقم الحديث ۱۵۵، باب المسح على الخفين، واللفظ لهٗ؛ ترمذی، رقم الحديث ۲۸۲۰) [۱]

ترجمہ: (شاہِ حبشہ) نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو سادہ اور سیاہ خفین ہدیہ بھیجے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا پھر وضو کے وقت ان پر مسح کیا (ابوداؤد؛ ترمذی)

اور حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ (مسلم، بَابُ جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتحِ مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں، اور اپنے خفین پر مسح کیا (مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهٗ رَأٰى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ

---

[۱] قال الترمذی:
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَلْهَمٍ "وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ دَلْهَمٍ.

لَتَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ سَعْدٌ لِعُمَرَ أَفْتِ ابْنَ أَخِيْ فِيْ الْمَسْحِ عَلَىٰ الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلٰى خِفَافِنَا لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا فَقَالَ : ابْنُ عُمَرَ وَإِنْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ؟ قَالَ : نَعَمْ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۵۴۶، باب ما جاء فی المسح علی الخفین، واللفظ لهٗ؛ مسند احمد، رقم الحديث ۲۳۷) لے

ترجمہ: انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا، تو انہوں نے کہا کہ آپ یہ عمل کرتے ہو؟ پھر ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے، تو حضرت سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ میرے بھائی کے بیٹے کو خفین پر مسح کے متعلق فتویٰ دیجئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے، ہم اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے، اس میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگرچہ قضائے حاجت سے بھی آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک (ابنِ ماجہ؛ مسند احمد)

اور حضرت عاصم بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْحَدَثِ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند أحمد، رقم الحديث ۱۲۸، مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه) ۲

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو ٹوٹنے کے بعد وضو کرتے ہوئے اور خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (مسند احمد)

لے فی حاشیة مسند احمد: صحيح علی شرط الشيخين.

۲ فی حاشیة مسند احمد: صحيح لغيره.

اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند أبی داود الطيالسی، رقم الحديث ۱۴، أَحَادِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، مَا رَوَاهُ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (مسند ابی داؤد طیالسی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

إِذَا أَدْخَلَ الرَّجُلُ رِجْلَيْهِ فِيْ الْخُفَّيْنِ، وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ . وَأَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ أَمَرَ بِذٰلِكَ عُمَرُ (الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۳۹، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: جب آدمی اپنے پیر خفین میں داخل کرے، اور وہ دونوں پاؤں پاک ہوں (یعنی بے وضو نہ ہوں) پھر وہ قضائے حاجت کے لئے جائے، پھر نماز کے لئے وضو کرے، تو اپنے خفین پر مسح کرلے؛ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (یعنی خفین پر مسح) کا حکم فرمایا ہے (اوسط ابنِ منذر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت شریح بن ھانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْحَاضِرِ (صحيح ابن حبان، رقم الحديث ۱۳۲۲، ذكر البيان بأن الأمر بالمسح على الخفين أمر ترخيص وسعة دون حتم

www.idaraghufran.org

وإيجاب، واللفظ لهٗ؛ نسائی، رقم الحديث ۱۲۸) [1]

ترجمہ: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کی مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی اجازت دی (ابنِ حبان؛ نسائی)

اور حضرت شریح بن ھانی رحمہ اللہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَتْ : عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ (مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت فی المسح علی الخفين)

ترجمہ: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس خفین پر مسح کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر اس کے متعلق سوال کیجئے، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے (ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں بھی خفین پر مسح کی تفصیل اچھی طرح معلوم ہوگی) پھر ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن تین رات، اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات (مسح کے لئے) مقرر فرمائی (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی خفین پر مسح کی حدیث مروی ہے۔ [2]

---

[1] فی حاشية ابن حبان: إسناده صحيح على شرط مسلم.

[2] حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ,نا ابْنُ حَنَّانٍ ,نا بَقِيَّةُ ,نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ,نا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ,عَنْ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ ,عَنْ عَائِشَةَ ,أَنَّهَا قَالَتْ :مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مُنْذُ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْمَائِدَةِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (سنن الدارقطنی، رقم الحديث ۷۴۶، باب المسح على الخفين)

حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ (سنن أبی داود، رقم الحديث ۱۶۲، باب كيف المسح)

ترجمہ: اگر دین کا دارومدار رائے پر ہوتا، تو موزے کا نچلا حصہ (جو زمین کی طرف ہوتا ہے) مسح کرنے کے لئے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوتا، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (ابوداؤد)

حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

اَلْمُسَافِرُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَالْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً

(الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۰، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: مسافر خفین پر تین دن تک مسح کرے، اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک (مسح کرے) (اوسط ابنِ منذر)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۵۴۷، باب ما جاء في المسح على الخفين)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود بھی) خفین پر مسح کیا، اور ہمیں بھی خفین پر مسح کا حکم فرمایا (ابنِ ماجہ)

Idara Ghufran

حضرت ابو حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَهُوَ قَائِمٌ بَوْلَ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ يَكَادُ يَسْبِقُهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا تَنْزِعُ؟ قَالَ : لَا، قَدْ رَأَيْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ مَسَحَ عَلَيْهِمَا (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۵۸۱۷، عبد الله بن جعفر بن نجيح المدنی عن أبی حازم، واللفظ لهٗ؛ ورقم الحديث ۵۸۰۱، ورقم الحديث ۵۸۲۲) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ (کسی وجہ سے) کھڑے ہوئے بوڑھے آدمی کی طرح آگے کو جُھک کر پیشاب کر رہے تھے، پھر انہوں نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا، میں نے اُن سے عرض کیا کہ کیا آپ ان (خفین) کو اُتارتے نہیں ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے سے بہتر شخصیت (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان (خفین) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (معجم کبیر طبرانی)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ إِذَا تَوَضَّأَ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ، ثُمَّ أَحْدَثَ وُضُوْءًا، أَنْ يَّمْسَحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۵۵۶، باب ما جاء فی التوقيت فی المسح

---

[1] قال ابن حجر:
إِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ (المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، تحت رقم الحديث ۴۴)

للمقيم والمسافر؛ مصنف ابنِ ابی شيبة، رقم الحديث ۱۸۹۰؛ ابنِ خزيمة، رقم الحديث ۱۹۲) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے یہ اجازت دی کہ جب وہ وضو کرلے، اور اپنے خفین پہن لے، پھر اُس کے بعد اُس کا وضو ٹوٹے تو وہ تین دن اور تین رات تک مسح کرتا رہے، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک (مسح کرتے رہنے کی اجازت دی) (ابن ماجہ؛ مصنف ابنِ ابی شیبہ؛ ابنِ خزیمہ)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (نسائی، رقم الحديث ۱۰۵، باب المسح على العمامة)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (نسائی)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ بِلَالٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى (صحيح ابن حبان، رقم الحديث

---

[1] قال الأعظمي في تعليق ابن خزيمة:
رجال إسناده ثقات غير المهاجر بن مخلد فهو لين الحديث كما قال أبو حاتم والحديث صحيح.

۱۳۲۳، ذکر الخبر المدحض قول من نفی جواز المسح علی الخفین للمقیم إذا لم یکن مسافرا، واللفظ لہٗ؛ مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۵۳۶) ۱

ترجمہ: حضرت بلال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (رفعِ) حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے، حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال سے معلوم کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل کیا، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفعِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر وضو کیا، پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور خفین پر بھی مسح کیا، پھر نماز پڑھی (صحیح ابنِ حبان؛ مستدرک حاکم)

اور حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۰۶۵، أسامة بن زید، وعبد اللہ بن رواحة، عن بلال رضی اللہ عنہم)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (معجم کبیر طبرانی)

---

۱ قال الحاکم:

هَـٰذَا حَـدِيـثٌ صَـحِيـحٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُـخَـرِّجَاهُ وَفِيهِ فَائِدَةٌ كَبِيرَةٌ وَهِيَ :أَنَّهُـمَـا لَـمْ يُخَرِّجَا حَدِيثَ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ فِي مَسْحِ رَسُـولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ، وَذِكْرَ التَّوْقِيتِ فِيهِ، إِنَّمَا اتَّفَقَا عَـلَـى إِخْبَـارِ عَـلِـيِّ بْـنِ أَبِـى طَـالِبٍ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . . . .فَإِنَّ الْأَسْوَاقَ مَحِلَّةٌ مَشْهُورَةٌ مِنْ مَحَالِّ الْمَدِينَةِ، وَالْحَدِيثُ مَشْهُورٌ بِدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ "

وقال الذهبی:علی شرطهما.

وفی حاشیة ابنِ حبان: إسناده قوی، علی شرط مسلم.

www.idaraghufran.org

حضرت صفوان بن عسَّال رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت زِر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ أَنْ نَمْسَحَ عَلٰى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ

(نسائی، رقم الحدیث ۱۲۷، باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر، واللفظ لہٗ؛ ترمذی، رقم الحدیث ۹۶؛ ابنِ ماجہ، رقم الحدیث ۴۷۸) [1]

ترجمہ: میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے خفین پرمسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں، تو اپنے موزوں پرمسح کریں، اور اُن کو نہ اُتاریں تین دن تک پیشاب پاخانے سے بھی اور نیند سے بھی، مگر یہ کہ جنابت لاحق (یعنی غسل واجب) ہوجائے (نسائی؛ ترمذی؛ ابنِ ماجہ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ:

كُنَّا نَمْسَحُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۷۳۷۹، عاصم بن أبی النجود عن زر)

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک مسح کیا کرتے تھے (معجم کبیر طبرانی)

---

[1] قال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابوادریس خولانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ:

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (مسند أحمد، رقم الحديث ۲۳۹۹۵، حديث عوف بن مالك الأشجعي الأنصاري) [۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں خفین پر مسح کا حکم فرمایا، مسافر کے لئے تین دن اور تین رات تک، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک (مسند احمد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابویعفور رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْمَسْحِ عَنِ الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا (صحيح ابن حبان، رقم الحديث ۱۳۱۸، باب المسح على الخفين وغيرهما) [۲]

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین پر مسح کیا کرتے تھے (صحیح ابنِ حبان)

---

[۱] فی حاشية مسند احمد: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن.

[۲] فی حاشية ابنِ حبان: إسناده صحيح على شرط الشيخين.

www.idaraghufran.org

اور حضرت ابو یعفور رحمہ اللہ سے ہی روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: اِمْسَحْ عَلَيْهِمَا (الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۷، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ خفین پر مسح کیجئے (اوسط ابنِ منذر)

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن رقیش اشعری رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتٰى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ أُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى (موطأ امام مالک، رقم الرواية ۱۰۲، ما جاء في المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ قباء تشریف لائے، پھر آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کا پانی لایا گیا، آپ نے وضو کیا، اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے، اور اپنے سَر کا مسح کیا، اور خفین پر مسح کیا، پھر مسجد میں تشریف لائے، اور نماز پڑھی (موطأ امام مالک)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

كُنَّا نَمْسَحُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَضَرِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَفِي السَّفَرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهَا (فوائد ابن أخي ميمى الدقاق، ۴۹۰)

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضر (واقامت) کی حالت میں ایک دن اور ایک رات اور سفر کی حالت میں تین دن اور تین رات تک

Idara Ghufran

(خفین پر) مسح کیا کرتے تھے (فوائد ابن اخی میمی الدقاق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ عمل کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خفین پر مسح کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریری سنت میں بھی داخل ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيُهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ (مصنف ابن أبي شيبة، في المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ، رقم الحديث ۱۹۰۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خفین پر مسح کے بارے میں فرماتے تھے کہ مسافر کے لئے تین دن اور تین رات، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، ثَلاثًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ يَنْزِعْ خُفَّيْهِ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۹۲۴۱، واللفظ لهٗ؛ الأوسط لابن المنذر، رقم الرواية ۴۴۲، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن مدینے کی طرف سفر کیا، تو انہوں نے اپنے خفین نہیں اُتارے (بلکہ اُن کے اوپر مسح کرتے رہے) (طبرانی؛ اوسط ابنِ منذر)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَسَعْدَ بْنَ مَالِكٍ ، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانُوْا يَمْسَحُوْنَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۱۸۹۵، في المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب، حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہم خفین پر مسح کیا کرتے تھے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابوزرعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَدْخَلَ أَحَدُكُمْ رِجْلَيْهِ فِيْ خُفَّيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا؛ ثَلاَثًا لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيْمِ (مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۱۸۹۴، فی المسح عَلَی الْخُفَّیْنِ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے پاؤں خفین میں اس حالت میں داخل کرے کہ وہ (حدث سے) پاک ہوں، تو اُن پر مسح کرلے، مسافر ہو تو تین دن، مقیم ہو تو ایک دن تک (ابنِ ابی شیبہ)

اور حضرت ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُحْدِثُ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ أَيُصَلِّيْ قَالَ لاَ بَأْسَ بِذٰلِكَ (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۱۳۳۴، ذکر الإباحة للماسح علی الخفین بعد الحدث الخ) [1]

---

[1] فی حاشیة ابنِ حبان:

فضیل بن سلیمان :ھو النمیری، لیس بالقوی یخطء کثیراً، وإن خرج له الشیخان، وباقی رجاله ثقات، رجال الصحیح، وھو صحیح بشواھده.

وَقَالَ أَبُو عمر بن عبد الْبر :وَمِمَّنْ روينَا عَنهُ الْمسْح عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَنه أَمر بِالْمَسْحِ عَلَيْهِمَا فِي السّفر والحضر بالطرق الحسان فِي مصنفی بن أبی شيبَة وَعبد الرَّزَّاق .فَذكر جمَاعَة مِمَّن ذكرنَا (عَن سُفْيَان) ، وَزَاد وَعبد الرَّحْمَن بن عَوْف (وَابْن عمر، وسلمان، وبلال، وَعَمْرو بن أُميَّة، وَعبد الله بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِیّ) وعمار، وَسَهل بن سعد، وَأَبُو هُرَيْرَة، وَلم يرو عَن غَيرهم مِنْهُم خلاف إِلَّا الشَّیْء الَّذِی لَا يثبت عَن عَائِشَة، وَابْن عَبَّاس، وَأبی هُرَيْرَة .قلت :قَالَ أَحْمد فِی حَدِيث أبی هُرَيْرَة :إِنَّه بَاطِل لَا يَصح (البدر المنیر لابن الملقن، ج۳، ص ۵۱، باب المسح علی الخفین، الحدیث الثامن)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا اور عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ ایک آدمی کا وضوٹوٹ جاتا ہے، پھر وہ وضو کرتا ہے، اور اپنے خفین پر مسح کرتا ہے، کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں (صحیح ابنِ حبان)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت سماک بن حرب اور ابوالزبیر رحمہما اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۲۰۲۳، قيس بن الربيع الأسدى، عن سماک؛ المعجم الاوسط للطبرانى، رقم الحديث ۴۸۰۴) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (طبرانی)

حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: اَلسُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِيْ (سنن الترمذى، رقم الحديث ۱۰۲، باب ما جاء فى المسح على العمامة، واللفظ لهٗ؛ مُصنف ابن أبى شيبة،فى المسح عَلَى الْخُفَّيْن، رقم الحديث ۱۹۰۹)

ترجمہ: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ اے بھتیجے! یہ سنت ہے (ترمذی؛ ابنِ ابی شیبہ)

---

[1] قال الهيثمى:
رواه الطبرانى فى الأوسط، وإسناده حسن -إن شاء الله (مجمع الزوائد،باب المسح على الخفين)

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند البزار، رقم الحديث ۳۸۵۵، مسند أبی برزة الأسلمی رضی الله عنه) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (مسند بزار)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت مقسم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْهَدُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مسند البزار، رقم الحديث ۴۷۴۶، مسند ابن عباس رضی الله عنهما)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا ہے (مسند بزار)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَسَحَ أَصْحَابُهُ (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۲۲۳۷)

---

[1] قال الهيثمی:
رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ وَعَنْهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، فَإِنْ كَانَ ابْنَ حَرْبٍ، وَإِلَّا فَإِنِّی لَمْ أَعْرِفْهُ (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۳۵۱، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم یہ بات جانتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے خفین پر مسح کیا ہے (طبرانی)

حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ يَـمْسَـحُ عَـلَى الْخُفَّيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۱۳۱۹) [۱]

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک خفین پر مسح کرتے رہے (طبرانی)

اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۲۴۲۳)

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفین پر مسح مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات تک، اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات تک ہے (طبرانی)

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثٌ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (مُصنف ابن أبى شيبة، رقم الحديث ۱۹۰۵، فى المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن تین

---

[۱] قال الهيثمي:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى، وَهُوَ ضَعِيفٌ لِسُوءِ حِفْظِهِ (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۳۷۲، باب المسح على الخفين)

Idara Ghufran

رات، اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (خفین پر مسح کرنے کے لئے مقرر) ہے (ابنِ ابی شیبہ)

اور حضرت موسیٰ بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَسْحِ، عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ :لِلْمُسَافِرِ ثلاَثَةُ أَيَّامٍ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۴۳، کتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (مقرر) ہے (اوسط ابنِ منذر)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ خفین پر مسح کے جواز کے قائل تھے، اور بعض روایات سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد خفین پر مسح کے مسئلہ کے بارے میں تأمل کا اظہار فرمایا، تو ممکن ہے کہ اُس وقت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے علم میں یہ بات نہ آئی ہو، اور بعد میں آپ کے علم میں یہ بات آ گئی ہو۔ [1]

حضرت عبداللہ بن رواحہ و اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث

حضرت عبداللہ بن رواحہ و اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

---

[1] عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ عِكْرِمَةَ كَانَ يَقُولُ :كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :سَبَقَ الْكِتَابُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ :كَذَبَ عِكْرِمَةُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ " :امْسَحْ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَإِنْ خَرَجْتَ مِنَ الْخَلَاءِ ."وَكَذَلِكَ رَوَاهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُهُ عَنْ فِطْرٍ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ، ثُمَّ لَمَّا جَاءَهُ التَّثَبُّتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا قَالَ عَطَاءٌ (سنن کبریٰ للبیهقی، رقم الحديث ۱۲۹۳، باب الرخصة فی المسح علی الخفين)

(المعجم الکبیر للطبرانی،رقم الحدیث ۴۳۹، ما أسند عبد الله بن رواحة رضی الله عنه)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (طبرانی)

حضرت شرید رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۷۲۴۸)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (طبرانی)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۴۵۷۹) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (طبرانی)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت علی بن مدرک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوْبَ نَزَعَ خُفَّيْهِ، فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ.

---

[1] قال الهيثمی:
رواه الطبرانی فی الکبیر، وإسناده حسن (مجمع الزوائد،باب المسح علی الخفین)

فَقَالَ: أَمَا إِنِّیْ قَدْ "رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلَیْہِمَا، وَلٰکِنْ حُبِّبَ إِلَیَّ الْوُضُوْءُ (مسند أحمد، رقم الحدیث ۲۳۵۷۴، حدیث أبی أیوب الأنصاری) [1]

ترجمہ: میں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے خفین اُتارے، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا۔تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفین پرمسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، لیکن مجھے پیروں کا دھونا زیادہ پسند ہے (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ اس وقت لوگ خفین پرمسح کے قائل تھے، اسی لیے انہیں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے خفین اتارنے پر تعجب ہوا، اور بعض اہلِ علم حضرات خفین پرمسح کے جائز ہونے کے قائل ہونے کے باوجود بعض حالات میں پیر دھونے کے افضل ہونے کے قائل ہیں۔

حضرت افلح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ، أَنَّہٗ کَانَ یَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ (الأوسط لابن المنذر، رقم الروایۃ ۴۴۹، کتاب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ خفین پرمسح کا حکم فرماتے تھے (اوسط ابنِ منذر)

اور حضرت ابنِ سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ:

نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا أَیُّوْبَ کَانَ یَأْمُرُ أَصْحَابَہٗ بِالْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ (مصنف ابن أبی شیبۃ، فی المسح عَلَی الْخُفَّیْنِ، رقم الروایۃ ۱۹۱۵)

ترجمہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو خفین پرمسح کا حکم فرماتے تھے (ابنِ ابی شیبہ)

---

[1] فی حاشیۃ مسند احمد: إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین.

Idara Ghufran

حضرت ابواُمامہ وثوبان رضی اللہ عنہما کی حدیث

حضرت ابواُمامہ اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَمَا بَالَ

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۷۵۵۰)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے کے بعد (وضو کے وقت) خفین پر مسح کیا (طبرانی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ وَصَلّٰى (حدیث ابی الفضل الزہری، رقم الحدیث ۱۶۹)

ترجمہ: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، اور نماز پڑھی (حدیث ابوفضل زہری)

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت علاء بن عرار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّهٗ بَالَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ظُهُوْرَ الْقَدَمَيْنِ (السنن الکبری للبیہقی، رقم الحدیث ۱۳۹۳، باب الاقتصار بالمسح علی ظاھر الخفین)

ترجمہ: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا، اور

www.idaraghufran.org

اپنے خفین پر مسح کیا قدموں کی پُشت پر (سنن کبریٰ بیہقی)

حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ:

بَعَثَنَا عَلِيٌّ إِلٰى صِفِّيْنَ ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، خَادِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا مَسْكَنَ ، فَرَأَيْتُ قَيْسًا بَالَ ثُمَّ أَتٰى شَطَّ دَجْلَةَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ عَلٰى خُفَّيْهِ (مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۱۹۱۹، فی المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفین کی طرف بھیجا، اور ہمارا امیر حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بنایا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے، پھر ہم چلے، یہاں تک کہ مسکن تک پہنچ گئے، میں نے حضرت قیس کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر دریائے دجلہ کے کنارے پر تشریف لائے، اور وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، میں نے آپ کی اُنگلیوں کے (مسح کے) اَثر کو آپ کے خفین پر دیکھا (ابنِ ابی شیبہ)

اور حضرت یریم بن اسعد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، وَقَدْ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ سِنِيْنَ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَأَمَّنَا وَنَحْنُ عَشَرَةُ آلَافٍ (الأوسط لابن المنذر، رقم الروایة ۴۵۱، کتاب المسح علی الخفین)

ترجمہ: میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سات سال خدمت کی، آپ نے وضو کیا، اور اپنے خفین پر مسح کیا، پھر ہماری امامت کرائی، اور ہم دس ہزار افراد تھے (اوسط ابنِ منذر)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت سماک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ رَأٰى جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۴۴، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو خفین پر مسح کرتے ہوئے دیکھا (اوسط ابنِ منذر)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَجَعَ مِنْ جَنَازَةٍ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْنِ

(الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۴۸، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو ایک جنازے سے لوٹتے ہوئے دیکھا، آپ نے وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (اوسط ابنِ منذر)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت ابوالاسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْخِفَافِ السُّوَدِ فَالْبِسُوْهَا، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ تَمْسَحُوْا عَلَيْهَا (مصنف ابن أبی شيبة، رقم الحديث ۱۹۱۲، فی المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہ کالے موزے پہننے کا اہتمام کرو، یہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان پر تم مسح کرو (ابنِ ابی شیبہ)

www.idaraghufran.org

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عیاض بن نضلۃ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

خَرَجْنَا مَعَ أَبِیْ مُوْسٰی فِیْ بَعْضِ الْبَسَاتِیْنِ، فَأَتٰی عَلَیَّ أَبُوْ مُوْسٰی، وَأَنَا أُرِیْدُ، أَنْ أَخْلَعَ خُفِّیْ، فَقَالَ : أَقْرِھِمَا وَامْسَحْ عَلَیْھِمَا حَتّٰی تَضَعَھُمَا حَیْثُ تَنَامُ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحدیث ۴۵۲، کتاب المسح علی الخفین، واللفظ لہٗ؛ مصنف ابن ابی شیبۃ، رقم الحدیث ۱۹۱۰)

ترجمہ: ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بعض باغوں میں گئے، میرے پاس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اور میں نے یہ چاہا کہ اپنے خفین اُتاروں تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کو پہنے رکھئے، اوران پر مسح کیجئے، یہاں تک کہ جب آپ سوئیں تو ان کو اُتار دیں (اوسط ابنِ منذر)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبادہ بن ولید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّہٗ سَافَرَ مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَأَبِیْ سَعِیْدٍ، فَکَانَا یَمْسَحَانِ عَلَی الْخُفَّیْنِ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحدیث ۴۵۴، کتاب المسح علی الخفین)

ترجمہ: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا، یہ دونوں حضرات خفین پر مسح کرتے تھے (اوسط ابنِ منذر)

حضرت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلٰی عَمَّارٍ ، فَوَافَقْتُہٗ وَھُوَ فِی الْخَلَآءِ ، فَخَرَجَ فَتَوَضَّأَ ،

وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۱۹۲۲، في المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ، واللفظ لهُ؛ الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۵۵)

ترجمہ: میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور اُس وقت آپ بیت الخلاء میں تھے، آپ (فارغ ہوکر) باہر تشریف لائے، اور وضو کیا، اور خفین پر مسح کیا (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت سعید بن قطن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ (الأوسط لابن المنذر، رقم الحديث ۴۵۶، كتاب المسح على الخفين؛ شرح معاني الآثار، رقم الحديث ۵۴۰)

ترجمہ: مسافر تین دن اور تین رات اور مقیم ایک دن اور ایک رات تک (خفین پر) مسح کرسکتا ہے (اوسط ابنِ منذر، شرح معانی الآثار)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ امْسَحْ عَلَيْهِمَا (مصنف ابن أبي شيبة، رقم الحديث ۱۸۹۶، في المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: میں نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے خفین پر مسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ ان پر مسح کر لیجیے (ابنِ ابی شیبہ)

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رحمہ اللہ اپنے والد حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (مصنف ابن أبی شيبة، ۱۹۱۴، فی المسح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے خفین پر مسح کیا (ابنِ ابی شیبہ)

خفین پرمسح متواتر المعنیٰ یا مشہور احادیث سے ثابت ہے

خفین پر مسح کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام سے اتنی کثرت کے ساتھ ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں، محدثین کے نزدیک اپنی کثرت کی وجہ سے وہ احادیث و روایات معنوی اعتبار سے تواتر یا کم از کم مشہور درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔

ان احادیث کی وجہ سے امت کا اس پر اجماع ہوگیا کہ قرآن مجید میں پاؤں دھونے کا حکم اس صورت کے ساتھ مخصوص ہے، جب خفین نہ پہنے ہوں اور اگر وضو کر کے خفین پہن رکھے ہوں، تو اس صورت میں وضو کے دوران ان پر ایک مخصوص مدت تک مسح کرنا جائز ہے۔ [1]

---

[1] المسح على الخفين أوردها فی الأزهار من حديث المغيرة ابن شعبة وعمر بن الخطاب وعلی بن أبی طالب وسعد بن أبی وقاص وبلال وبريدة وجرير البجلی وحذيفة وعمرو بن أمية الضمری وأبی بن عمارة وأوس بن أبی أوس الثقفی وخزيمة بن ثابت وصفوان بن عسال وجابر بن عبد الله وأبی بكرة وأنس وسهل بن سعد الساعدی وعوف بن مالک الأشجعی وعائشة وميمونة وثوبان وأبی أيوب الأنصاری وأبی هريرة وأسامة بن زيد وأسامة بن شريک وجابر بن سمرة وربيعة بن كعب الأسلمی والشريد وعبادة بن الصامت وعبد الله بن رواحة وابن عباس وابن عمر وابن مسعود وعبد الرحمان بن حسنة وعصمة وعمرو بن حزم وزمسلم والدعوسجة ومعقل بن يسار ويعلی بن مرة وأبی أمامة الباهلی وابن برزة الأسلمی وأبی سعيد الخدری وأبی طلحة وشبيب بن غالب وزيد بن خريم ومرسل الضحاک ستة وأربعين نفسا (قلت) أوردها أيضا الحافظ ابن حجر فی تخريج أحاديث الهداية عن مثل هذا العدد إلا أنه ذكر مما لم يذكره فی الأزهار أبا بكر الصديق وسلمان ويسار جد عبد الله بن مسلم بن يسار وأم أسعد الأنصارية وخالد بن عرفطة وعبد الرحمان بن بلال وعمرو بن بلال والبراء بن عازب ومالک بن سعد ومالک ابن ربيعة السلولی أبا مريم والد بريد وأبا ذر الغفاری فهؤلاء أحد عشر إلى ستة وأربعين بسبع وخمسين ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اوراسی وجہ سے جوشخص خفین پرمسح کا قائل نہ ہو،اُس کے بارے میں محدثین وفقہائے کرام

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وتقدم فی الكلام على حديث من كذب على الخ ويأتي قريبا أيضا أن ممن رواه أعنى حديث المسح هذا العشرة المبشرين بالجنة ولم يذكر منهم هنا عثمان بن عفان وطلحة بن عبيد الله وسعيد بن زيد والزبير بن العوام وعبد الرحمان ابن عوف وأبو عبيدة بن الجراح وهم ستة إلى سبع وخمسين بثلاث وستين وعد الكمال ابن الهمام فی فتح القدير ممن رواه أيضا أبا موسى الأشعری وعمرو بن العاص وعبد الله بن الحارث بن جزء ثلاثة إلى ثلاث وستين بست وستين وباب الزيادة مفتوح وقد ذكر البزار أنه روى عن المغيرة بن شعبة من نحو ستين طريقا وذكر ابن منده منها خمسة وأربعين وقال الإمام أحمد فی المسح على الخفين أربعون حديثا مرفوعة وموقوفة وقال ابن أبی حاتم فيه عن أحد وأربعين وقال ابن عبد البر فی الاستذكار رواه عن النبی صلى الله عليه وسلم نحو أربعين من الصحابة ونقل ابن المنذر عن الحسن البصری قال حدثنی سبعون من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يمسح على الخفين وذكر أبو القاسم ابن منده أسماء من رواه فی تذكرته فبلغ ثمانين صحابيا وسرد الترمذی منهم جماعة والبيهقی فی سننه جماعة وابن عبد البر جماعة والكمال بن الهمام فی فتح القدير جماعة وفی فتح المغيث للسخاوی جمع بعض الحفاظ رواته من الصحابة فجاوزوا الثمانين قال وصرح جمع من الحفاظ بأن المسح على الخفين متواتر وعبارة ابن عبد البر منهم روى المسح على الخفين عن النبی صلى الله عليه وسلم نحو أربعين من الصحابة واستفاض وتواتر وسبقه أحمد فقال ليس فی قلبی فی المسح على الخفين شء فيه أربعون حديثا عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رفعوا إلى النبی صلى الله عليه وسلم وما وقفوا اه . وفی فتح الباری صرح جمع من الحفاظ بأن المسح على الخفين متواتر وجمع بعضهم رواته فجاوزوا الثمانين منهم العشرة وفی ابن أبی شيبة وغيره عن الحسن البصری حدثنی سبعون من الصحابة بالمسح على الخفين اه .ومثله للزرقانی فی شرح الموطأ وفی فيض القدير وقد بلغت أحاديث المسح على الخفين التواتر حتى قال الكمال بن الهمام قال أبو حنيفة ما قلت به حتى جاء نی فيه مثل ضوء النهار وعنه أخاف الكفر على من لم ير المسح على الخفين لأن الآثار التی جاء ت فيه فی حيز التواتر اه .وفی شرح العقائد النسفية للمعد قال الكرخی إنی أخاف الكفر على من لا يرى المسح على الخفين لأن الآثار التی جاء ت فيه فی حيز التواتر اه.وفی المعلم للمازری أما جواز المسح فالحجة له الأحاديث الواردة فی المسح وقد ذكر بعض التابعين من بلوغها فی الكثرة ما دل على أنها ترتفع عن رتبة أخبار الآحاد وتلتحق بما هو متواتر فی المعنى والمفهوم اه . وقد نقله عياض فی الاكمال والنصوص بتواتره كثيرة ولكن تواتره كما نقلناه عن المازری وعياض معنوی لا لفظی وقد صرح بذلک أيضا السيوطی فی شرحه لألفية العراقی كما نقلناه عنه فی الكلام على حديث من كذب على الخ فراجعه وبهذه النصوص التی نقلناها يرد قول من قال أنه مشهور قريب من المتواتر أو شبيه به راجع التحرير لابن الهمام وشرحه لابن أمير الحاج وقد قال ابن القصار من أئمتنا المالكية إنكاره فسق وابن حبيب لا ينكره إلا مخذول وسئل أنس ابن مالک عن السنة والجماعة فقال أن تحب الشيخين يعنی أبا بكر وعمر ولا تطعن فی الحسنين يعنی ابنی علی والزهراء وتمسح على الخفين وسئل أبو حنيفة أيضا عن مذهب أهل السنة والجماعة فقال هو أن يفضل الشيخين وأن يحب الختنين يعنی عثمان وعليا وأن يرى المسح على الخفين (نظم المتناثر، المسح على الخفين)

نے سخت تنقید فرمائی ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

مَسَحَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ رَغْبَةً عَنْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۱۸۹۷، فی المسح عَلَی الْخُفَّیْن)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام نے خفین پر مسح کیا ہے، پس جو شخص اس کو بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے ترک کردیتا ہے، تو وہ شیطان سے تعلق رکھتا ہے (ابن ابی شیبہ)

امام ابوبکر ابنِ منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَمِمَّنْ رُوِّيْنَا عَنْهُ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَيْهِمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيُّ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَأَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، وَأَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَخَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَبِلَالٍ، وَرُوِّيْنَا عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَبْعُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (الأوسط لابی بکر ابن المنذر، تحت رقم الحديث ۴۳۸، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام میں سے وہ حضرات کہ جن کے خفین پر مسح کرنے اور ان کے خفین پر مسح کا حکم فرمانے کی روایات ہم تک پہنچیں، حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جریر بن عبداللہ اور حضرت انس بن مالک اور حضرت عمرو بن عاص اور حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابواُمامہ باہلی اور حضرت سہل بن سعد اور حضرت قیس بن سعد اور حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ابوزید انصاری اور حضرت جابر بن سمرہ اور حضرت ابومسعود انصاری اور حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت براء بن عازب اور حضرت معقل بن یسار اور حضرت خارجہ بن حذافہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم ہیں، اور ہمیں حضرت حضرت حسن کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستّر صحابۂ کرام نے (بالواسطہ یا بلا واسطہ) یہ بیان کیا کہ انہوں نے خفین پر مسح کیا ہے (اوسط ابن منذر)

اور امام ابوبکر بن منذر رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ:

وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِىْ رَبَاحٍ فِيْمَنْ تَبِعَهٗ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَرَوْنَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَأَهْلُ الْبَصْرَةِ، وَكَذٰلِكَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، وَمَنْ

تَبِعَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَبِهٖ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَمَنْ وَافَقَهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، وَكَذٰلِكَ قَالَ مَكْحُولٌ، وَأَهْلُ الشَّامِ، وَبِهٖ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، وَأَبُو ثَوْرٍ، وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ، وَأَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَكُلُّ مَنْ لَقِيتُ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِهٖ، وَقَدْ رُوِّينَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اخْتِلَافٌ أَنَّهُ جَائِزٌ، قَالَ وَذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرُ ذٰلِكَ .قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَإِنَّمَا أَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَنْ أَنْكَرَ الرَّجْمَ وَأَبَاحَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَعَلٰى خَالَتِهَا، وَأَبَاحَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا الرُّجُوعَ إِلَى الزَّوْجِ الْأَوَّلِ إِذَا نَكَحَهَا الثَّانِيُ، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَأَسْقَطَ الْجَلْدَ عَمَّنْ قَذَفَ مُحْصَنًا مِنَ الرِّجَالِ، وَإِذَا ثَبَتَ الشَّيْءُ بِالسُّنَّةِ وَجَبَ الْأَخْذُ بِهٖ، وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ عُذْرٌ فِيْ تَرْكِهٖ، وَلَا التَّخَلُّفُ عَنْهُ (الأوسط لابی بکر ابن المنذر، رقم الحديث ۴۵۷، كتاب المسح على الخفين)

ترجمہ: اور حضرت عطاء بن ابی رباح جن کی اہلِ مکہ نے اتباع کی، وہ خفین پر مسح کے قائل ہیں، اور یہی قول حضرت حسن اور بصرہ کے حضرات کا ہے، اور یہی قول حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سلمہ بن ابوزبیر اور سلیمان بن یسار اور ان کی مدینہ منورہ میں اتباع کرنے والوں کا ہے، اور یہی قول امام شعبی اور کوفہ کے ان کی موافقت کرنے والوں کا ہے، اور یہی قول حضرت مکحول اور شام کے حضرات کا ہے، اور یہی قول حضرت مالک بن انس اور امام اوزاعی اور سفیان ثوری اور امام

شافعی اور امام احمد، اور اسحاق اور ابوثور اور اصحابِ رائے واحناف کا ہے، اور ہماری معلومات کی حد تک اس پر تمام اہلِ علم کا اجماع ہے، اور جس (صاحبِ علم) سے بھی میں نے ملاقات کی، اس کا قائل پایا، اور ہمیں حضرت ابنِ مبارک کی یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ خفین پرمسح کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ جائز ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اصحاب سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے خفین پرمسح کو ناپسند کیا، تو اُن سے اس کے خلاف بھی مروی ہے؛ امام ابوبکر ابنِ منذر فرماتے ہیں کہ بس خفین پرمسح کا انکار اُن لوگوں نے ہی کیا جنہوں نے (زنا کی سزا) رجم کا انکار کیا، اور انہوں نے اس بات کو جائز قرار دیا کہ عورت اور اس کی پھوپھی اور خالہ کو نکاح میں جمع کیا جائے، اور جس عورت کو تین طلاقیں دیدی گئی ہوں اُس کے پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کو جائز قرار دیا، جبکہ دوسرا شخص صرف اُس سے نکاح کرلے، اور اُس سے صحبت نہ کرے، اور انہوں نے اُس شخص سے کوڑے کی سزا کو ساقط قرار دیا، جو پاکدامن لوگوں کو تہمت لگادے، اور جب کوئی چیز سنت کے ذریعے سے ثابت ہوجائے، تو اُس کا اختیار کرنا ضروری ہوجاتا ہے، اور کسی کے لئے اُس کے چھوڑنے کی گنجائش نہیں ہوتی، اور نہ اُس کی مخالفت کرنے کی (اوسط ابنِ منذر)

حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ بخاری شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

وَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهٗ فَجَاوَزُوْا الثَّمَانِيْنَ وَمِنْهُمُ الْعَشْرَةُ (فتح الباری ج ۱، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: حدیث کے حفاظ کی ایک بڑی جماعت نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ خفین پرمسح کا حکم متواتر ہے، بعض حضرات نے خفین کے مسح کی روایت کرنے

Idara Ghufran

والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کو جمع کیا تو ان کی تعداد اسّی سے بھی زیادہ تھی، جن میں عشرۂ مبشرہ بھی شامل ہیں (فتح الباری)

اور مفسّر علامہ ابوبکر جصاص رحمہ اللہ اپنی تفسیر احکامُ القرآن میں فرماتے ہیں کہ:

وَالْاَصْلُ فِيْهِ اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ اَنَّ مُرَادَ الْاٰيَةِ الْغَسْلُ عَلٰى مَاقَدَّمْنَا فَلَوْ لَمْ تَرِدِ الْاٰثَارُالْمُتَوَاتِرَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَمَااَجَزْنَا الْمَسْحَ، فَلَمَّا وَرَدَتِ الْاٰثَارُالصِّحَاحُ وَاحْتَجْنَااِلٰى اِسْتِعْمَالِهَامَعَ الْاٰيَةِ اسْتَعْمَلْنَاهَامَعَهَاعَلٰى مُوَافَقَةِ الْاٰيَةِ فِىْ اِحْتِمَالِهَا لِلْمَسْحِ وَتَرَكْنَا الْبَاقِىَ عَلٰى مُقْتَضَى الْاٰيَةِ وَمُرَادِهَا وَلَمَّا لَمْ تَرِدِ الْاٰثَارُ فِىْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فِىْ وَزْنِ وُرُوْدِهَا فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَبْقَيْنَا حُكْمَ الْغَسْلِ عَلٰى مُرَادِ الْاٰيَةِ وَلَمْ نَنْقِلْهُ عَنْهُ (احکام القرآن جصاص، الجزء الثانی، المسح علی الجوربین)

ترجمہ: اس سلسلے میں قاعدے اور اُصول کی بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت کی مراد سے پاؤں کا دھونا ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ پیچھے گزرا؛ لہٰذا اگر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خفین پر مسح کی متواتر احادیث ثابت نہ ہوتیں تو ہم خفین پر مسح کو جائز قرار نہ دیتے۔ لیکن جب صحیح احادیث وآثار اس سلسلہ میں سامنے آئے اور ہم ان کو قرآن مجید کی آیت کے ساتھ استعمال واختیار کرنے پر مجبور ہوگئے تو ہم نے ان احادیث وآثار کو قرآنی آیت کے ساتھ اس طرح اختیار کیا کہ آیت مسح کا احتمال رکھتی تھی، اس کی موافقت ہوگئی اور باقی کو ہم نے قرآنی آیت کے اصل مقتضیٰ ومراد (یعنی دھونے کے حکم) پر رہنے دیا۔ اور کیونکہ جرابوں پر مسح کی احادیث اس وزنی طریقے سے مروی نہیں ہیں جس وزنی طریقے سے خفین پر مسح کی احادیث مروی ہیں؛ اس لیے ہم نے وہاں قرآنی آیت کی اصل مراد یعنی پاؤں

دھونے کے حکم کو برقرار رکھا ہے اور اس حکم کو (خفین کے علاوہ) دوسری چیز (یعنی عام جرابوں) کی طرف منتقل نہیں کیا (احکام القرآن جصاص)

اور تفسیر مظہری میں ہے کہ:

فَالْحُجَّةُ لِلْجَمْهُوْرِ اَنَّ حَدِيْثَ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ بِالْمَعْنٰى يَجُوْزُ بِهٖ نَسْخُ الْكِتَابِ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِاَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهٗ فَجَاوَزَ الثَّمَانِيْنَ مِنْهُمُ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرَةَ وَرَوَى ابْنُ اَبِىْ شِيْبَةَ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنِىْ سَبْعُوْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَا قُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتّٰى جَاءَ نِىْ فِيْهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ وَعَنْهُ أَخَافُ الْكُفْرَ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ اَحْمَدُ لَيْسَ فِىْ قَلْبِىْ مِنَ الْمَسْحِ شَىْءٌ فِيْهِ أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَفَعُوْا وَمَا وَقَفُوْا (التفسير المظهرى، سورة المائدة، تحت آيت ٦)

ترجمہ: جمہور کی دلیل یہ ہے کہ خفین پر مسح کا جائز ہونا متواتر المعنیٰ کے طور پر ثابت ہے کہ جس کے ذریعے کتاب (اللہ) کا نسخ بھی جائز ہے، حفاظ کی جماعت نے وضاحت کی ہے کہ خفین پر مسح متواتر ہے، اور اُن (حفاظ) میں سے بعض نے اس کے راویوں کی تعداد کو شمار کیا تو اَسّی سے زیادہ تعداد ہوگئی، ان اَسّی میں دس عشرۂ مبشرہ (یعنی جنت کی صریح خوشخبری یافتہ) صحابہ بھی شامل ہیں، اور ابنِ ابی شیبہ وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ صحابۂ کرام میں سے ستر نے مجھ سے خفین پر مسح کرنے کو بیان کیا ہے۔

(امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے (خفین پر) مسح (کرنے) کو اس

وقت تک نہیں بیان کیا جب تک کہ یہ (مسئلہ) میرے نزدیک روشن دن کی طرح واضح نہ ہوگیا، اور انہی (امام ابوحنیفہ) سے روایت ہے کہ مجھے اُس شخص پر کفر کا خطرہ ہے جو خفین پر مسح کو جائز نہیں سمجھتا، اور (امام) احمد نے فرمایا کہ میرے دل میں (خفین پر) مسح (کے جائز ہونے) پر کوئی شبہ نہیں، اس (مسئلہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے مرفوعاً اور موقوفاً چالیس حدیثیں ثابت ہیں (تفسیر مظہری)

اور علامہ شیخ ابراہیم حلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

قَدْثَبَتَ الْمَسْحُ بِالْاَخْبَارِ الْمُسْتَفِيْضَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَوْلًا وَّفِعْلًا رَوَاهُ قَوْلاً عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَصَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ وَعَائِشَةُ وَفِعْلاً اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَالْعَبَادِلَةُ الثَّلٰثَةُ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَجَابِرٌ وَعَمْرُو بْنُ حِزَامٍ وَاَبُوْمُوْسىٰ الْاَشْعَرِيُّ وَثَوْبَانُ وَعَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ الضَّمِيْرِيُّ وَبِلَالٌ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَبُوْاُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَبُوْسَعِيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَرْثِ بْنِ جُزْءٍ وَعُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ وَيَعْلَى بْنُ مُرَّةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ وَاَبُوْاَيُّوْبَ وَحُذَيْفَةُ وَعَائِشَةُ وَاُمُّ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّةُ

(غنية المستملی المعروف حلبی کبیر صفحہ ۱۰۴، فصل فی المسح علی الخفین)

ترجمہ: اور خفین پر مسح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی و فعلی کثیر احادیث سے ثابت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً حضرت عمر، حضرت علی، صفوان بن عسال، خذیمہ بن ثابت، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے مروی ہے؛ اور فعلاً حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور عُبادلۂ ثلاثہ (یعنی عبداللہ

www.idaraghufran.org

بن مسعود،عبداللہ بن عباس،عبداللہ بن عمر)مغیرہ بن شعبہ،صفوان بن خذیمہ،سعد بن ابی وقاص ،جریربن عبداللہ ،سلیمان بن بریدہ،ابوہریرہ،براء بن عازب، جابر، عمروبن حذام ،ابوموسیٰ اشعری ،ثوبان،عمربن امیہ ضمیری، بلال،عمروبن عاص، ابواُمامۃ،سہل بن سعد،ابوسعید،عبداللہ بن حرث بن جزء،عبادہ بن صامت،یعلیٰ بن مرّہ،اسامہ بن زید،سلیمان،ابوایوب،حذیفہ رضی اللہ عنہم اورحضرت عائشہ وامِّ سعدانصاریہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے(حلبی کبیر)

حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ مشکاۃ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ مَاقُلْتُ بِالْمَسْحِ حَتّٰى جَاءَ نِيْ فِيْهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ وَقَالَ الْكَرْخِيُّ اَخَافُ الْكُفْرَ عَلٰى مَنْ لَّا يَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِاَنَّ الْآثَارَالَّتِيْ جَاءَ تْ فِيْهِ فِيْ حَيِّزِ التَّوَاتُرِ وَبِالْجُمْلَةِمَنْ لَّايَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهُوَمِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَآءِ (مرقاة ج۲ ص۷۷، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ:امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں خفین پرمسح کا اس وقت تک قائل نہیں ہوا جب تک میرے پاس اس کے دلائل اس حد تک واضح وروشن نہیں ہوئے جس طرح دن کی روشنی ہوتی ہے،اورامام کرخی نے فرمایا کہ جوشخص خفین پرمسح کے جائز ہونے کا عقیدہ نہ رکھے اس پر مجھے کفر کا خوف ہے، کیونکہ خفین پرمسح کے بارے میں جواحادیث وآثاروارد ہوئے ہیں وہ تواتر کے درجہ میں ہیں،غرضیکہ جو شخص خفین پرمسح کا قائل نہ ہوتو وہ بدعتی اور ہواء پرستوں میں سے ہے(مرقاۃ)

محدثِ کبیرعلامہ شیخ محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ وَشَرِيْعَةٌ صَحِيْحَةٌ لَايُنْكِرُهَا اِلَّامُبْتَدِعٌ، وَهُوَ مَذْهَبُ الْعُلَمَآءِ مِنَ السَّلْفِ وَالْخَلْفِ كَافَّةً،لَمْ

www.idaraghufran.org

يُنْكِرُوْهُ اِلَّا الْخَوَارِجُ وَالْاِمَامِيَّةُ ، وَنَقَلَ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَنِ الصَّحَابَةِ اِخْتِلَافٌ لِاَنَّ كُلَّ مَنْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْهُمْ اِنْكَارُهُ فَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ اِثْبَاتُهُ اه،قَالَ ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ: لَااَعْلَمُ رُوِىَ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ فُقَهَآءِ السَّلَفِ اِنْكَارُهُ اِلَّا عَنْ مَالِكٍ مَعَ اَنَّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةَ عَنْهُ مُصَرَّحَةٌ بِاِثْبَاتِهٖ اه (معارف السنن ج ۱ ص ۳۳۱، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: بلاشبہ خفین پر مسح ایک مضبوط سنت اور صحیح شریعت سے ثابت ہے اس کا انکار سوائے بدعتی کے اور کوئی نہیں کرسکتا، اور علمائے سلف اور خلف سب کا یہی مذہب ہے، اس کا انکار سوائے خارجیوں اور امامیوں کے اور کسی نے نہیں کیا، اور امام ابنِ منذر نے محدث ابنِ مبارک سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ خفین پر مسح کے جائز ہونے میں صحابہ کا کوئی اختلاف نہیں، اس لئے کہ ان میں سے جس سے اس کا انکار مروی ہے اسی کے ساتھ اس کا اثبات بھی مروی ہے، ابن عبدُ البر نے فرمایا: کہ میں نہیں جانتا کہ فقہائے سلف میں سے کسی سے خفین پر مسح کا انکار مروی ہو سوائے امام مالک کے، لیکن امام مالک سے بھی صحیح روایات خفین پر مسح کے اثبات کی تصریح کرتی ہیں (معارفُ السُّنن)

مزید فرماتے ہیں کہ:

رَاٰهُ اَبُوْحَنِيْفَةَ مِنْ شَرَائِطِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَقَالَ: نَحْنُ نُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ ، وَنُحِبُّ الْخَتَنَيْنِ وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمِثْلُهٗ رُوِى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَيْضًا (معارف السنن ج ۱ ص ۳۳۲، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ خفین پر مسح کو اہلُ السنۃ والجماعۃ کی شرائط میں سے سمجھتے

Idara Ghufran

ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم شیخین (یعنی حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کو فضیلت دیتے ہیں اور ختنین (یعنی حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما) سے محبت کرتے ہیں، اور خفین پر مسح کے جائز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور اسی طرح حضرت مالک بن انس سے بھی مروی ہے (معارف السنن)

اور مشہور اہلِ حدیث عالم مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

قُلْتُ :اَلْاَصْلُ هُوَغَسْلُ الرِّجْلَيْنِ كَمَاهُوَظَاهِرُالْقُرْآنِ وَالْعُدُوْلُ عَنْهُ لَايَجُوْزُاِلَّابِاَحَادِيْثِ صَحِيْحَةٍ اِتَّفَقَ عَلٰى صِحَّتِهَااَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ كَأَحَادِيْثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَجَازَالْعُدُوْلُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ اِلَى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِلَااخِلَافٍ (تحفة الاحوذی جلد ١ صفحه ٣٣٣، باب ماجاء فی المسح علی الجوربين و النعلين)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اصل حکم تو (وضو کے دوران) پاؤں دھونے کا تھا جیسا کہ قرآن مجید کے ظاہر کا تقاضا ہے، اور قرآن مجید کے اس حکم سے عدول سوائے ایسی صحیح احادیث کے جائز نہیں، جن پر ائمہ احادیث نے اتفاق کیا ہو، جیسا کہ خفین پر مسح کی احادیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے، لہٰذا پیروں کے دھونے کے قرآنی حکم سے خفین پر مسح کی طرف عدول کرنا بلا کسی اختلاف کے جائز ہے (تحفۃ الاحوذی)

اور علامہ عبدالحئ لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَلْيُعْلَمْ اَنَّ مَشْرُوْعِيَّةَ مَسْحِ الْخُفَّيْنِ قَدْدَلَّتْ عَلَيْهِ الْاَحَادِيْثُ الْقَوْلِيَّةُ وَالْفِعْلِيَّةُ وَالتَّقْرِيْرِيَّةُ،وَشَهِدَتْ بِهَاالْآثَارُالْمَرْضِيَّةُ وَانْعَقَدَعَلَيْهِ الْاِجْمَاعُ مِنْ اَكْثَرِفُقَهَاءِ الْاُمَّةِالْمُحَمَّدِيَّةِ .... اَمَّاالْاَحَادِيْثُ فَهِيَ كَثِيْرَةٌ سَرَّدَ الزَّيْلَعِيُّ وَابْنُ حَجَرٍفِيْ تَخْرِيْجِ اَحَادِيْثِ الْهِدَايَةِ

مِنۡهَاسِتَّةٌ وَّاَرۡبَعِيۡنَ حَدِيۡثًا (السعاية، المجلد الاول فی الطهارة صفحه۵۵۸؛مطبوعة:سهيل اكيڈمی ، لاهور)

ترجمہ: یہ بات معلوم ہوجانی چاہیے کہ خفین پر مسح کے ثبوت پر قولی، فعلی اور تقریری (تینوں قسم کی) احادیث موجود ہیں اور (صحابہ وتابعین کے) پسندیدہ آ ثار بھی اس کی گواہی دیتے ہیں اور اس پر اُمتِ محمدیہ کے اکثر فقہاء کا اجماع ہے (اس کے کچھ بعد فرماتے ہیں) جہاں تک خفین پر مسح سے متعلق احادیث کا معاملہ ہے تو وہ بہت زیادہ ہیں؛ امام زیلعی اور ابنِ حجر نے احادیثِ ہدایہ کی تخریج میں اُن کو ذکر کیا ہے، اُن میں سے چھیالیس حدیثیں یہ ہیں (آگے علامہ لکھنوی رحمہ اللہ نے چھیالیس احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے) (سعایہ)

علامہ لکھنوی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ:

اَنَّ الۡحَدِيۡثَ اِنۡ رَوَاهُ فِيۡ كُلِّ عَصۡرٍ عَدَدٌ كَثِيۡرٌ تَسۡتَحِيۡلُ الۡعَادَةُ تَوَافُقَهُمۡ فِي الۡكِذۡبِ يُقَالُ لَهُ الۡمُتَوَاتِرُ وَهُوَ يُفِيۡدُ الۡعِلۡمَ الضَّرُوۡرِيَّ وَاِنۡ لَّمۡ تَبۡلُغۡ كَثۡرَةُ رُوَاتِهٖ اِلٰى هٰذِهِ الۡمَرۡتَبَةِ فِيۡ عَصۡرٍ مِّنَ الۡعُصُوۡرِ مِنَ الۡمَبۡدَأِ اِلَى الۡمُنۡتَهٰى يُقَالُ لَهٗ خَبۡرُ الۡاٰحَادِ وَهُوَ يُفِيۡدُ الظَّنَّ دُوۡنَ الۡيَقِيۡنِ، وَاِنۡ كَانَ اٰحَادُ الۡاَصۡلِ بِاَنۡ يَّرۡوِيَهٗ فِي الۡعَصۡرِ الۡاَوَّلِ رُوَاةٌ لَمۡ تَبۡلُغۡ الۡحَدَّ الۡمَذۡكُوۡرَ ثُمَّ اِشۡتَهَرَتۡ رِوَايَاتُهٗ وَكَثُرَتۡ رُوَاتُهٗ وَبَلَغَتۡ رُوَاةُ الۡعَصۡرِ الثَّانِيۡ فَمَنۡ بَعۡدَهٗ اِلٰى اَنۡ تَسۡتَحِيۡلَ الۡعَادَةُ تَوَاطُأَهُمۡ عَلَى الۡكِذۡبِ يُقَالُ لَهُ الۡمَشۡهُوۡرُ وَهُوَ يُفِيۡدُ عِلۡمَ الطَّمَانِيۡنَةِ كَذَا ذَكَرَهٗ اَصۡحَابُ الۡاُصُوۡلِ وَقَرَّرُوۡا اَيۡضًا اَنَّ الزِّيَادَةَ عَلَى الۡكِتَابِ وَنَسۡخَهٗ وَتَقۡيِيۡدَ اِطۡلَاقِهٖ جَائِزٌ بِالۡخَبۡرِ الۡمُتَوَاتِرِ وَبِالۡخَبۡرِ الۡمَشۡهُوۡرِ دُوۡنَ خَبۡرِ الۡاٰحَادِ. اِذَا عَرَفۡتَ هٰذَا فَنَقُوۡلُ اَلۡاَحَادِيۡثُ الۡوَارِدَةُ فِيۡ بَابِ مَسۡحِ

الْخُفَّيْنِ لَيْسَتْ مِنْ اَخْبَارِ الْاَحَادِ حَتّٰى لَايَجُوْزَ اِبْطَالُ اِطْلَاقِ الْكِتَابِ بِهَا بَلْ هِيَ سُنَنٌ مَّشْهُوْرَةٌ فَتَجُوْزُ بِهَا نَسْخُ اِطْلَاقِهٖ بَلْ قَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْمُحَدِّثِيْنِ كَمَا مَرَّ بِاَنَّهَا مُتَوَاتِرَةٌ.................وَالْمُرَادُ بِكَوْنِ السُّنَّةِ فِيْ بَابِ الْمَسْحِ مَشْهُوْرَةٌ اَوْ مُتَوَاتِرَةٌ شُهْرَةَ الْقَدْرِ الْمُشْتَرَكِ وَتَوَاتُرَهٗ لَا الرِّوَايَةُ الْخَاصَّةُ فَاِنَّ كُلَّ رِوَايَةٍ مِّنْ رِوَايَاتِهَا بِانْفِرَادِهَا مِنْ اَخْبَارِ الْاَحَادِ وَالْقَدْرُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَهُمَا الدَّالُّ عَلٰى ثُبُوْتِ الْمَسْحِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَشْهُوْرٌ بَلْ مُتَوَاتِرٌ (السعاية، ج ۱، باب الطهارة صفحه ۷۲۸ و ۷۲۹)

ترجمہ: اگر کسی حدیث کو (تینوں زمانوں کے) ہر زمانے میں اتنے کثیر لوگ روایت کریں کہ عادۃً اُن کا جھوٹ پر اتفاق ناممکن ہو تو ایسی حدیث کو متواتر کہا جاتا ہے اور ایسی حدیث سے یقینی وقطعی علم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اگر حدیث کے راویوں کی تعداد کسی بھی زمانے میں اس درجے کی کثرت سے نہ ہو تو اس کو خبرِ واحد کہا جاتا ہے اور اس سے ظن کا فائدہ حاصل ہوتا ہے جو یقین سے کم ہے؛ اور اگر اصل میں تو کوئی حدیث خبرِ واحد کے درجے میں تھی اس طرح سے کہ پہلے زمانے (یعنی صحابہ کے دور) میں راویوں کی تعداد مذکورہ حد تک نہیں پہنچی تھی لیکن پھر (یعنی صحابہ کے دور کے بعد) اُس کی روایات مشہور ہوگئیں اور اُس کے راوی زیادہ ہوگئے اور دوسرے (یعنی تابعین کے دور میں) اور اس کے بعد کے زمانے (یعنی تبع تابعین کے دور) میں اس کے راوی اتنے زیادہ ہوگئے کہ عادۃً اُن کا جھوٹ پر اتفاق ناممکن ہو تو اس کو حدیثِ مشہور کہا جاتا ہے اور اس سے بھی یقینی علم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے؛ اصحابِ اُصول نے اسی طرح ذکر کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ کتابُ اللہ پر زیادتی اور اُس کا نسخ اور اُس کے اطلاق میں قید لگانا خبرِ متواتر

www.idaraghufran.org

اور خبرِ مشہور کے ذریعے سے جائز ہے، خبرِ واحد کے ذریعے سے جائز نہیں۔

جب آپ کو یہ بات معلوم ہوگئی تو اب ہم کہتے ہیں کہ جو احادیث خفین پر مسح کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں وہ خبرِ واحد کے درجے کی نہیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے کتاب کے اطلاق کو مقید کرنا جائز نہ ہو بلکہ وہ مشہور حدیثیں ہیں جن کے پیشِ نظر کتاب کے اطلاق میں قید لگانا جائز ہے؛ بلکہ محدثین کی ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ خفین پر مسح کی احادیث متواتر ہیں جیسا کہ ماقبل میں گذرا...... ......اور مسح کے سلسلے میں سنت سے مراد مشہور یا متواتر درجے کی احادیث ہیں؛ مشہور اور متواتر احادیث کا قدرِ مشترک ان میں پایا جاتا ہے اس طور پر نہیں کہ خاص روایت متواتر یا مشہور ہو اس لیے کہ ان روایتوں میں سے ہر روایت الگ الگ تو خبرِ واحد کا درجہ رکھتی ہے، لیکن ان سب میں قدرِ مشترک یہ بات ہے کہ ان سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خفین پر مسح کرنا مشہور بلکہ متواتر طریقے پر ثابت ہے (سعایہ)

خلاصہ یہ کہ خفین پر مسح کے جائز ہونے کی احادیث وروایات اتنی کثرت سے ہیں کہ ان کی وجہ سے خفین پر مسح کے جائز ہونے پر اہلُ السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہو چکا ہے، اس لئے خفین پر مسح کے جائز ہونے کا انکار سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں، اور اسی وجہ سے ایسے شخص کو فقہائے کرام نے بدعتی اور اہلُ السنۃ والجماعۃ سے خارج قرار دیا ہے، اور بعض نے ایسے شخص پر کفر کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ [1]

---

[1] احادیث المسح على الخفين عندالبعض متواترمعنىً فبانكارهايخاف الكفروعندالبعض دون المتواتر. فلايخافُ الكفرعلىٰ منكرِهاولكن يكون منكرالمسح على الخفين خارجا عن اهل السنة والجماعة. فلا تعارض بين الاقوال المذكورة فيها؛والله تعالىٰ اعلم. محمد رضوان

(بسنة مشهورة) فمنكره مبتدع، وعلى رأى الثانى كافر .وفى التحفة ثبوته بالإجماع، بل بالتواتررواته أكثر من ثمانين منهم العشرة قهستانى(الدرالمختار)

(قوله بسنة) متعلق بقوله جائز .وهى لغة :الطريقة والعادة .واصطلاحا فى العبادات النافلة، وفى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خفین کی حقیقت

جس قسم کے موزوں پر مسح کرنا تواترِ معنوی یا مشہور درجے کی احادیث سے ثابت ہے، اور اُن پر

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الأدلة وهو المراد هنا ما روى عنه -صلى الله عليه وسلم -قولا أو فعلا أو تقريرا لأمر عاينه، والمسح روى قولا وفعلا .مطلب تعريف الحديث المشهور (قوله مشهورة) المشهور فى أصول الحديث ما يرويه أكثر من اثنين فى كل طبقة من طبقات الرواة ولم يصل إلى حد التواتر وفى أصول الفقه ما يكون من الآحاد فى العصر الأول :أى عصر الصحابة ثم ينقله فى العصر الثانى وما بعده قوم لا يتوهم تواطؤهم على الكذب، فإنه كان كذلك فى العصر الأول أيضا فهو المتواتر، وإن لم يكن كذلك فى العصر الثانى أيضا فهو الآحاد .وبه علم أن المشهور عند الأصوليين قسيم للآحاد والمتواتر :وأما عند المحدثين فهو قسم من الآحاد، وهو ما لم يبلغ رتبة التواتر.

والذى وقع الخلاف فى تبديع منكره أو تكفيره هو المشهور المصطلح عند الأصوليين لا عند المحدثين فافهم (قوله وعلى رأى الثانى كافر) أى بناء على جعله المشهور قسما من المتواتر، لكن قال فى التحرير، والحق الاتفاق على عدم الإكفار بإنكار المشهور لآحادية أصله، فلم يكن تكذيبا له -عليه الصلاة والسلام -بل ضلالة لتخطئة المجتهدين (قوله وفى التحفة) أى للإمام محمد السمرقندى التى شرحها تلميذه الكاشانى بشرح عظيم سماه البدائع (قوله بالإجماع) ولا عبرة بخلاف الرافضة .وأما من لم يره كابن عباس وأبى هريرة وعائشة -رضى الله عنهم -فقد صح رجوعه ح (قوله بل بالتواتر إلخ) ليس هذا من عبارة التحفة، بل عزاه القهستانى إلى ابن حجر ثم الظاهر أن هذا بناء على أن ذلك العدد يفيد اليقين والعلم الضرورى، ويرفع تهمة الكذب بالكلية، وكأن الإمام توقف فى إفادته ذلك أو لم يثبت عنده هذا العدد، ولذا قال :أخاف الكفر على من لم ير المسح على الخفين؛ لأن الآثار التى جاءت فيه فى حيز التواتر(ردالمحتار جلد ۱ صفحه۲۶۵)

(وفى تقريرات الرافعى)فى القهستانى انهٔ ثابت بآثارقريبة من التواتروقالواعلى القياس قول ابى يوسف يكفرجاحدهٔ لذالک اھ.فجعل علة الاكفارعندهٔ ان الآثارفيه قريبة من التواترلاكون المشهور قسمامن المتواتر(تقريراتِ رافعى صفحه۳۵مشموله ردالمحتارجلد ۱)

ولا تجوز الصلاة خلف منكر المسح على الخفين أو صحبة الصديق أو من يسب الشيخين أو يقذف الصديقة ولا خلف من أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة لكفره ولا يلتفت إلى تأوله واجتهاده (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح شرح نور الإيضاح، ج ۱، ص۳۰۳)

وَقَدْ جَاءَتْ السُّنَّةُ بِجَوَازِهِ قَوْلًا وَفِعْلًا حَتَّى قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَا قُلْت بِالْمَسْحِ حَتَّى جَاءَنِي فِيهِ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ وَعَنْهُ أَخَافُ الْكُفْرَ عَلَى مَنْ لَمْ يَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ؛ لِأَنَّ الْآثَارَ الَّتِي جَاءَتْ فِيهِ فِي حَيِّزِ التَّوَاتُرِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ خَبَرُ الْمَسْحِ يَجُوزُ نَسْخُ الْكِتَابِ بِهِ لِشُهْرَتِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ لَيْسَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسح کے جائز ہونے پر اہلُ السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے، اُن موزوں کو عربی میں خفین کہا جاتا ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

مِنْ الْمَسْحِ فِيهِ أَرْبَعُونَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَفَعُوا وَمَا وَقَفُوا .
وَعَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَدْرَكْت سَبْعِينَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَرَوْنَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْمَسْحَ عَلَيْهِمَا جَائِزًا مِنْ الصَّحَابَةِ فَقَدْ صَحَّ رُجُوعُهُمْ كَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ. وَقَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ مُنْكِرَ الْمَسْحِ ضَالٌّ مُبْتَدِعٌ مَا رُوِيَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ سُئِلَ عَنْ مَذْهَبِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَقَالَ هُوَ أَنْ تُفَضِّلَ الشَّيْخَيْنِ وَتُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ وَتَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ (البحر الرائق،شرح كنز الدقائق ج ۱، ص۱۷۳، كتاب الطهارة، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ولكثرة الأخبار قال أبو حنيفة رحمه الله :ما قلت بالمسح على الخفين حتى جاء في مثل ضوء النهار، وفي رواية قال :حتى رأيت له شعاعاً كشعاع الشمس .وعن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه سُئل عن السنّة والجماعة فقال :أن تحب الشيخين ولا تطعن في الحسنين وتمسح على الخفين. وقال الكرخي رحمه الله :من أنكر المسح على الخفين يخشى عليه الكفر .قالوا :وعلى قياس قول أبي يوسف رحمه الله :من أنكر المسح على الخفين يكفر لأن حديث المسح على الخفين بمنزلة التواتر عنده، ومن أنكر التواتر يكفر(المحيط البرهاني في الفقه النعماني،كتاب الطهارات،الفصل السادس في المسح على الخفين)

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- الْمَشْهُورُ مَا كَانَ مِنْ الْآحَادِ فِي الْأَصْلِ ثُمَّ انْتَشَرَ فَصَارَ يَنْقُلُهُ قَوْمٌ لَا يُتَوَهَّمُ تَوَاطُؤُهُمْ عَلَى الْكَذِبِ، وَهُمْ الْقَرْنُ الثَّانِي بَعْدَ الصَّحَابَةِ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ-، وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَأُولَئِكَ قَوْمٌ ثِقَاتٌ أَئِمَّةٌ لَا يُتَّهَمُونَ فَصَارَ بِشَهَادَتِهِمْ وَتَصْدِيقِهِمْ بِمَنْزِلَةِ الْمُتَوَاتِرِ حُجَّةً مِنْ حُجَجِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى قَالَ الْجَصَّاصُ :إنَّهُ أَحَدُ قِسْمَيْ الْمُتَوَاتِرِ، وَقَالَ عِيسَى بْنُ أَبَانَ :إنَّ الْمَشْهُورَ مِنْ الْأَخْبَارِ يُضَلَّلُ جَاحِدُهُ، وَلَا يُكَفَّرُ مِثْلُ حَدِيثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَحَدِيثِ الرَّجْمِ وَهُوَ الصَّحِيحُ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْمَشْهُورَ بِشَهَادَةِ السَّلَفِ صَارَ حُجَّةً لِلْعَمَلِ بِهِ كَالْمُتَوَاتِرِ فَصَحَّتْ الزِّيَادَةُ بِهِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، وَهُوَ نَسْخٌ عِنْدَنَا (اصول البزدوى مع كشف الاسرار، ج۲، ص۳۶۸، بَابُ الْمَشْهُورِ مِنْ الْأَخْبَارِ)

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مَنْ أَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ يُخَافُ عَلَيْهِ الْكُفْرُ فَإِنَّهُ وَرَدَ فِيهِ مِنْ الْأَخْبَارِ مَا يُشْبِهُ الْمُتَوَاتِرَ وَمَا فِي النِّهَايَةِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ خَبَرُ الْمَسْحِ يَجُوزُ نَسْخُ الْكِتَابِ بِهِ لِشُهْرَتِهِ وَمَا فِي الْمَبْسُوطِ جَوَازُ الْمَسْحِ بِآثَارٍ مَشْهُورَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ التَّوَاتُرِ وَإِلَّا فَقَدْ نَصَّ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ عَلَى أَنَّهُ مُتَوَاتِرٌ وَالظَّاهِرُ أَنَّ عَلَيْهِ مَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ قَالَ الْكَرْخِيُّ أُثْبِتُنَا الْكُفْرَ عَلَى مَنْ لَا يَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَاَللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ(التقرير والتحبير، الْبَابُ الثَّالِثُ السُّنَّةُ)

إذن ...فالأمر قد اتضح ببيان أن القائلين بكفر جاحد المسح على الخفين، إنما لأنه بالتواتر، وذلك صحيح إن صحّ .أما إن كان قد ثبت بالمشهور فإن جاحده لا يكفر.الرأي الثالث: إنكارالحديث المشهور بدعة .وإليه ذهب أبو علي الشاشي من الأحناف(اصول الشاشي ص۲۷۲)

اور خفین بنیادی طور پر چمڑے کے موزے ہوتے ہیں، جن کو انگریزی زبان میں ''Leather socks'' کہا جاتا ہے، اور ''خف'' گھوڑے کے کُھر کے مقابلے میں اونٹ کے پیروں کو بھی کہا جاتا ہے۔

چنانچہ القاموسُ الفقہی میں ہے کہ:

اَلْخُفُّ: ماَ یُلبَسُ فِیْ الرِّجْلِ مِنْ جِلْدٍ رَقِیْقٍ (ج) خِفَاف، وَأَخْفَاف

(القاموس الفقهی، ج ۱، ص ۱۱۸)

ترجمہ: خف اُس موزے کو کہا جاتا ہے جو پیر میں پہنا جاتا ہے، پتلی کھال کا بنا ہوا ہوتا ہے، جس کی جمع خفاف اور اخفاف آتی ہے (قاموس فقہی)

اور البحرُ الرائق میں ہے کہ:

وَالْخُفُّ فِی الشَّرْعِ اِسْمٌ لِلْمُتَّخَذِ مِنَ الْجِلْدِ السَّاتِرِ لِلْكَعْبَیْنِ فَصَاعِدًا وَمَا أُلْحِقَ بِهٖ وَسُمِّیَ اَلْخُفُّ خُفًّا مِّنَ الْخِفَّةِ؛ لِأَنَّ الْحُكْمَ خَفَّ بِهٖ مِنَ الْغُسْلِ إِلَی الْمَسْحِ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج ۱، ص ۱۷۳، باب المسح علی الخفین)

ترجمہ: اور خف شریعت میں اُس چیز کا نام ہے، جو چمڑے سے تیار کی جاتی ہے، ٹخنوں کو یا اُس سے بھی اوپر تک کے حصے کو چھپائے ہوئے ہوتی ہے، اور جو اس (چمڑے) جیسی ہو (اس کو بھی) اور خف کا نام خف ہلکے ہونے کی وجہ سے رکھا گیا ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے شریعت کا حکم (پیروں کو) دھونے سے مسح کی طرف ہلکا ہو گیا ہے (البحرالرائق)

اور بلغۃُ السالک میں ہے کہ:

اَلْخُفُّ لَا یَكُوْنُ إِلَّا مِنْ جِلْدٍ (بلغة السالک لأقرب المسالک المعروف بحاشية الصاوی علی الشرح الصغیر، بَابٌ فِی بَیَانِ الطَّهَارَةِ، فَصْلٌ اَلْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ

Idara Ghufran

وَنَحْوِهٖ،شُرُوط الْمَسْح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ترجمہ: خف چمڑے کا ہی ہوتا ہے(بلغۃ السالک)

اور الموسوعۃُ الفقہیہ میں ہے کہ:

اَلْخُفُّ مَا يُلْبَسُ فِي الرِّجْل مِنْ جِلْدٍ رَقِيْقٍ وَجَمْعُهُ أَخْفَافٌ .وَالْمُرَادُ بِهٖ فِيْ بَابِ الطَّهَارَةِ :هُوَ السَّاتِرُ لِلْكَعْبَيْنِ فَأَكْثَرَ مِنْ جِلْدٍ وَنَحْوِهٖ

(الموسوعة الفقهية ج۱۵، ص۴۴، ماده الخف)

ترجمہ: خف وہ ہوتا ہے، جو پیر میں پہنا جاتا ہے، نرم کھال سے بنا ہوا ہوتا ہے، اس کی جمع اخفاف آتی ہے، اور وضو کے سلسلہ میں اس سے مراد وہ ہے جو کہ ٹخنوں کو چھپائے ہوئے ہو، یا اس سے زیادہ حصہ کو کھال یا اس جیسی چیز سے بنا ہوا ہو

(الموسوعۃُ الفقہیہ)

اور ایک مقام پر ہے کہ:

فَالْفَرْقُ بَيْنَ الْخُفِّ وَالْجُرْمُوقِ وَالْجَوْرَبِ : أَنَّ الْخُفَّ لاَ يَكُوْنُ إِلَّا مِنْ جِلْدٍ وَنَحْوِهٖ، وَالْجُرْمُوقُ يَكُوْنُ مِنْ جِلْدٍ وَغَيْرِهٖ، وَالْجَوْرَبُ لاَ يَكُوْنُ مِنْ جِلْدٍ (الموسوعة الفقهية ج۱۵، ص۱۴۴، ماده الجورب)

ترجمہ: خف اور جرموق (یعنی لمبے اور فوجی بوٹ) اور جراب میں فرق یہ ہے کہ خف تو چمڑے وغیرہ کا ہی ہوتا ہے، اور جرموق چمڑے کا اور اس کے علاوہ کا بھی ہوتا ہے، اور جراب چمڑے کی نہیں ہوتی (الموسوعۃُ الفقہیہ)

اور لغت کی مشہور کتاب المعجمُ الوسیط میں ہے کہ:

اَلْخُفُّ لِلْبَعِيْرِ كَالْحَافِرِ لِلْفَرَسِ وَ مَا أَصَابَ الْأَرْضَ مِنْ بَاطِنِ قَدَمِ الْإِنْسَانِ وَ مَا يُلْبَسُ فِي الرِّجْلِ مِنْ جِلْدٍ رَقِيْقٍ (المعجم الوسيط، ج۱، ص۲۱۳، ماده الخف)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: خف اونٹ کے پیروں کو کہا جاتا ہے، جیسا کہ کُھر گھوڑے کے پاؤں کو کہا جاتا ہے۔ اور انسان کے قدم کے اُس اندرونی حصے کو بھی کہا جاتا ہے، جو زمین سے لگتا ہے، اور اُن موزوں کو بھی کہا جاتا ہے جو پیر میں پہنے جاتے ہیں پتلی کھال کے (معجم وسیط)

گھوڑے کے کُھر ہڈی کے اور سخت ہوتے ہیں، اور ایک پیر میں دو کُھر ہوتے ہیں؛ اور اس کے مقابلے میں اونٹ کے قدم نرم کھال کے ہوتے ہیں، اور پورا ایک پاؤں ایک نرم کھال کے اندر ملبوس ہوتا ہے۔ [1]

عام جوتوں اور خفین میں بھی یہ فرق ہوتا ہے کہ عام جوتوں کا چمڑا اور خصوصاً تلوا سخت ہوتا ہے، اور اس کے مقابلے میں خفین نرم ہوتے ہیں، اور خفین ٹخنوں سمیت پورے پاؤں پر مشتمل ہوتے ہیں، اور خفین کی نرمی کی وجہ سے اُن کا ہمہ وقت پہنے رکھنا اور اُن کو پہن کر نقل وحرکت کرنا، یہاں تک کہ نماز پڑھنا آسانی ممکن ہوتا ہے۔

خفین کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کا حکم

جو موزے چمڑے کے نہ ہوں بلکہ کپڑے وغیرہ کے ہوں، کیا ان پر بھی مسح جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں بعض فقہائے کرام اور محدثین عظام کا قول تو یہ ہے کہ خفین کے علاوہ کسی اور قسم کے ثخین موزوں اور جرابوں پر مسح جائز نہیں، جب تک کہ ان پر چمڑا چڑھا کر ان کو مجلد یا منعل نہ بنالیا جائے، جبکہ فقہائے کرام اور محدثین عظام کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک جو

---

[1] Camels have two toes on each foot, each with a hoof on the front that looks like a toenail. They walk on their toes much like a woman wearing a pair of high heels. But, instead of a heel, a camel has a ball of fat that helps form the soft pad on the bottom of its foot. This pad supports the animal on the sand like a pair of snowshoes, and makes the camel almost completely silent when it walks and runs.

(http://fohn.net/camel-pictures-facts/arabian-camels-3.html)

موزے چمڑے کے تو نہ ہوں لیکن چمڑے کے موزوں والی صفت وخصوصیت رکھتے ہوں، ان پر بھی مسح جائز ہے، ایسے موزے بھی خفین کا حکم حاصل کر لیتے ہیں، جہاں تک ایسے موزوں اور عام جرابوں کا تعلق ہے کہ جو باریک ہوں اور ان میں خفین والی صفت و خصوصیت نہ پائی جاتی ہو، ان پر مسح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ نہ تو حقیقت میں خفین ہیں اور نہ خفین کے حکم میں داخل ہیں۔

بعض احادیث وروایات میں جرابوں پر مسح کرنے کا ذکر ملتا ہے، لیکن وہ احادیث وروایات اس درجہ اور پایہ کی نہیں ہیں کہ جس درجہ اور پایہ کی احادیث وروایات خفین پر مسح کی ہیں۔

اوّلاً تو اُن احادیث وروایات پر محدثین نے نقد وجرح فرمائی ہے۔

دوسرے اگر اُن میں سے بعض احادیث وروایات کی سند کو درست بھی مان لیا جائے، تب بھی وہ تواتر اور مشہور درجے کی احادیث وروایات نہیں ہیں کہ جن کی وجہ سے قرآن مجید میں مذکور پیروں کے دھونے کے حکم کو ترک کر کے مسح کے حکم کو اختیار کیا جاسکے۔

اور تیسرے ان جرابوں سے آج کل کی عام رائج جرابیں مراد نہیں۔

لہٰذا آج کل کی مروَّجہ عام جرابوں کو خفین کے مسئلہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

البتہ اگر کسی غیر چمڑے کے موزوں میں چمڑے والی خصوصیات وصفات پائی جائیں، تو پھر اُن پر مسح کے جائز ہونے کو خفین پر مسح کے مسئلے پر قیاس کرنا درست ہے۔

آگے اس مسئلہ کی محدثین وفقہاء اور اہلِ علم حضرات کی عبارات کی روشنی میں کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ :لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوْفَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى

الْخُفَّيْنِ، قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ : وَرُوِیَ هٰـذَا أَيْضًا عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِیِّ (سنن أبی داود، تحت رقم الحديث ١٥٩، باب المسح علی الجوربين)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہیں کیا کرتے تھے، کیونکہ حضرت مغیرہ سے جو حدیث مشہور ومعروف ہے، وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (نہ کہ جوربین پر) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ مروی ہے کہ آپ نے جوربین پر مسح کیا، لیکن یہ حدیث نہ تو متصل ہے، اور نہ ہی قوی (ابوداؤد)

اوراگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت شعبہ کی جوربین کی روایت کو حسن صحیح قرار دیا ہے، لیکن انہوں نے ساتھ ہی اس سے ایسی جرابیں مراد لی ہیں، جوکہ ثخین ہوں۔

چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ :تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ، هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِیُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، قَالُوْا :يُمْسَحُ عَلَی الْجَوْرَبَيْنِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِيْنَيْنِ (سنن الترمذی، رقم الحديث ٩٩، باب فی المسح علی الجوربين والنعلين)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا، یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور کئی اہلِ علم کا یہی قول ہے، یہی قول سفیان ثوری، ابنِ مبارک اور امام شافعی، امام احمد اور اسحاق

www.idaraghufran.org

کا ہے، جو یہ فرماتے ہیں کہ جوربین پر مسح کرلیا جائے گا، اگرچہ چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو، بشرطیکہ وہ ثخین ہوں (ترمذی)

جلیل القدر تابعین حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ سے جرابوں پر مسح کرنے کا جواز اسی صورت میں منقول ہے جبکہ وہ ثخین وصفیق ہوں۔

چنانچہ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ:

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ : يُمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الروایة ۱۹۸۸، فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ) [1]

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت حسن بصری رحمہما اللہ نے فرمایا کہ جرابوں پر مسح جائز ہے بشرطیکہ وہ ''صفیق'' ہوں (مصنف ابنِ ابی شیبہ)

ثخین اور صفیق، گاڑھی، موٹی، کثیف، اور ایسی ٹھوس اور گھنی چیز کو کہا جاتا ہے، جو اندر سے پوری طرح بھری ہوئی ہو اور کھوکھلی نہ ہو، جس کو انگریزی زبان میں thick, heavy; dense; viscid; viscous; solid وغیرہ کہا جاتا ہے۔ [2]

---

[1] رجالهٗ رجال الجماعة (اعلاء السنن جلد ۱ صفحہ ۳۴۶)

[2] ثَخُن الشیء ُمن باب ظَرُف أی غَلُظ وصَلُب فهو ثَخِين (مختار الصحاح، ماده ث خ ن)
ثَخُنَ الشیء ُثُخونةً وثَخانةً وثِخَناً فهو ثَخِينٌ كثُفَ وغُلظ وصلُبَ (لسان العرب، ماده ثخن)
ثخن: يقال ثخن الشیء فهو ثخين :إذا غلظ فلم يسل، ولم يستمر فی ذهابه (مفردات ألفاظ القرآن، للراغب الأصفهانی، ج ۱، ص ۱۵۲)
والثخانة الغلظة فكل شیء غليظ ، فهو ثخين .فقوله :(حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الارْضِ) معناه حتی يقوی ويشتد ويغلب ويبالغ ويقهر (تفسير الفخر الرازی، تحت سورة الانفال)
صفق الثوب -صفاقة : كثف نسجه (القاموس الفقهی، ماده صفق)
(سفق) السَّفُق لغة فی الصَّفُق وثوب سَفِيق أی صَفيق وسَفُقَ الثوبُ يَسْفُق سَفاقةً فهو سَفِيق كَثُف (لسان العرب، ماده سفق)
وثوبٌ صَفيقٌ بيّنُ الصِّفاقَةِ :ضدُّ سَخيفٍ والسّينُ لُغة فيه أی :مَتينٌ جيّدُ النّسيج وقد صَفُق صَفاقَةً إذا كثُفَ نسُجُه (تاج العروس، ماده صفق)

www.idaraghufran.org

حضرت حسن بصری اور حضرت سعید بن مسیّب رحمہما اللہ دونوں جلیلُ القدر تابعین میں سے ہیں، جنہوں نے کئی صحابۂ کرام کو پایا ہے اور انہوں نے صحابۂ کرام کا عمل دیکھ کر ہی یہ فتویٰ دیا ہے۔ ؎۱

مزید براں فقہائے کرام بھی بعض تو چمڑے کے علاوہ دوسرے موزوں پرمسح کو جائز قرار نہیں دیتے، تاآنکہ ان پر چمڑا نہ چڑھا دیا جائے، اور بعض فقہائے کرام ان موزوں پرمسح کو جائز قرار دیتے ہیں، جو چمڑے کے تو نہ ہوں لیکن ثخین اور صفیق ہوں۔

لہٰذا ان حضرات کے عمل اور فتوے سے جو بات ثابت ہوئی وہ اس سے زیادہ نہیں کہ جو موزے موٹے اور ٹھوس ہونے کی وجہ سے چمڑے کے اوصاف کے حامل ہوں، ان پرمسح جائز ہے (فقہی مقالات جلد دوم صفحہ ۲۰، بتغیر واضافہ)

صحیح مسلم کے شارح امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَالْجَوَابُ عَنْ حَدِیْثِ الْمُغِیْرَةِ مِنْ اَوْجُهٍ (اَحَدُھَا)اَنَّهٗ ضَعِیْفٌ، ضَعَّفَهٗ الْحُفَّاظُ وَقَدْضَعَّفَهُ الْبَیْهَقِیُّ وَنَقَلَ تَضْعِیْفَهٗ،عَنْ سَفْیَانَ الثُّوْرِیِّ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیٍّ وَاَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَلِیِّ بْنِ الْمَدِیْنِیِّ وَیَحْیَی بْنِ مُعِیْنٍ وَمُسْلِمِ بْنِ الْحُجَّاجِ وَھٰؤُلَآءِ اَعْلَامُ اَئِمَّةِالْحَدِیْثِ وَاِنْ کَانَ التِّرْمِذِیُّ قَالَ ”حَدِیْثٌ حَسَنٌ فَھٰؤُلَاءِ مُقَدِّمُوْنَ عَلَیْهِ بَلْ

؎۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرعزی جرابوں پرمسح کا ذکر ملتا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضِرَارٍ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مَرْعِزَّيِ (مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۱۹۹۴، فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ)

اور مرعزی سے مراد اونی ٹھوس جرابیں ہیں۔

(المرعز)الزغب الذی تحت شعر العنز.

(المرعزاء)المرعز

(المرعز)المرعز

(المرعزی)المرعز

(الممرعز)یقال ثوب ممرعز نسج من المرعز (المعجم الوسیط، مادة المرعز)

www.idaraghufran.org

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰؤُلَاءِ لَوْ اِنْفَرَدَ قُدِّمَ عَلَى التِّرمِذِيِّ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ (اَلثَّانِيْ)لَوْ صَحَّ لَحُمِلَ عَلَى الَّذِيْ يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ جَمْعًا بَيْنَ الْأَدِلَّةِ وَلَيْسَ فِي اللَّفْظِ عُمُوْمٌ يَتَعَلَّقُ بِهٖ (اَلثَّالِثُ)حَكَاهُ الْبَيْهَقِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنِ الْاُسْتَاذِ اَبِي الْوَلِيْدِ النَّيْسَابُوْرِيِّ اَنَّهٗ حَمَلَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ مَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ لَااَنَّهٗ جَوْرَبٌ مُنْفَرِدٌ وَنَعْلٌ مُنْفَرِدٌ فَكَاَنَّهٗ قَالَ "مَسَحَ جَوْرَبَيْهِ الْمُنَعَّلَيْنِ"وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَايَدُلُّ عَلٰى ذَالِكَ، وَالْجَوَابُ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى مِنَ الْاَوْجُهِ الثَّلَاثَةِ فَاِنَّ فِيْ بَعْضِ رُوَاتِهٖ ضُعْفًا وَفِيْهِ اَيْضًااِرْسَالٌ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ هٰذَاالْحَدِيْثُ لَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَابِالْقَوِيِّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ (المجموع شرح المهذب، الجزء الاول ، المسح على الجورب)

ترجمہ: اور حضرت مغیرہ کی حدیث (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جرابوں پر مسح کرنا مذکور ہے) کے کئی جواب ہیں۔

پہلا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، حُفّاظ کی ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، اور امام بیہقی نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور حضرت سفیان ثوری، عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور یحییٰ بن معین اور مسلم بن حجاج رحمہم اللہ سے اس حدیث کا ضعیف ہونا نقل کیا ہے، اور یہ تمام حضراتِ ائمہ، حدیث کے ستون ہیں، اگرچہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، لیکن یہ مذکورہ تمام حضرات امام ترمذی پر مقدم ہیں، بلکہ حدیث کے ان ائمہ حضرات میں سے ہر ایک اس شان کا حامل ہے کہ اگر ان میں سے کوئی تنہا بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیتا تب بھی اس کو اہلِ معرفت کے اتفاق سے

امام ترمذی پر مقدم رکھا جاتا۔ [1]

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کو ایسے (مضبوط اور ٹھوس) موزوں پر محمول کیا جائے گا جنہیں پہن کر (جوتوں کے بغیر) مسلسل چلنا ممکن ہو، تاکہ دوسرے (مضبوط) دلائل کے ساتھ اجتماعیت پیدا ہو جائے (اور اس کا ٹکراؤ نہ رہے) اور اس حدیث میں کوئی ایسا لفظ موجود بھی نہیں جو ہر قسم کے موزوں سے متعلق ہو (اور اس میں آجکل رائج پتلی اور کمزور جرابیں بھی شامل ہوں)

اور تیسرا جواب یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنے استاد ابو ولید نیسا پوری سے نقل کیا ہے کہ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منعل جرابوں (یعنی جوتوں والی جگہ چمڑا چڑھی ہوں جرابوں) پر مسح کیا ہے، نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا جراب پر مسح فرمایا اور نہ تنہا نعل (پیتاوے/ چمڑے کے جوتے) پر، پس گویا کہ حدیث میں یہ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منعل جرابوں (یعنی پیتاوے نما چمڑا لگی ہوئی جرابوں پر) مسح فرمایا اور امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس سے اس پر دلالت ہوتی ہے۔ اور ابو موسیٰ کی حدیث (جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جرابوں پر مسح کرنا مذکور ہے) کے جوابات بھی مذکورہ تینوں ہی ہیں اس لئے کہ اس کے بعض راوی تو ضعیف ہیں اور بعض میں ارسال ہے، امام ابوداؤد اس کے متعلق اپنی سنن میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہ تو متصل ہے اور نہ قوی ہے، واللہ اعلم (مجموع شرح مہذب)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فَإِذَا كَانَ الْخُفَّانِ مِنْ لُبُوْدٍ أَوْ ثِيَابٍ أَوْ طُفًى فَلَا يَكُوْنَانِ فِيْ مَعْنَى الْخُفِّ حَتّٰى يُنَعَّلَا جِلْدًا أَوْ خَشَبًا أَوْ مَا يَبْقٰى إِذَا تُوبِعَ الْمَشْيُ عَلَيْهِ

---

[1] ليس هذا الاصل متفقا عليه راجع لتحقيقه الرفع والتكميل فى الجرح والتعديل للامام عبدالحيى اللكنوى (حاشيه اعلاء السنن ج ۱ ص ۳۴۷)

www.idaraghufran.org

وَيَكُونُ كُلُّ مَا عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا صَفِيْقًا لَا يَشِفُّ فَإِذَا كَانَ هٰكَذَا مَسَحَ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ هٰكَذَا لَمْ يَمْسَحْ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ أَنْ يَّكُوْنَ صَفِيْقًا لَا يَشِفُّ وَغَيْرُ مُنَعَّلٍ فَهٰذَا جَوْرَبٌ أَوْ يَكُوْنَ مُنَعَّلًا وَيَكُوْنَ يَشِفُّ فَلَا يَكُوْنُ هٰذَا خُفًّا إِنَّمَا الْخُفُّ مَا لَمْ يَشِفَّ.

(قَالَ الشَّافِعِيُّ) : وَإِنْ كَانَ مُنَعَّلًا وَمَا عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ صَفِيْقًا لَا يَشِفُّ وَمَا فَوْقَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ يَشِفُّ لَمْ يَضُرَّهُ؛ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَمْ يَضُرَّهُ وَإِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا عَلٰى مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ شَيْءٌ يَشِفُّ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِ (الأم للشافعي، كِتَاب الطَّهَارَة، بَابُ مَنْ لَهُ الْمَسْحُ)

ترجمہ: پس جب خفین اون کے یا کپڑے وغیرہ کے ہوں تو خف کے درجے میں نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ اُن پر جوتوں کی جگہ چمڑا یا لکڑی یا ایسی (مضبوط) چیز نہ چڑھا لی جائے کہ اس کو پہن کر مسلسل چلا جا سکے۔

اور اُس کی وضو والی تمام جگہ دبیز (موٹی وٹھوس) ہو، جو پتلی اور باریک نہ ہو، پس جب اس طرح کی جرابیں (دبیز) ہوں، تو اُن پر مسح کرلے، اور جب اس طرح کی نہ ہوں تو اُن پر مسح نہ کرے، اور وہ یہ کہ دبیز (موٹی وٹھوس) ہوں اور پتلی نہ ہوں، اور جو منعَّل نہ ہوں تو یہ جراب ہے، یا یہ کہ منعَّل ہوں لیکن پانی چھنتا ہو، تو یہ خف نہیں ہوگا، خف تو وہ ہوتا ہے جو ٹھوس اور موٹا ہوتا ہے۔

امام شافعی نے فرمایا کہ اگر منعَّل ہوں (یعنی جوتوں والی جگہ چمڑا چڑھا ہوا ہو) اور وضو کی جگہ دبیز (موٹی وٹھوس) ہو، پتلی نہ ہو، اور وضو والے مقام (یعنی ٹخنوں) سے اوپر والی جگہ پتلی وباریک ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ اگر اس جگہ کچھ بھی نہ ہو، تو کوئی حرج نہیں؛ اور اگر وضو والی کوئی جگہ بھی ایسی ہو، کہ وہ پتلی

اور باریک ہوتو اس پرمسح کرنا جائز نہیں (کتاب الام)

مشہور اہلِ حدیث عالم مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

اِعْلَمْ أَنَّ التِّرْمِذِيَّ حَسَّنَ حَدِيْثَ الْبَابِ وَصَحَّحَهٗ وَلَكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفُوْهُ قَالَ النَّسَائِيُّ فِي سُنَنِهِ الْكُبْرٰى لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ أَبَا قَيْسٍ عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ انْتَهٰى وَقَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوْفَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ وَرَوٰى أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ وَذَكَرَ الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا وَقَالَ إِنَّهٗ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ ضَعَّفَهٗ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيٰى بْنُ مُعِيْنٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَالْمَعْرُوْفُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ حَدِيْثُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَيُرْوٰى عَنْ جَمَاعَةٍ أَنَّهُمْ فَعَلُوْهُ قَالَ النَّوَوِيُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ هٰؤُلَآءِ لَوْ انْفَرَدَ قُدِّمَ عَلَى التِّرْمِذِيِّ مَعَ أَنَّ الْجَرْحَ مُقَدَّمٌ عَلَى التَّعْدِيْلِ قَالَ وَاتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ وَلَا يُقْبَلُ قَوْلُ التِّرْمِذِيِّ إِنَّهٗ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. انْتَهٰى.

وَقَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْنِ فِي الْإِمَامِ أَبُوْ قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَذَكَرَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنَ مَنْصُوْرٍ قَالَ رَأَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ ضَعَّفَ هٰذَا الْخَبَرَ وَقَالَ أَبُوْ قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ وَهُزَيْلُ بْنُ

شُرَحْبِيلَ لَا يَحْتَمِلَانِ وَخُصُوصًا مَعَ مُخَالَفَتِهِمَا الْأَجَلَّةَ الَّذِيْنَ رَوَوْا هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالُوْا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالُوْا لَا يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ أَبِيْ قَيْسٍ وَهُزَيْلٍ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذِهِ الْحِكَايَةَ عَنْ مُسْلِمٍ لِأَبِيْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيِّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنَ شَيْبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا قُدَامَةَ السَّرْخَسِيَّ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ أَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ مَا قَبِلْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ سُفْيَانُ الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ.

ثُمَّ أَسْنَدَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَيْسَ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ أَبِيْ قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ وَأَبٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ هُوَ مُنْكَرٌ .... النَّاسُ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ الْمُغِيْرَةِ بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَبُو قَيْسٍ يُخَالِفُهُمْ جَمِيْعًا فَيَرْوِىْ عَنْ هُزَيْلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى مَا رَوَوْا بَلْ خَالَفَ مَا رَوَوْا نَعَمْ لَوْ رَوٰى بِلَفْظِ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ لَصَحَّ أَنْ يُّقَالَ إِنَّهُ رَوٰى أَمْرًا زَائِدًا عَلٰى مَا رَوَوْهُ وَإِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ فَتَفَكَّرْ.

فَإِذَا عَرَفْتَ هٰذَا كُلَّهُ ظَهَرَ لَكَ أَنَّ أَكْثَرَ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ حَكَمُوْا عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ بِأَنَّهُ ضَعِيْفٌ مَعَ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا غَافِلِيْنَ عَنْ مَسْأَلَةِ زِيَادَةِ الثِّقَةِ فَحُكْمُهُمْ عِنْدِىْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ مُقَدَّمٌ عَلٰى حُكْمِ التِّرْمِذِيِّ بِأَنَّهُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَفِي الْبَابِ حَدِيْثَانِ آخَرَانِ حَدِيْثُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحَدِيْثُ بِلَالٍ وَهُمَا

أَيُضًا ضَعِيُفَانِ لَا يَصُلُحَانِ لِلِاحُتِجَاجِ أَمَّا حَدِيثُ أَبِيُ مُوسٰى فَأَخُرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ فِيُ شَرُحِ الُآثَارِ مِنُ طَرِيُقِ أَبِيُ سِنَانٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بُنِ عَبُدِ الرَّحُمٰنِ عَنُ أَبِيُ مُوسٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى جَوُرَبَيُهِ وَنَعُلَيُهِ وَأَخُرَجَهُ أَيُضًا اِبُنُ مَاجَهُ وَالُبَيُهَقِيُّ مِنُ طَرِيُقِ عِيُسَى بُنِ سِنَانٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بُنِ عَبُدِ الرَّحُمٰنِ عَنُ أَبِيُ مُوُسٰى وَقَدُ تَقَدَّمَ أَنَّ أَبَا دَاوُدَ حَكَمَ عَلٰى هٰذَا الُحَدِيُثِ بِأَنَّهُ لَيُسَ بِالُمُتَّصِلِ وَلَا بِالُقَوِيِّ.

وَقَالَ الُبَيُهَقِيُّ بَعُدَ رِوَايَةِ الُحَدِيُثِ لَهُ عِلَّتَانِ إِحُدَاهُمَا أَنَّ الضَّحَّاكَ بُنَ عَبُدِ الرَّحُمٰنِ لَمُ يَثُبُتُ سِمَاعُهُ مِنُ أَبِيُ مُوُسٰى وَالثَّانِيَةُ أَنَّ عِيُسَى بُنَ سِنَانٍ ضَعِيُفٌ انُتَهٰى.

قُلُتُ أَبُوُ سِنَانِ الَّذِيُ وَقَعَ فِيُ سَنَدِ الطَّحَاوِيِّ هُوَ عِيسَى بُنُ سِنَانٍ قَالَ الُحَافِظُ فِيُ تَهُذِيُبِ التَّهُذِيُبِ فِيُ تَرُجَمَتِهٖ قَالَ الُأَثُرَمُ قُلُتُ لِأَبِيُ عَبُدِ اللّٰهِ أَبُوُ سِنَانٍ عِيُسَى بُنُ سِنَانٍ فَضَعَّفَهُ قَالَ يَعُقُوبُ بُنُ شَيُبَةَ عَنِ بُنِ مُعِيُنٍ لَيِّنٌ الُحَدِيُثِ وَقَالَ جَمَاعَةٌ عَنِ بُنِ مُعِيُنٍ ضَعِيُفُ الُحَدِيُثِ وَقَالَ أَبُوُ زُرُعَةَ مُخَلَّطٌ ضَعِيُفُ الُحَدِيُثِ وَقَالَ أَبُوُ حَاتِمٍ لَيُسَ بِقَوِيٍّ فِي الُحَدِيُثِ وَقَالَ الُعَجُلِيُّ لَا بَأُسَ بِهٖ وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيُفٌ وَقَالَ بُنُ خِرَاشٍ صَدُوُقٌ وَقَالَ مَرَّةً فِيُ حَدِيثِهٖ نَكِرَةٌ وَذَكَرَهُ بُنُ حَبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الُكِنَانِيُّ عَنُ أَبِيُ حَازِمٍ يُكُتَبُ حَدِيثُهُ وَلَا يُحُتَجُّ بِهٖ انُتَهٰى كَلَامُ الُحَافِظِ.

فَإِنُ قُلُتَ قَالَ الشَّيُخُ عَلَاءُ الدِّيُنِ الُمَارِدِينِيُّ إِنَّ التَّضُعِيُفَ بِعَدَمِ ثُبُوُتِ سِمَاعِ عِيُسَى بُنِ سِنَانٍ عَنُ أَبِيُ مُوسٰى وَهُوَ عَلٰى مَذُهَبِ مَنُ

www.idaraghufran.org

يُّشْتَرِطُ لِلْاِتِّصَالِ ثُبُوْتَ السِّمَاعِ قَالَ ثُمَّ هُوَ مُعَارِضٌ بِمَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الْغَنِيِّ فَإِنَّهُ قَالَ فِي الْكَمَالِ سَمِعَ الضَّحَّاكُ مِنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ وَبْنُ سِنَانٍ وَثَّقَهُ بْنُ مُعِيْنٍ وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُ وَقَدْ أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْجَنَائِزِ حَدِيْثًا فِيْ سَنَدِهٖ عِيسَى بْنُ سِنَانٍ هٰذَا وَحَسَّنَهُ انْتَهٰى.

كَذَا نَقَلَ بَعْضُ مُجَوِّزِى الْمَسْحِ عَلٰى الْجَوْرَبِ مُطْلَقًا فِيْ رِسَالَتِهٖ وَأَقَرَّهُ فَالظَّاهِرُ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِيْ مُوْسٰى حَسَنٌ صَالِحٌ لِلْاِحْتِجَاجِ.

قُلْتُ ذَكَرَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَغَيْرُهُ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسَى الْمَذْكُوْرِ عِلَّتَيْنِ لِضُعْفِهٖ الْأُوْلٰى اَلْاِنْقِطَاعُ وَالثَّانِيَةُ ضُعْفُ عِيْسَى بْنِ سِنَانٍ فَإِنْ ثَبَتَ سِمَاعُ الضَّحَّاكِ مِنْ أَبِيْ مُوْسٰى تَرْتَفِعُ الْعِلَّةُ الْأُوْلٰى وَتَبْقَى الثَّانِيَةُ وَهِيَ كَافِيَةٌ لِضُعْفِ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوسٰى الْمَشْهُوْرِ.

وَأَمَّا قَوْلُ الْمَارِدِيْنِيِّ وَبْنُ سِنَانٍ وَثَّقَهُ بْنُ مُعِيْنٍ وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُ فَفِيْهِ أَنَّ بْنَ مُعِيْنٍ أَيْضًا ضَعَّفَهُ قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيْزَانِ ضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَبْنُ مُعِيْنٍ وَهُوَ مِمَّا يُكْتَبُ عَلٰى لَيِّنِهٖ إِلَخْ.

وَقَالَ الْحَافِظُ فِيْ تَهْذِيْبِ التَّهْذِيْبِ قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنِ بْنِ مُعِيْنٍ لَيِّنُ الْحَدِيْثِ وَقَالَ جَمَاعَةٌ عَنِ بْنِ مُعِيْنٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ كَمَا عَرَفْتَ آنِفًا.

قُلْتُ وَلِضُعْفِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِلَّةٌ ثَالِثَةٌ وَهِيَ أَنَّ عِيْسَى بْنَ سِنَانٍ مُخَلِّطٌ قَالَ الْحَافِظُ أَبُوْ زُرْعَةَ مُخَلِّطٌ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ كَمَا عَرَفْتَ آنِفًا فِيْ كَلَامِ الْحَافِظِ.

وَأَمَّا قَوْلُ الْمَارِدِيْنِيِّ وَقَدْ أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْجَنَائِزِ حَدِيْثًا فِيْ سَنَدِهٖ عِيْسَى بْنُ سِنَانٍ وَحَسَّنَهُ فَمِمَّا لَا يُصْغٰى إِلَيْهِ فَإِنَّ التِّرْمِذِيَّ قَدْ

www.idaraghufran.org

يُحسِنُ الْحَدِيْثَ مَعَ تَصْرِيحِهٖ بِالِانْقِطَاعِ وَكَذَا مَعَ تَصْرِيُحِهٖ بِضُعُفِ بَعْضِ رُوَاتِهٖ ثُمَّ تَسَاهُلُ التِّرُمِذِيِّ مَشْهُوُرٌ.

وَأَمَّا حَدِيْثُ بِلَالٍ فَهُوَ أَيُضًا ضَعِيُفٌ قَالَ الزَّيْلَعِيُّ رَوَاهُ الطِّبُرَانِيُّ فِيُ مُعُجَمِهٖ مِنْ طَرِيُقِ بُنِ أَبِيُ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُوُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعُمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبُدِ الرَّحُمٰنِ بُنِ أَبِيُ لَيُلٰى عَنْ كَعُبِ بُنِ عُجُرَةَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ نَحُوَهٗ وَيَزِيُدُ بُنُ أَبِيُ زِيَادٍ وَبُنُ أَبِيُ لَيُلٰى مُسُتَضُعَفَانِ مَعَ نِسُبَتِهِمَا إِلَى الصِّدُقِ انْتَهٰى كَلَامُ الزَّيْلَعِيِّ.

قُلْتُ فِيُ سَنَدِهِ الْأَوَّلِ الْأَعُمَشُ وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَرَوَاهُ عَنِ الْحَكَمِ بِالْعَنُعَنَةِ وَلَمُ يَذُكُرُ سِمَاعَهٗ مِنْهُ قَالَ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيُزَانِ فِيُ تَرُجُمَةِ الْأَعُمَشِ رُبَمَا دَلَّسَ عَنْ ضَعِيُفٍ لَا يَدُرِى بِهٖ فَإِنْ قَالَ حَدَّثَنَا فَلَا كَلَامَ وَإِنْ قَالَ عَنْ تَطَرَّقَ إِلَيُهِ الِاحُتِمَالُ إِلَّا فِيُ شُيُوُخٍ أَكُثَرَ مِنْهُمُ كَإِبُرَاهِيُمَ وَأَبِيُ وَائِلٍ وَأَبِيُ صَالِحِ السَّمَّانِ فَإِنَّ رِوَايَتَهٗ عَنْ هٰذَا الصِّنُفِ مَحْمُوُلَةٌ عَلَى الْاِتِّصَالِ انْتَهٰى.

وَفِيُ سَنَدِهِ الثَّانِي يَزِيُدُ بُنُ أَبِيُ زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيُفٌ قَالَ الْحَافِظُ فِي التَّقُرِيُبِ فِيُ تَرُجُمَتِهٖ ضَعِيُفٌ كَبُرَ فَتَغَيَّرَ وَصَارَ يَتَلَقَّنُ وَكَانَ شِيُعِيًّا انْتَهٰى.

فَإِنْ قُلْتَ كَيُفَ قُلْتُمُ إِنَّ حَدِيُثَ بِلَالٍ ضَعِيُفٌ وَقَدُ قَالَ الْحَافِظُ فِي الدِّرَايَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ أَخُرَجَهُ الطِّبُرَانِيُّ بِسَنَدَيْنِ رِجَالُ أَحَدِهِمَا ثِقَاتٌ انْتَهٰى.

وَأَرَادَ بِرِجَالِ أَحَدِهِمَا رِجَالَ السَّنَدِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُمُ كُلَّهُمُ ثِقَاتٌ.

قُلْتُ لَا شَکَّ فِیْ أَنَّ رِجَالَ السَّنَدِ الْأَوَّلِ مِنْ حَدِيْثِ بِلَالٍ كُلَّهُمْ ثِقَاتٌ وَلٰكِنْ فِيْهِمُ الْأَعْمَشُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ مُدَلِّسٌ وَرَوَاهُ عَنِ الْحَكَمِ بِالْعَنْعَنَةِ وَعَنْعَنَةُ الْمُدَلِّسِ غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ وَقَدْ تَقَرَّرَ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِ رِجَالِ السَّنَدِ ثِقَاتٌ صِحَّةُ الْحَدِيْثِ لِجَوَازِ أَنْ يَّكُوْنَ فِيهِ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ وَرَوَاهُ عَنْ شَيْخِهِ الثِّقَةِ بِالْعَنْعَنَةِ أَوْ يَكُوْنَ فِيهِ عِلَّةٌ أُخْرٰى أَلَا تَرٰى أَنَّ الْحَافِظَ ذَكَرَ فِي التَّلْخِيْصِ حَدِيثَ الْعِيْنَةِ الَّذِیْ رَوَاهُ الطِّبْرَانِیُّ مِنْ طَرِيْقِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ أَنَّ ابْنَ الْقَطَّانِ صَحَّحَهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَفْظُهُ وَعِنْدِیْ أَنَّ اَلْإِسْنَادَ الَّذِیْ صَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ مَعْلُوْلٌ لِأَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِهٖ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ أَنْ يَّكُوْنَ صَحِيْحًا لِأَنَّ الْأَعْمَشَ مُدَلِّسٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سِمَاعَهُ مِنْ عَطَاءٍ انْتَهٰى كَلَامُ الْحَافِظِ.

وَقَالَ الزَّيْلَعِیُّ فِیْ نَصْبِ الرَّايَةِ فِیْ بَحْثِ الْجَهْرِ بِالْبَسْمِلَةِ نَقْلًا عَنِ ابْنِ الْهَادِیْ وَلَوْ فُرِضَ ثِقَةُ الرِّجَالِ لَمْ يَلْزَمْ مِنْهُ صِحَّةُ الْحَدِيْثِ حَتّٰى يَنْتَفِیَ مِنْهُ الشُّذُوْذُ.

وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَيْسَ فِیْ بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ حَدِيْثٌ مَرْفُوْعٌ صَحِيْحٌ خَالٍ عَنِ الْكَلَامِ هٰذَا مَا عِنْدِیْ (تحفة الاحوذی، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین جلد ۱ صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۱)

ترجمہ: یہ بات جان لینی چاہئے کہ ترمذی نے حدیثِ باب (یعنی جرابوں پر مسح کی حدیث) کو حسن اور صحیح قرار دیا ہے، لیکن اکثر ائمۂ حدیث نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، امام نسائی نے اپنی سنن کبریٰ میں فرمایا کہ ہمارے علم کے مطابق کسی نے ابوقیس کی اس روایت کی اتباع (و پیروی) نہیں کی، اور حضرت مغیرہ سے صحیح

روایت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا، امام نسائی کا کلام ختم ہوا۔

اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہیں کیا کرتے تھے، کیونکہ حضرت مغیرہ سے جو حدیث مشہور ومعروف ہے، وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا (نہ کہ جوربین پر) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ مروی ہے کہ آپ نے جوربین پر مسح کیا، لیکن یہ حدیث نہ تو متصل ہے، اور نہ ہی قوی۔

اور امام بیہقی نے حضرت مغیرہ کی اس حدیث کو ذکر کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے، جس کو سفیان ثوری اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور مسلم بن حجاج نے ضعیف قرار دیا ہے، اور حضرت مغیرہ سے مشہور ومعروف حدیث خفین پر مسح کی ہے، اور ایک جماعت سے مروی ہے کہ انہوں نے اس کو اختیار کیا ہے، امام نووی نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک اگر تنہا ہوتا تو امام ترمذی پر مقدم ہوتا، باوجودیکہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے، اور فرمایا کہ حفاظِ حدیث اس حدیث کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں، اور امام ترمذی کا یہ قول کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، قابلِ قبول نہیں، امام نووی کا کلام ختم ہوا۔

اور شیخ تقی الدین نے امام ابوقیس اودی کے بارے میں فرمایا کہ اُن کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے، جن سے بخاری نے اپنی صحیح میں دلیل پکڑی ہے، اور امام بیہقی نے اپنی سنن میں ذکر فرمایا کہ ابومحمد یحییٰ بن منصور نے فرمایا کہ میں نے مسلم بن حجاج کو دیکھا ہے، انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، اور فرمایا کہ ابوقیس اودی اور ہزیل بن شرحبیل قوی نہیں ہیں، بالخصوص جبکہ ان کی مخالفت

بڑے بڑے محدثین نے کی ہے، جنہوں نے اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے روایت کیا ہے، اورانہوں نے فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح کیا، اوران حضرات نے فرمایا کہ قرآن مجید کے ظاہر (یعنی وضو میں پیر دھونے کے واضح حکم) کو ابوقیس اور ہزیل جیسوں کی روایت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جائے گا۔

اور فرمایا کہ میں نے مسلم بن حجاج کی اس روایت کو ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن دغولی کے سامنے ذکر کیا، تو میں نے اُن سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے علی بن محمد بن شیبان سے سنا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوقدامہ سرخسی سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا کہ میں نے سفیان ثوری سے عرض کیا کہ اگر آپ ابوقیس کی ہزیل سے حدیث مجھے بیان کریں گے تو میں آپ کی اس حدیث کو قبول نہیں کروں گا، حضرت سفیان نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

پھر امام بیہقی نے حضرت احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث ابوقیس اودی اور ابوعبدالرحمٰن بن مہدی کے علاوہ کسی اور سے مروی نہیں ہے کہ کسی اور نے اس کو روایت کیا ہو، اور فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے.................

تمام حضرات نے حضرت مغیرہ سے خفین پر مسح کے الفاظ سے روایت کیا ہے، اور ابوقیس نے ان سب کی مخالفت کی ہے، انہوں نے ہزیل سے حضرت مغیرہ کی روایت جوربین اور نعلین پر مسح کے لفظ سے روایت کی ہے، تو ابوقیس نے دوسرے حضرات کی روایت پر زائد چیز بیان نہیں کی، بلکہ اُن سب کی روایت کی مخالفت کی ہے، ہاں البتہ اگر وہ خفین اور جوربین اور نعلین پر مسح کے لفظ کے ساتھ روایت کرتے، تو یہ کہنا صحیح تھا کہ انہوں نے دوسرے حضرات کی روایت پر ایک زائد چیز کو روایت کیا ہے، اور جب ایسا نہیں ہے تو ایک زائد چیز کو روایت کرنے کا حکم

Idara Ghufran

لگانا بھی صحیح نہیں ہے، اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

جب آپ یہ تمام تفصیل جان چکے تو آپ کے سامنے یہ بات ظاہر ہو چکی کہ احادیث کے اکثر ائمہ حضرات نے اس حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے، باوجودیکہ وہ زیادتِ ثقہ کے مسئلہ سے غافل نہیں تھے۔

پس واللہ تعالٰی اعلم اُن کا یہ حکم لگانا میرے نزدیک ترمذی کے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دینے کے حکم پر مقدم ہے۔

اور اس باب میں دو اور حدیثیں بھی ہیں، ایک ابنِ مسعود کی حدیث اور دوسری بلال کی حدیث، مگر وہ دونوں بھی ضعیف ہیں، جو دلیل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔

جہاں تک حضرت ابوموسیٰ کی حدیث کا تعلق ہے تو اس کو طحاوی نے شرح آثار میں ذکر کیا ہے، ابوسنان کی ضحاک بن عبدالرحمٰن کی حضرت ابوموسیٰ کی سند سے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا، اور ابنِ ماجہ اور بیہقی نے عیسیٰ بن سنان کی ضحاک بن عبدالرحمٰن کی حضرت ابوموسیٰ کی سند سے تخریج کی ہے، اور یہ بات گزر چکی ہے کہ امام ابوداؤد نے اس حدیث پر متصل اور قوی نہ ہونے کا حکم لگایا ہے۔

اور امام بیہقی نے اس حدیث کی روایت کے بعد فرمایا کہ اس حدیث میں دو علتیں ہیں، ایک تو یہ کہ ضحاک بن عبدالرحمٰن کا حضرت ابوموسیٰ سے سماع ثابت نہیں ہے، اور دوسری یہ کہ عیسیٰ بن سنان ضعیف ہیں، امام بیہقی کا کلام ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوسنان جو کہ طحاوی کی سند میں آئے ہیں، وہ عیسیٰ بن سنان ہیں، حافظ ابنِ حجر نے تہذیبُ التہذیب میں ان کے ترجمے میں فرمایا کہ اصرم نے فرمایا کہ میں نے ابوعبداللہ سے، ابوسنان عیسیٰ بن سنان کے بارے میں عرض کیا،

توانہوں نے ان کو ضعیف قرار دیا۔ یعقوب بن شیبۃ نے کہا کہ ابنِ معین نے فرمایا کہ یہ حدیث میں ضعیف ہیں، اور ایک جماعت نے ابنِ معین سے ضعیفُ الحدیث ہونا روایت کیا ہے۔

اور ابوزرعہ نے فرمایا کہ ان کو اختلاط ہوگیا تھا، اور یہ حدیث میں ضعیف ہیں، اور ابوحاتم نے فرمایا کہ یہ حدیث میں قوی نہیں ہیں، اور عجلی نے فرمایا کہ ان میں کوئی حرج نہیں، اور نسائی نے فرمایا کہ ضعیف ہیں، اور ابنِ خراش نے ان کو صدوق قرار دیا، اور بعض مرتبہ فرمایا کہ ان کی حدیث میں نکارت ہے، اور ابنِ حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے، اور کنانی نے ابوحازم کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے فرمایا کہ ان کی حدیث لکھ لی جائے گی، لیکن اس سے دلیل نہیں پکڑی جائے گی، حافظ ابنِ حجر کا کلام ختم ہوا۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ شیخ علاءُ الدین ماردینی نے یہ فرمایا ہے کہ اس حدیث کو ضعیف قرار دینا عیسیٰ بن سنان کے حضرت ابوموسیٰ سے سماع کے ثبوت نہ ہونے پر مبنی ہے، اور یہ اُس شخص کے مذہب پر ہے، جو سماع کے ثبوت کے لئے اتصال کو شرط قرار دیتا ہے، پھر یہ اُس کے مخالف بھی ہے، جس کو عبدالغنی نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے کمال میں فرمایا کہ ضحاک نے ابوموسیٰ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ابنِ سنان کو ابنِ معین نے ثقہ قرار دیا، اور ان کے علاوہ نے ضعیف قرار دیا، اور امام ترمذی نے جنائز کے باب میں ایک حدیث روایت کی ہے، جس میں یہی عیسیٰ بن سنان ہیں، اور ان کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے، شیخ علاء الدین کا کلام ختم ہوا۔

اسی طریقے سے جرابوں پر مسح کو جائز قرار دینے والوں نے اپنے رسالے میں مطلقاً نقل کیا ہے اور انہوں نے اس پر اکتفاء کیا (اور سہارا پکڑا) ہے، جس سے یہ

بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کی حدیث حسن ہے، دلیل پکڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ امام ابوداؤد وغیرہ نے ابوموسیٰ کی مذکورہ حدیث کے ضعیف ہونے کی دوعلّتیں ذکر کی ہیں، پہلی انقطاع ہونا اور دوسری عیسیٰ بن سنان کا ضعیف ہونا۔ پس اگر ضحاک کا ابوموسیٰ سے سماع ثابت ہوجائے تو پہلی علت تو ختم ہوجاتی ہے، لیکن دوسری علت پھر بھی باقی رہتی ہے، جو کہ ابوموسیٰ کی مشہور حدیث کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔

جہاں تک ماردینی کا یہ قول ہے کہ ابنِ سنان کو ابنِ معین نے ثقہ قرار دیا اور ان کے علاوہ نے ضعیف قرار دیا تو اس کے بارے میں کہا جائے گا کہ ابنِ معین نے بھی ان کو ضعیف قرار دیا ہے، امام ذہبی نے میزان میں فرمایا کہ ان کو امام احمد اور ابنِ معین نے ضعیف قرار دیا ہے، اور یہ اُن راویوں میں سے ہیں کہ کمزور ہونے کے باوجود ان کی حدیث کو لکھ لیا جائے گا۔ الیٰ آخرہٖ۔

اور حافظ ابنِ حجر نے تہذیب التہذیب میں فرمایا کہ یعقوب بن شَیبہ نے ابنِ معین سے ان کا حدیث میں ضعیف ہونا فرمایا ہے۔

اور ایک جماعت نے ابنِ معین سے ان کا ضعیفُ الحدیث ہونا بیان کیا ہے، جیسا کہ آپ ابھی جان چکے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی ایک تیسری علت بھی ہے اور وہ یہ کہ عیسیٰ بن سنان کو اختلاط ہوگیا تھا، حافظ ابوزرعہ نے ان کے اختلاط اور ضعیفُ الحدیث ہونے کا حکم لگایا ہے، جیسا کہ آپ ابھی حافظ ابنِ حجر کے کلام میں جان چکے ہیں۔

جہاں تک ماردینی کے اس قول کا تعلق ہے کہ امام ترمذی نے جنائز میں ایک

حدیث ذکر کی ہے، جس میں عیسٰی بن سنان ہیں، اور اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے، تو یہ بات اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو اہمیت نہیں دی جاسکتی، کیونکہ امام ترمذی بعض اوقات حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں، باوجود منقطع ہونے کی تصریح کرنے کے، اور باوجود بعض راویوں کے ضعف کی تصریح کرنے کے۔ پھر امام ترمذی کا تساہل مشہور ہے۔

اور جہاں تک حدیثِ بلال کا تعلق ہے، تو وہ بھی ضعیف ہے، امام زیلعی نے فرمایا کہ اس کو طبرانی نے اپنی معجم میں ابنِ ابی شیبۃ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے حضرت بلال سے روایت کیا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح (یعنی جرابوں پر مسح) کیا کرتے تھے۔ اور یزید بن ابی زیاد اور ابنِ ابی لیلٰی دونوں ضعیف ہیں، باوجودیکہ ان کی طرف صدق کی نسبت کی گئی ہے، امام زیلعی کا کلام ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ پہلی سند میں اعمش ہیں، جو کہ مدلِّس ہیں، اور وہ اس کو حکم سے عنعنہ کے ساتھ روایت کررہے ہیں، اور ان سے سماعت کا ذکر نہیں کررہے، امام ذہبی نے میزان میں اعمش کے ترجمے کے باب میں فرمایا کہ بسااوقات یہ ضعیف سے تدلیس کرتے ہیں، جس کو یہ نہیں جانتے۔

پس اگر یہ کہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی تو کوئی کلام نہیں، اور اگر یہ عن کے ساتھ بیان کریں تو اس میں ضعف کا احتمال راہ پکڑتا ہے، مگر ان کے جو اکثر شیوخ ہیں، جیسا کہ ابراہیم اور ابووائل اور ابوصالح سمان تو اس طرح کے مشائخ کی روایت اتصال پر محمول ہے۔ امام ذہبی کا کلام ختم ہوا۔

اور دوسری سند میں یزید بن ابی زیاد ہیں، یہ بھی ضعیف ہیں، حافظ ابنِ حجر نے

تقریب میں ان کے ترجمہ میں فرمایا کہ ضعیف ہیں، بوڑھے ہونے پر تغیر پیدا ہوگیا تھا، اور تلقین حاصل کرنے لگے تھے، اور شیعہ تھے، حافظ کا کلام ختم ہوا۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ تم نے بلال کی حدیث کو کیسے ضعیف کہہ دیا، حالانکہ حافظ ابنِ حجر نے درایہ میں فرمایا کہ اس باب میں بلال کی حدیث ہے، جس کو طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے، جن میں سے ایک سند کے رجال ثقہ ہیں، حافظ کا کلام ختم ہوا۔

اور حافظ ابنِ حجر نے ان میں سے ایک کے رجال سے مراد پہلی سند کے رجال لیے ہیں، کیونکہ وہ سب کے سب ثقہ ہیں، میں کہتا ہوں کہ حدیثِ بلال کی پہلی سند کے سب رجال کے ثقہ ہونے میں شک نہیں، لیکن اُن میں ایک اعمش ہیں، اور آپ یہ بات پہچان چکے کہ وہ مدلس ہیں، اور وہ حکم سے عنعنہ کے ساتھ روایت کررہے ہیں، اور مدلس کی عنعنہ قبول نہیں کی جاتی، اور یہ بات طے شدہ ہے کہ سند کے رجال کے ثقہ ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، کیونکہ یہ بات ممکن ہے کہ اس میں کوئی ثقہ مدلس ہو، اور وہ اپنے ثقہ شیخ سے عنعنہ کے ساتھ روایت کرے، یا اس میں کوئی دوسری علت ہو۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حافظ نے تلخیص میں اُس حدیث کو ذکر کیا ہے، جس کو امام طبرانی نے اعمش کی عطاء سے اور اُن کی ابنِ عمر کی سند سے روایت کیا ہے، اور یہ بات ذکر کی ہے کہ ابنِ قطان نے اس کو صحیح قرار دیا، پھر انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے نزدیک وہ سند جس کو ابنِ قطان نے صحیح قرار دیا ہے، معلول ہے، کیونکہ اس کے رجال کے ثقہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحیح ہے۔

اس لئے کہ اعمش مدلس ہیں، اور عطاء سے اپنے سماع کا ذکر نہیں کررہے، حافظ کا کلام ختم ہوا۔

اور امام زیلعی نے نصب الرایہ میں بسم اللہ کو جہراً پڑھنے کی بحث میں ابنِ ہادی سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر رجال کا ثقہ ہونا فرض کرلیا جائے تو اس سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا، یہاں تک کہ اس کا شذوذ ختم نہ ہوجائے۔

اور تحقیق کا خلاصہ اورلبِ لباب یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا کسی مرفوع، صحیح حدیث سے ثابت نہیں جو محدثین کی جرح وتنقید سے خالی ہو؛ میرے نزدیک یہی بات صحیح ہے (تحفۃ الاحوذی)

اور علامہ مبارک پوری صاحب ہی مزید لکھتے ہیں کہ:

فَإِنْ قُلْتَ قَدْ وَقَعَ فِيْ أَحَادِيْثِ الْبَابِ لَفْظُ الْجَوْرَبَيْنِ مُطْلَقًا غَيْرَ مُقَيَّدٍ بِشَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْقُيُوْدِ الَّتِيْ قَيَّدَهُمَا بِهَا هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ فَمَا بَالُهُمْ قَيَّدُوْهُمَا بِهَا وَاشْرَطُوْا جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا بِتِلْكَ الْقُيُوْدِ فَبَعْضُهُمْ بِالتَّجْلِيْدِ وَبَعْضُهُمْ بِالتَّنْعِيْلِ وَبَعْضُهُمْ بِالصَّفَاقَةِ وَالثُّخُوْنَةِ.

قُلْتُ :اَلْاَصْلُ هُوَغَسْلُ الرِّجْلَيْنِ كَمَاهُوَظَاهِرُالْقُرْآنِ وَالْعُدُوْلُ عَنْهُ لَايَجُوْزُاِلَّابِاَحَادِيْثٍ صَحِيْحَةٍ اِتَّفَقَ عَلٰى صِحَّتِهَااَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ كَأَحَادِيْثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَجَازَالْعُدُوْلُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ اِلَى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِلَاخِلَافٍ. وَاَمَّااَحَادِيْثُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَفِيْ صِحَّتِهَا كَلَامٌ عِنْدَاَئِمَّةِ الْفَنِّ كَمَاعَرَفْتَ،فَكَيْفَ يَجُوْزُالْعُدُوْلُ عَنْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ اِلَى الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ مُطْلَقاًوَاِلٰى هٰذَااَشَارَمُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ لَايُتْرَكُ ظَاهِرُالْقُرْآنِ بِمِثْلِ اَبِيْ قَيْسٍ وَهُزَيْلٍ اِنْتَهىٰ.فَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اِشْتَرَطُوْاجَوَازَالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ بِتِلْكَ الْقُيُوْدِلِيَكُوْنَافِيْ مَعْنَى الْخُفِّ وَيَدْخُلَا تَحْتَ اَحَادِيْثِ الْخُفَّيْنِ، فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ اِذَاكَانَامُجَلَّدَيْنِ

www.idaraghufran.org

كَانَافِيْ مَعْنَى الْخُفَّيْنِ وَرَأٰى بَعْضُهُمْ اَنَّهُمَااِذَا كَانَ مُنَعَّلَيْنِ كَانَافِيْ مَعْنَاهُمَا، وَعِنْدَبَعْضِهِمْ اَنَّهُمَااِذَا كَانَاصَفِيْقَيْنِ ثَخِيْنَيْنِ كَانَافِيْ مَعْنَاهُمَاوَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَامُجَلَّدَيْنِ وَلَامُنَعَّلَيْنِ (تحفة الاحوذی جلد ا صفحه ۲۸۴، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ: اگر آپ یہ شبہ کریں کہ احادیثُ الباب میں جوربین کا لفظ عام اور ان قیودوں میں سے کسی قید کے بغیر واقع ہوا ہے، جو قیدیں ان ائمہ کرام نے لگائی ہیں، تو ان کو کیا ہوا کہ انہوں نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ قیود اور شرطیں لگائیں بعضوں نے جرابوں پر چمڑا چڑھے ہوئے ہونے کی، اور بعضوں نے جوتوں والی جگہ چمڑا چڑھے ہوئے ہونے کی اور بعضوں نے دبیز و موٹے اور سخت ہونے کی؟ میں کہتا ہوں کہ اصل حکم تو (وضو کے دوران) پاؤں دھونے کا تھا جیسا کہ قرآن مجید کے ظاہر کا تقاضا ہے، اور قرآن مجید کے اس حکم سے عدول سوائے ایسی صحیح احادیث کے جائز نہیں، جن پر ائمہ احادیث نے اتفاق کیا ہو، جیسا کہ خفین پر مسح کی احادیث کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے، لہٰذا پیروں کے دھونے کے قرآنی حکم سے خفین پر مسح کی طرف عدول کرنا بلا کسی اختلاف کے جائز ہے۔ اور جرابوں پر مسح کی احادیث کے صحیح ہونے میں ائمہ فن نے کلام کیا ہے، جیسا کہ آپ پہچان چکے ہیں، لہٰذا پیروں کے دھونے کے قرآنی حکم کو چھوڑ کر جرابوں پر مسح کو علی العموم کیسے گوارا کیا جا سکتا ہے، اور اسی کی طرف مسلم نے اپنے اس قول سے اشارہ کیا ہے کہ قرآن کے ظاہر کو ابو قیس اور ہزیل جیسے لوگوں کی وجہ سے (جنھوں نے جرابوں پر مسح کی روایت بیان کی ہے) کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔

پس اس وجہ سے علماء وفقہاء نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ قیدیں (اور شرطیں) لگائی ہیں تا کہ جرابیں چمڑے کے موزوں کے درجہ میں آجائیں اور

www.idaraghufran.org

خفین (یعنی چمڑے کے موزوں) کی احادیث کے تحت داخل ہوجائیں، پس بعض فقہاء نے دیکھا کہ جب جرابوں کے اوپر چمڑا چڑھا دیا جائے تو وہ خفین کے درجہ میں آجاتی ہیں، اور بعض نے دیکھا کہ جب جوتے پہنے جانے والے حصہ پر چمڑا چڑھا دیا جائے تو خفین کا درجہ حاصل کرلیتی ہیں اور بعض فقہا کے نزدیک جب وہ موٹی و مضبوط اور ٹھوس ہوں تو خفین کا درجہ حاصل کرلیتی ہیں، اگرچہ ان کے اوپر ٹخنوں تک یا اس سے کم حصے میں چمڑا نہ چڑھایا گیا ہو (تحفۃ الاحوذی)

اور علامہ مبارک پوری صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

وَأَمَّا قَوْلُهُ لا يَظْهَرُ بَيْنَ الْجَوْرَبَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ فَرْقٌ مُؤَثِّرٌ إِلَخْ فَفِيهِ أَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا مِنْ غَيْرِ الْجِلْدِ وَكَانَا ثَخِينَيْنِ صَفِيقَيْنِ بِحَيْثُ يَسْتَمْسِكَانِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِلا شَدٍّ وَيُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ فِيهِمَا فَلا شَكَّ فِي أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْجَوْرَبَيْنِ وَالْخُفَّيْنِ فَرْقٌ مُؤَثِّرٌ لِأَنَّهُمَا فِي مَعْنَى الْخُفَّيْنِ وَأَمَّا إِذَا كَانَا رَقِيقَيْنِ بِحَيْثُ لا يَسْتَمْسِكَانِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِلا شَدٍّ وَلا يُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ فِيهِمَا فَهُمَا لَيْسَا فِي مَعْنَى الْخُفَّيْنِ فَلَا شَكَّ فِي أَنَّ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْخُفَّيْنِ فَرْقًا مُؤَثِّرًا أَ لا تَرٰى أَنَّ الْخُفَّيْنِ بِمَنْزِلَةِ النَّعْلَيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وِجْدَانِهِمَا يَذْهَبُ الرَّجُلُ فِيهِمَا وَيَجِيءُ وَيَمْشِي أَيْنَمَا شَاءَ فَلَابِسُ الْخُفَّيْنِ لا يَحْتَاجُ إِلٰى نَزْعِهِمَا عِنْدَ الْمَشْيِ فَلَا يَنْزِعُهُمَا يَوْمًا وَلَيْلَةً بَلْ أَيَّامًا وَلَيَالِيَ فَهٰذَا يَشُقُّ عَلَيْهِ نَزْعُهُمَا عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ بِخِلَافِ لَابِسِ الْجَوْرَبَيْنِ الرَّقِيقَيْنِ فَإِنَّهُ كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَمْشِيَ يَحْتَاجُ إِلَى النَّزْعِ فَيَنْزِعُهُمَا فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَرَّاتٍ عَدِيدَةً وَهٰذَا لا يَشُقُّ عَلَيْهِ نَزْعُهُمَا عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ وَهٰذَا الْفَرْقُ يَقْتَضِي أَنْ يُرَخَّصَ لِلَابِسِ الْخُفَّيْنِ دُونَ لَابِسِ الْجَوْرَبَيْنِ

الرَّقِيْقَيْنِ فَقِيَاسُ هٰذَا عَلٰى ذٰلِكَ قِيَاسٌ مَعَ الْفَارِقِ فَعَدَمُ ظُهُوْرِ الْفَرْقِ الْمُؤَثِّرِ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْخُفَّيْنِ مَمْنُوْعٌ وَلَوْ سُلِّمَ أَنَّهُ لَا يَظْهَرُ الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْخُفَّيْنِ فَلاَ شَكَّ فِيْ أَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ الرَّقِيْقَيْنِ لَيْسَ دَاخِلَيْنِ تَحْتَ أَحَادِيْثِ الْخُفَّيْنِ لِأَنَّ الْجَوْرَبَ لَيْسَ مِنْ أَفْرَادِ الْخُفِّ فَلاَ وَجْهَ لِجَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا إِلَّا مُجَرَّدُ الْقِيَاسِ وَلَا يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمُجَرَّدِ الْقِيَاسِ أَلْبَتَّةَ.

فَإِنْ قُلْتَ قَدْ أَجَابَ الْحَافِظُ بْنُ الْقَيِّمِ عَنْ قَوْلِ مُسْلِمٍ لَا يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ أَبِيْ قَيْسٍ وَهُزَيْلٍ فَقَالَ جَوَابُهُ مِنْ وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنَّ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ لَا يَنْفِي الْمَسْحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِلَّا كَمَا يَنْفِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَا كَانَ الْجَوَابُ عَنْ مَوَارِدِ الْإِجْمَاعِ فَهُوَ الْجَوَابُ عَنْ مَسْأَلَةِ النِّزَاعِ.

اَلثَّانِيْ الَّذِيْنَ سَمِعُوْا الْقُرْآنَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفُوْا تَأْوِيلَهُ مَسَحُوْا عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَهُمْ أَعْلَمُ الْأُمَّةِ بِظَاهِرِ الْقُرْآنِ وَمُرَادِ اللّٰهِ مِنْهُ انْتَهٰى. قُلْتُ فِي كِلَا الْوَجْهَيْنِ مِنَ الْجَوَابِ نَظَرٌ.

أَمَّا الْوَجْهُ الْأَوَّلُ فَفِيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَرَدَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى صِحَّتِهَا أَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ فَلِأَجْلِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ تَرَكُوْا ظَاهِرَ الْقُرْآنِ وَعَمِلُوْا بِهَا وَأَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ فَلَمْ يَرِدْ فِيْهِ حَدِيْثٌ أُجْمِعَ عَلٰى صِحَّتِهِ وَمَا وَرَدَ فِيْهِ فَقَدْ عَرَفْتَ مَا فِيْهِ مِنَ الْمَقَالِ فَكَيْفَ يُتْرَكُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ وَيُعْمَلُ بِهٖ.

وَأَمَّا الْوَجْهُ الثَّانِيْ فَفِيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ أَنَّ الْجَوَارِبَةَ الَّتِيْ كَانَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَمْسَحُوْنَ عَلَيْهَا كَانَتْ رَقَائِقَ بِحَيْثُ لَا

تَسْتَمْسِكُ عَلَى الْأَقْدَامِ وَلَا يُمْكِنُ لَهُمْ تَتَابُعُ الْمَشْيِ فِيهَا. فَيُحْتَمَلُ أَنَّهَا كَانَتْ صَفِيقَةً ثَخِينَةً فَرَأَوْا أَنَّهَا فِيْ مَعْنَى الْخِفَافِ وَأَنَّهَا دَاخِلَةٌ تَحْتَ أَحَادِيثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَهٰذَا الْاِحْتِمَالُ هُوَ الظَّاهِرُ عِنْدِيْ.وَقَدْ عَرَفْتَ قَوْلَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ إِنَّمَا مَسَحَ الْقَوْمُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخُفِّ إِلَخْ فَلا يَلْزَمُ مِنْ مَسْحِ الصَّحَابَةِ عَلَى الْجَوَارِبَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَمْسَحُوْنَ عَلَيْهَا جَوَازُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ مُطْلَقًا ثَخِيْنَيْنِ كَانَا أَوْ رَقِيْقَيْنِ فَتَفَكَّرْ (تحفۃ الاحوذی، جلد ا صفحہ۲۸۵ و ۲۸۶، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین)

ترجمہ:اور جہاں تک ابنِ قیم کی اس بات کا تعلق ہے کہ جرابوں اور خفین میں کوئی مؤثر فرق ظاہر نہیں ہوتا (لہٰذا خفین کی طرح جرابوں پر بھی مسح جائز ہونا چاہئے) تو اس میں یہ بات ہے کہ جرابیں جبکہ کھال کی نہ ہوں، لیکن وہ اس طرح کی ثخین اور صفیق (دبیز وموٹی اور ٹھوس) ہوں کہ وہ قدمین پر بغیر باندھے (اور ربڑ و لاسٹک وغیرہ کے بغیر) ٹھہری رہیں، اور اُن کو پہن کر مسلسل چلنا ممکن ہو، تو پھر تو کوئی شک نہیں کہ اس طرح کی جرابوں اور خفین میں کوئی مؤثر فرق نہیں ہے، کیونکہ اس طرح کی جرابیں بھی خفین کے حکم میں ہیں۔

اور اگر وہ اس طرح کی پتلی ہوں کہ وہ بغیر باندھے (اور بغیر ربڑ ولاسٹک وغیرہ ڈالے) قدمین پر نہ ٹھہری رہیں، اور اُن کو پہن کر مسلسل چلنا ممکن نہ ہو، تو وہ خفین کے درجے میں داخل نہیں، تو پھر ایسی جرابوں اور خفین کے درمیان مؤثر فرق ہونے میں بھی کوئی شک نہیں۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر جوتے نہ ہوں تو خفین جوتوں کے قائم مقام ہوجاتے ہیں، آدمی اُن کو پہن کر جاتا آتا ہے، اور جہاں چاہے (جوتوں کے بغیر) چلتا

Idara Ghufran

ہے، تو خفین پہننے والا چلتے وقت ان کے اُتارنے کی ضرورت نہیں سمجھتا، تو ان کو ایک دن اور ایک رات بلکہ کئی دن اور کئی راتوں تک نہیں اُتارتا، تو ان موزوں کا ہر وضو کے وقت اُتارنا مشقت سے خالی نہیں، برخلاف پتلی (اور عام) جرابوں کے پہننے والے کے، کیونکہ وہ جب (ان کو پہننے کی حالت میں جوتے کے بغیر) چلنا چاہتا ہے تو اُتارنے کی ضرورت سمجھتا ہے، تو ان جرابوں کو دن اور رات میں کئی مرتبہ اُتار لیتا ہے، اور ان کے ہر وضو کے وقت اُتارنے میں (اس طرح کی) مشقت نہیں ہے۔

اور اس فرق کا تقاضا یہ ہے کہ خفین کے پہننے والے کو (مسح کی) رخصت دی جائے، نہ کہ پتلی جرابیں پہننے والے کو۔

پس ان جرابوں کو خفین پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق (اور غلط قیاس) ہے۔

تو ان جرابوں اور خفین کے درمیان مؤثر فرق کا ظاہر نہ ہونا ممنوع و ناممکن بات ہے (لہٰذا خفین اور جوربین میں واضح فرق ظاہر ہو گیا، جس کی تردید ممکن نہیں) اور اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ جرابوں اور خفین کے درمیان فرق ظاہر نہیں ہوتا تو اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ پتلی جرابیں خفین کی احادیث کے تحت داخل نہیں، کیونکہ جراب خف کے قبیل سے تعلق نہیں رکھتیں، لہٰذا ان پر مسح کے جائز ہونے کی سوائے قیاس کے اور کوئی وجہ نہیں ہوسکتی، اور قرآن کے ظاہر کو لازمی طور پر صرف قیاس کے ذریعے سے نہیں چھوڑا جاسکتا۔

پھر اگر آپ کہیں کہ حافظ ابنِ قیم نے مسلم کے اس قول کا جواب دیا ہے کہ ظاہرِ قرآن کو ابوقیس اور ہزیل وغیرہ جیسے حضرات کی روایت سے نہیں چھوڑا جاسکتا، اور اس کا جواب انہوں نے دو طریقے سے دیا ہے، ایک تو یہ کہ ظاہرِ قرآن جرابوں پر مسح کی نفی نہیں کرتا، مگر اسی طریقے سے نفی کرتا ہے جس طریقے سے خفین پر مسح کی

نفی کرتا ہے، اور جو جواب اجماعی مسائل میں ہوتا ہے، وہی جواب نزاعی مسئلہ میں بھی ہے۔

دوسرے یہ کہ جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کو سنا اور انہوں نے اس کے مطلب کو سمجھا (یعنی صحابۂ کرام) تو انہوں نے جرابوں پرمسح کیا ہے، اور وہ امت میں قرآن کے ظاہر اور اللہ تعالیٰ کی مراد کو زیادہ جاننے والے ہیں، ابنِ قیم کا کلام ختم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ دونوں طریقوں کے جوابوں میں کمزوری پائی جاتی ہے:

پہلے طریقے میں یہ کمزوری ہے کہ خفین پرمسح کے بارے میں کثیر احادیث آئی ہیں، جن کی صحت پر ائمۂ حدیث کا اجماع ہو چکا ہے؛ پس ان کثیر اور صحیح احادیث کی وجہ سے انہوں نے ظاہرِ قرآن کو ترک کیا، اور ان (احادیث) پر عمل کیا، مگر جرابوں پرمسح کے بارے میں کوئی ایسی حدیث وارد نہیں ہوئی، جس کی صحت پر اجماع ہو، اور جو اس سلسلے میں حدیث وارد ہوئی ہے، تو اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے، اُس کو آپ جان چکے ہو۔ پس ظاہرِ قرآن کو ترک کر کے کیسے اُس (جرابوں کی حدیث) پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

اور دوسرے طریقے میں یہ کمزوری ہے کہ یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ جن جرابوں پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مسح کیا، وہ ایسی رقیق اور پتلی تھیں کہ وہ قدموں پر نہ ٹھہر سکتی ہوں، اور اُن کو پہن کر مسلسل چلنا ممکن نہ ہو؛ لہٰذا اس بات کا احتمال موجود ہے کہ وہ موٹی، دبیز اور ٹھوس ہوں، جس کی وجہ سے ان حضرات نے ان کو خفین کے درجے میں سمجھا ہو۔

اور وہ خفین پرمسح کی احادیث کے تحت داخل ہوں، اور یہ احتمال میرے نزدیک زیادہ قوی ہے۔

اور آپ امام احمد کا یہ قول جان چکے ہیں کہ اُن حضرات نے جرابوں پر مسح صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ ان کے نزدیک خفین کے درجے میں تھیں؛ الٰی آخرہٖ۔

لہٰذا صحابہ کے اُن جرابوں پر مسح کرنے سے کہ جن پر انہوں نے مسح کیا ہے، یہ لازم نہیں آتا کہ ہر قسم کی جرابوں پر مسح جائز ہو، چاہے وہ ثخین (موٹی اور ٹھوس) ہوں، یا رقیق (پتلی اور باریک) ہوں؛ پس اس کو اچھی طرح سمجھ لیجئے (تحفۃ الاحوذی)

اور ابنِ عبدُ البر قرطبی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فَإِنْ كَانَ الْجَوْرَبَانِ مُجَلَّدَيْنِ كَالْخُفَّيْنِ مَسَحَ عَلَيْهِمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَالِكٍ مَنْعُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَإِنْ كَانَا مُجَلَّدَيْنِ وَالْأَوَّلُ اَصَحُّ

(الكافي في فقه أهل المدينة،لا بن عبد البر القرطبي،باب المسح على الخفين)

ترجمہ: اگر جرابیں ایسی ہوں کہ ان پر چمڑا چڑھادیا گیا ہو، خفین کی طرح تو اُن پر مسح کرنا جائز ہے، اور امام مالک سے جرابوں پر مسح کی ممانعت مروی ہے، اگرچہ اُن پر چمڑا بھی چڑھادیا جائے، اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے (الکافی)

اور فقہ مالکی کی کتاب الثمرُ الدانی میں ہے کہ:

فَشُرُوطُ الْمَمْسُوحِ أَنْ يَّكُوْنَ جِلْدًا لاَ مَا صُنِعَ عَلٰى هَيْئَةِ الْخُفِّ مِنْ نَحْوِ الْقُطْنِ (الثمر الداني في تقريب المعاني شرح رسالة ابن أبي زيد القيرواني، ج ۱ ،ص ۸۳، باب في المسح على الخفين)

ترجمہ: جس چیز پر مسح کیا جائے، اُس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ چمڑے کی ہو، جو چیز خف کی شکل میں روئی وغیرہ سے بنائی گئی ہو، اُس پر مسح جائز نہیں (ثمر الدانی)

علامہ ابنِ قدامہ حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

قُلْنَا لَا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ مِمَّا يَثْبُتُ بِنَفْسِهٖ، وَيُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ فَأَمَّا الرَّقِيْقُ فَلَيْسَ بِسَاتِرٍ (المغني لابن قدامة، ج ۱ ،

www.idaraghufran.org

ص۲۱۵، باب المسح علی الخفین، اَلْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبُ الصَّفِيقُ الخ)

ترجمہ: ہم کہتے ہیں کہ جرابوں پر مسح جائز نہیں، ہاں مگر کوئی موزے اتنے مضبوط ہوں کہ وہ پنڈلی پر خود سے ٹھہرے رہیں اوران کو پہن کر مسلسل اور غیر معمولی چلنا ممکن ہو، جہاں تک پتلے موزوں کا معاملہ ہے(جن میں مذکورہ شرائط نہ ہوں) تو وہ پاؤں کے لئے ساتر نہیں ہیں (لہٰذاان پر مسح جائز نہیں)(ابنِ قدامہ)

اورفقہ حنبلی کی کتاب دقائق اولی النہیٰ میں ہے کہ:

(وَ) يَـصِـحُّ الْـمَسْـحُ أَيْـضًا عَلٰى (جَوْرَبٍ صَفِيْقٍ) نُعِلَ أَوْلاَ .... وَلِأَنَّـهُ فِـىْ مَـعْـنَـى الْخُفِّ إِذْ هُوَ مَلْبُوسٌ سَاتِرٌ لِمَحَلِّ الْفَرْضِ يُمْكِنُ مُتَـابَعَةُ الْمَشْيِ فِيْهِ، أَشْبَهَ الْخُفَّ (دقائق أولى النهى لشرح المنتهى المعروف بشـرح مـنتهـى الإرادات، لـمـنـصـور بـن يـونس بن صلاح الدين ابن حسن بن إدريس البهوتی الحنبلی، ج۱، ص ۶۱، کتاب الطهارة، بَابُ مَسْحِ الْخُفَّيْنِ وَمَا فِي مَعْنَاهُمَا)

ترجمہ: اور صفیق (موٹی وٹھوس) جرابوں پر بھی مسح جائز ہے، چاہے وہ منعَّل ہوں یا نہ ہوں .... کیونکہ وہ خف کے درجے میں ہیں، اس لئے کہ وہ (وضو میں دھوئے جانے والے) فرض مقام کو چھپائے اور ڈھکے ہوئے ہوتی ہیں، اور اُن میں مسلسل چلنا ممکن ہوتا ہے، تو وہ خف کے مشابہ ہوگئیں (دقائق)

علامہ ابنِ ہمام حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

لَاشَكَّ اَنَّ الْـمَسْـحَ عَـلَـى الْـخُفِّ عَلٰى خِلَافِ الْقِيَاسِ، فَـلَايَصْلُحُ اِلْحَاقُ غَيْرِهٖ بِهٖ، اِلَّا اِذَا كَانَ بِطَرِيْقِ الدَّلَالَةِ، وَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ مَعْنَاهُ، وَمَعْنَاهُ السَّاتِرُلِمَحَلِّ الْفَرْضِ الَّذِىْ هُوَ بِصَدَدِ مُتَابَعَةِ الْمَشْيِ فِيْهِ فِي السَّـفَـرِ وَغَيْـرِهٖ لِـلْـقَـطْـعِ بِـاَنَّ تَعْلِيْقَ الْمَسْحِ بِالْخُفِّ لَيْسَ لِصُوْرَتِهٖ الْخَاصَّةِ بَلْ لِمَعْنَاهُ (فتح القدير، جلد ۱ صفحه ۱۳۹، باب المسح على الخفين)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خفین پر مسح کا ثبوت خلافِ قیاس ثابت ہے، پس اس کے ساتھ (خفین کے علاوہ) کسی اور چیز کو شامل نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ دلالۃُ النص کے طریقے پر خفین کے معنیٰ میں داخل ہو، اور خفین کے معنیٰ ایک ایسے موزے کے ہیں جنہوں نے پاؤں کو بالکل ڈھانپ اور چھپالیا ہو (جس کی وجہ سے پاؤں دھونے والی جگہ تک وضوٹوٹنے کا اثر نہ پہنچے) اور ان میں (پیدل بغیر جوتوں کے) سفر وغیرہ کے دوران مسلسل چلنا ممکن ہو؛ کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ خف پر مسح کے جائز ہونے کا حکم اس کی مخصوص صورت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے معنیٰ (اور مخصوص اوصاف) کی وجہ سے ہے (فتح القدیر)

فقہ حنفی کی کتاب بدائعُ الصنائع میں ہے کہ:

فَاِنْ کَانَا رَقِیْقَیْنِ یَشِفَّانِ الْمَاءَ لَایَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَیْهِمَا بِالْاِجْمَاعِ

(بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۰، فَصْلُ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ، الْمَسْح عَلَی الْجَوْرَب)

ترجمہ: اگر موزے اتنے پتلے ہوں کہ ان میں سے پانی چھن جاتا ہو تو ان پر بالاجماع مسح جائز نہیں (بدائع الصنائع)

حضرت حکیمُ الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

حدیث میں جو (جرابوں پر مسح کا ذکر) آیا ہے وہ مجمل و مبہم (یعنی غیر واضح) ہے کیونکہ وہ واقعہ کی حکایت ہے اور حکایتِ فعل کو عموم نہیں ہوتا۔ [1]

لہٰذا دوسرے دلائل کی طرف رجوع کیا جاوے گا، چونکہ ہماری متعارف (ومروّجہ) جرابیں اس شان کی نہیں ہوتیں، لہٰذا ان پر مسح جائز نہیں (امداد الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۴۲، وراجع للتفصیل امداد الفتاویٰ جلد ۶ صفحہ ۲۲۰، الی صفحہ ۲۲۳، در ذیل عنوان ''اہلِ حدیث کے فتاویٰ کی حقیقت'')

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جس حدیث میں جرابوں پر مسح کا ذکر آیا ہے، اُس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فعل وعمل کا ذکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے، اور فعل ''قول کی طرح'' عام نہیں ہوتا، بلکہ اس میں کئی احتمالات ہوتے ہیں، جس کی تفصیل گزر چکی۔ محمد رضوان

محدث علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ ثَبَتَ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَغَسْلُ الرِّجْلَيْنِ قَطْعِيٌّ فَلَايَكُوْنُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ بَدَلًا عَنْهُ اِلَّا اِذَا كَانَ الْجَوْرَبُ كَالْخُفِّ الثَّابِتِ مَسْحُهٗ بِالتَّوَاتُرِ (اعلاء السنن، جلد ۱ صفحہ ۳۴۹،باب المسح علی الجوربین)

ترجمہ: جرابوں پر مسح کرنا خبرِ واحد سے ثابت ہے اور پیروں کا دھونا قطعی دلیل سے ثابت ہے، لہٰذا جرابوں پر مسح کرنا پیروں کے دھونے کا بدل نہیں بن سکتا مگر اسی صورت میں جبکہ جراب اس چمڑے کے موزے کی طرح (اور اس کے معنیٰ میں) ہوں، جن پر مسح کرنا تواتر کے ذریعے سے ثابت ہے (اعلاء السنن)

محدثِ کبیر علامہ شیخ محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ ترمذی کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ عَمَلَ قَوْمٍ مِّنَ الْمُتَسَاهِلِيْنَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوَارِبِ الرَّقِيْقَةِ لَيْسَ اَصْلٌ لَهٗ فِي الشَّرِيْعَةِ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ، اِنْ كَانَ بِهٰذَاالْحَدِيْثِ فَقَدْ عَرَفْتَ فِيْهِ مَاقَالَ الْاَئِمَّةُ وَاِنْ كَانَ بِقَوْلِ الْفُقَهَآءِ فَهُمْ اِشْتَرَطُوْا اِمَّاالتَّجْلِيْدَ وَاِمَّا التَّنْعِيْلَ وَعَلَى الْاَقَلِّ الثَّخَانَةَ (معارف السنن ج ۱ ص ۳۵۱، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والعمامة)

ترجمہ: بعض لاپرواہ اور کاہل لوگوں نے (آج کل کی مروجہ نائیلون ،سوتی یا اونی) باریک جرابوں پر مسح کرنے کا جو عمل شروع کر دیا ہے اس کی شریعت میں کوئی قابلِ اعتماد بنیاد نہیں ہے اگر (ترمذی کی مذکورہ) اس حدیث کی وجہ سے ہو تو آپ اس کے بارے میں ائمۂ حدیث کے اقوال جان چکے ہیں اور اگر فقہاء کے قول کی وجہ سے ہو تو فقہاء نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ ان پر مکمل چمڑا چڑھا ہوا ہو یا کچھ حصے پر چمڑا چڑھا ہوا ہو، اور کم از کم شرط یہ ہے کہ ان

میں ثخانت (اور ٹھوس پن، موٹائی ومضبوطی) پائی جاتی ہو (جس کی وجہ سے وہ جرابیں چمڑے کے اوصاف وخصوصیات پائے جانے کی وجہ سے خفین کا درجہ حاصل کرلیں) (معارف السنن)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ:

مسح علی الجوربین کا جواز درحقیقت تنقیح المناط ''علت'' کے طریقہ پر ہے، یعنی جن جوارِب میں مذکورہ تین شرائط پائی جاتی ہوں ان کو خفین ہی میں داخل کرکے ان پر جوازِ مسح کا حکم لگایا گیا ہے، ورنہ جن روایات میں مسح علی الجوربین کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں، ورنہ کم ازکم خبرِ واحد ہیں، جن سے کتابُ اللہ پر زیادتی نہیں ہوسکتی بلکہ اس کا جواز مسح علی الخفین کی احادیثِ متواترہ ہی سے تنقیحِ مناط کے طور پر ثابت ہوا ہے (درسِ ترمذی جلد ا صفحہ ۳۳۵، باب المسح علی الجوربین والنعلین)

اور مشہور اہلِ حدیث عالم شمسُ الحق صاحب عظیم آبادی نے تو جرابوں پر مسح کی حدیث کو چمڑے کی جرابوں اور چمڑے کے موزوں پر محمول کیا ہے، اور چمڑے کے علاوہ دوسرے موزوں پر مسح کا ناجائز ہونا بیان کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

اَنَّ الْجَوْرَبَ يُتَّخَذُ مِنَ الْاَدِيْمِ وَكَذَامِنَ الصُّوْفِ وَكَذَامِنَ الْقُطْنِ وَيُقَالُ لِكُلِّ مِّنْ هٰذَا اَنَّهٗ جَوْرَبٌ، وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ هٰذِهِ الرُّخْصَةَ بِهٰذَاالْعُمُوْمِ الَّتِىْ ذَهَبَتْ اِلَيْهَاتِلْكَ الْجَمَاعَةُ لَاتَثْبُتُ اِلَّابَعْدَاَنْ يُّثْبَتَ اَنَّ الْجَوْرَبَيْنِ الَّذَيْنِ مَسَحَ عَلَيْهِمَاالنَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَامِنْ صُوْفٍ سَوَاءٌ كَانَ مُنَعَّلَيْنِ اَوْثَخِيْنَيْنِ فَقَطْ وَلَمْ يَثْبُتْ هٰذَا قَطُّ، فَمِنْ اَيْنَ عُلِمَ جَوَازُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ غَيْرِ الْمُجَلَّدَيْنِ بَلْ يُقَالُ اِنَّ الْمَسْحَ يَتَعَيَّنُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ الْمُجَلَّدَيْنِ لَاغَيْرِهِمَا لِاَنَّهُمَا فِىْ مَعْنَى الْخُفِّ وَالْخُفُّ لَايَكُوْنُ اِلَّاعَنِ الْاَدِيْمِ نَعَمْ لَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ قَوْلِيًّا بِاَنْ قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِمْسَحُوْاعَلَى الْجَوْرَبَيْنِ لَكَانَ يُمْكِنُ الْاِسْتِدْلَالُ بِعُمُوْمِهٖ

عَلٰی کُلِّ اَنْوَاعِ الْجَوَارِبِ وَاِذْلَیْسَ فَلَیْسَ ، فَاِنْ قُلْتَ لَمَّا کَانَ الْجَوْرَبُ مِنَ الصُّوْفِ اَیْضًا اُحْتُمِلَ اَنَّ الْجَوْرَبَیْنِ الَّذَیْنَ مَسَحَ عَلَیْهِمَا النَّبِیُّ ﷺ کَانَامِنْ صُوْفٍ اَوْقُطْنٍ اِذَالَمْ یُبَیِّنِ الرَّاوِیُّ، قُلْتُ نَعَمْ اَلْاِحْتِمَالُ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ سَوَاءٌ یَحْتَمِلُ کَوْنُهُمَا مِنْ صُوْفٍ وَکَذَامِنْ اَدِیْمٍ وَکَذَامِنْ قُطْنٍ لٰکِنْ تُرَجَّحَ الْجَانِبُ الْوَاحِدُوَهُوَ کَوْنُهٗ مِنْ اَدِیْمٍ لِاَنَّهٗ یَکُوْنُ حِیْنَئِذٍ فِیْ مَعْنَی الْخُفِّ وَیَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَیْهِ قَطْعًا وَاَمَّاالْمَسْحُ عَلٰی غَیْرِالْاَدِیْمِ فَثَبَتَ بِالْاِحْتِمَالَاتِ الَّتِیْ لَمْ تَطْمَئِنَّ النَّفْسُ بِهَاوَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ دَعْ مَایَرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ اَخْرَجَهٗ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِهٖ وَالنِّسَائِیُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَغَیْرُوَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ وَهُوَحَدِیْثٌ صَحِیْحٌ (عون المعبود، جلد ۱ صفحہ ۶۲، کتاب الطهارة ،باب المسح علی الجوربین)

ترجمہ: جرابیں کھال و چمڑے کی بھی ہوتی ہیں، اُون کی بھی اور رُوئی کی بھی، اور ان میں سے ہر ایک کو جراب کہا جاتا ہے اور ہر قسم کے موزے پر مسح کی اجازت اس وقت تک ثابت نہیں ہوسکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی جرابوں پر مسح فرمایا، خواہ وہ جرابیں ایسی ہوں کہ ان پر جوتے پہننے والی جگہ چمڑا لگا ہوا ہو یا صرف موٹی ہوں، اور یہ بات ہرگز بھی ثابت نہیں، پس اُن جرابوں پر مسح کا جائز ہونا کہاں سے معلوم ہوا جن پر ٹخنوں تک چمڑا لگا ہوا نہ ہو، بلکہ یہی کہا جائے گا کہ مسح صرف ایسی جرابوں تک محدود ہے جن پر ٹخنوں تک چمڑا چڑھا ہوا ہو، ان کے علاوہ نہیں، کیونکہ ٹخنوں تک چمڑا چڑھی ہوئی جرابیں خف کے معنیٰ اور درجہ میں آجاتی ہیں اور خف چمڑے کا ہی ہوتا ہے، البتہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث قولی ہوتی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

www.idaraghufran.org

فرمایا ہوتا کہ جرابوں پرمسح کروتو پھراس سے جرابوں کی ہرقسم پرمسح کی دلیل پکڑنا ممکن ہوتا، اور جب اس طرح کی کوئی بات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے تو ہرقسم کی جرابوں پرمسح کے جائز ہونے کی دلیل پکڑنا بھی درست نہیں، اگرآپ یہ شبہ کریں کہ اگر جراب اونی ہوتواس بات کا احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن جرابوں پرمسح فرمایا وہ اون کی ہوں یا روئی کی، چونکہ راوی نے اس کی وضاحت نہیں فرمائی، میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ بے شک احتمال تو ہرجانب کا برابر ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ وہ جرابیں اُون کی ہوں اوراسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ وہ چمڑے کی ہوں اوراسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ وہ روئی کی ہوں، لیکن ان میں سے ایک جانب کو ترجیح دی جائے گی اوروہ چمڑے کی ہونا ہے، اس لئے کہ اس صورت میں وہ خف کے درجے میں ہوں گی، اورخف پرمسح کرنا قطعی دلیل سے ثابت ہے، اور چمڑے کے علاوہ پرمسح کرنا صرف احتمالات سے ثابت ہے جن پر اطمینان نہیں ہوسکتا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسی چیز کو چھوڑ دیں جس میں شک ہواور ایسی چیز کو اختیار کریں جس میں شک نہ ہو (اور وہ یقینی ہو) اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام نسائی نے حضرت حسن بن علی سے روایت کیا ہے، اور کئی ائمہ نے روایت کیا ہے، اور یہ حدیث صحیح ہے (عونُ المعبود)

فائدہ: اگرچہ مذکورہ اہلِ حدیث عالم صاحب نے تو جرابوں پرمسح والی حدیث کو ایسی جرابوں کے ساتھ خاص کیا ہے جن پرٹخنوں تک چمڑا چڑھا ہوا ہواوراس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ خفین (چمڑے کے موزوں) کا درجہ رکھتی ہیں، لیکن دوسرے بہت سے فقہاء نے اس علت اور وجہ پرمسح کے جائز ہونے کا دارومدار رکھا ہے کہ ان میں چمڑے کے موزوں کی خصوصیات واوصاف پائی جائیں، لہٰذا وہ علت اور وجہ جس قسم کے موزوں میں بھی پائی جائیں گی، خواہ وہ

ربڑ کی ہوں یا ریگزین کی، ان پر مسح جائز ہوگا، کیونکہ علت کے پائے جانے سے حکم مشترک ہوا کرتا ہے، لہٰذا مذکورہ فقہاء کا قول ہی راجح ہے۔

مشہور اہلِ حدیث عالم میاں نذیر حسین صاحب دہلوی سے سوال کیا گیا کہ اونی، سوتی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں اور مجوزین (جائز قرار دینے والوں) نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے، اس میں خدشات ہیں۔

(اور کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں)

وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَمْ يَقُمْ عَلٰى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَةِ الْمَسْئُوْلَةِ عَنْهُ دَلِيْلٌ لَامِنَ الْكِتَابِ وَلَامِنَ السُّنَّةِ وَلَامِنَ الْاِجْمَاعِ وَلَامِنَ الْقِيَاسِ الصَّحِيْحِ كَمَاعَرَفْتَ.

الغرض مندرجہ بالا جرابوں پر مسح کی کوئی دلیل نہیں، نہ تو قرآنِ کریم سے نہ سنت سے، نہ اجماع سے اور نہ قیاسِ صحیح سے جیسے کہ آپ نے دیکھ لیا (فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ صفحہ ۳۲۷ تا ۳۳۴)

اسی طرح ایک اور مشہور اہلِ حدیث عالم مولانا ابوسعید شرفُ الدین دہلوی لکھتے ہیں کہ:

یہ (جرابوں پر مسح کا) مسئلہ نہ قرآن سے ثابت ہوا ہے، نہ حدیثِ مرفوع صحیح سے نہ اجماع سے نہ قیاس سے نہ چند صحابہ کے فعل اور اس کے دلائل سے اور غسلِ رجلین (پیروں کا دھونا) نَصِ قرآنی سے ثابت ہے، لہٰذا خف چرمی (چمڑے کے موزے) کے سوا جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں ہے (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ صفحہ ۴۲۳)

فائدہ: معلوم ہوا کہ مسلکِ اہلِ حدیث کے کئی بڑے بڑے اہلِ علم حضرات کے فتوے اور تحقیق کی رُو سے بھی مروّجہ جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔

Idara Ghufran

مروَّجہ جرابوں پر مسح جائز نہیں

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امت کے مستند فقہاء و مجتہدین سمیت اہلِ حدیث مسلک کے کئی بڑے حضرات کا فتویٰ یہی ہے کہ مروَّجہ عام جرابیں اور پتلے موزے جو چمڑے کے موزوں کے معنیٰ میں داخل نہ ہوں ان پر مسح کرنا جائز نہیں اور چونکہ ہمارے زمانے میں جو عام سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے و جرابیں رائج ہیں وہ باریک ہوتے ہیں اوران میں چمڑے والے اوصاف اور معنیٰ نہیں پائے جاتے، اس لئے ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔ [1]

اور عام مروَّجہ جرابوں پر مسح کے جواز سے متعلق جو بعض روایات واحادیث پیش کی جاتی ہیں، ان کی سندوں کے ضعیف ہونے اور بعض دوسری وجوہات کے پیشِ نظر ان سے استدلال کرنا غلط ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران ایڑی کا حصہ خشک رہ جانے کے بارے میں اتنی سخت وعید بیان فرمائی ہے کہ:

وَيْلٌ لِّلْاَ عْقَابِ مِنَ النَّارِ (مسلم، كتاب الطهارة، بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ)

ترجمہ: ایسی خشک ایڑیوں کے لیے جہنم کی آگ کی ہلاکت ہے (مسلم)

ملاحظہ فرمایئے کہ جب پیر دھونے کے باوجود صرف ایڑیاں خشک رہ جانے پر اتنی سخت وعید ہے تو اگر پورے پیر کے دھونے کا فرض ہی ادا نہ ہو تو اس پر کتنی سخت وعید ہوگی۔

جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ آج کل کی عام رائج اونی، سوتی یا نائیلون وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں تو یہ بات سمجھنا بھی کوئی مشکل نہیں کہ اگر کوئی شخص وضو کے دوران اِن جرابوں پر مسح کرے گا تو اس کا وضو صحیح نہیں ہوگا اور جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی ادا نہیں ہوگی (فقہی مقالات جلد۲ صفحہ۲۳ بتغیر)

---

[1] وقول الامام ابن القيم مخالف للجمهور في هذه المسئلة.

www.idaraghufran.org

اور اگر کوئی شخص ایسی جرابوں پر مسح کر کے امامت کرائے تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی درست نہ ہوگا، اور اگر پڑھ لی گئی ہو تو اس نماز کا لوٹانا ضروری ہوگا۔

(کذا فی فتاویٰ دار العلوم مدلّل ومکمل، جلد ا صفحہ ۲۱۰، در ذیل ''موزوں وغیرہ پر مسح کے احکام''؛ وخیر الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۴۰۳)

قولِ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر دوشبہات کے جوابات

اب حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ایک قول کے بارے میں دوشبہات کے جوابات تحریر کیے جاتے ہیں۔

ان میں سے پہلا شبہ تو وہ ہے جس کا زیادہ تر تعلُّق عوام سے ہے اور دوسرا شبہ وہ ہے جس کا زیادہ تر تعلق اہلِ علم حضرات سے ہے۔

(۱)......کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آخر میں عام جرابوں پر مسح کے قائل ہو گئے تھے؟

پہلا شبہ جو کہ عامیانہ ہے وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شروع میں جرابوں پر مسح کے قائل نہیں تھے، لیکن اپنی عمر کے آخری حصے میں انہوں نے اپنے پہلے قول سے رجوع کر لیا تھا، اور جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے قائل ہو گئے تھے۔

لیکن حقیقت اور واقعہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شروع میں صرف چمڑے کے موزوں پر مسح کے قائل تھے، چمڑے کے علاوہ موٹے موزوں پر مسح کے قائل نہیں تھے، البتہ آپ کا فرمانا یہ تھا کہ اگر غیر چمڑے کے موٹے موزوں پر مکمل طرح سے اوپر تک (جنہیں عربی میں مجلدّین کہا جاتا ہے) یا جوتے پہنے جانے والی جگہ میں (جنہیں عربی میں منعّلین کہا جاتا ہے) چمڑا سی دیا جائے، تو پھر ان پر مسح کرنا جائز ہے، اور اگر مذکورہ طریقہ پر چمڑا نہ چڑھایا جائے تو پھر مسح کرنا جائز نہیں، خواہ وہ کتنے ہی موٹے اور مضبوط کیوں نہ ہوں؟ لیکن بعد میں انہوں نے مذکورہ طریقہ پر چمڑا چڑھانے کی شرط سے رجوع فرمالیا اور آپ کا آخری قول یہ ہوا کہ جو موزے چمڑے کے نہ ہوں لیکن چمڑے والی خصوصیات واوصاف ان میں

موجود ہوں (جن کو حکمی خفین کہا جاتا ہے) ان پر بھی مسح جائز ہے۔ ۱؎

اور بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ دراصل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تحقیق اور علم میں پہلے ایسے موزے نہیں آئے تھے جو چمڑے کے علاوہ کے ہوں اور ان میں چمڑے کے موزوں والی خصوصیات واوصاف پائے جاتے ہوں، لیکن جب آپ کے علم وتحقیق میں ایسے موزوں کا وجود ثابت ہو گیا تو آپ نے ان پر مسح کی اجازت بیان فرمائی۔ ۲؎

۱؎ واماالمسح على الجوربين فان كاناثخينين منعلين يجوزالمسح عليهمالان مواظبة المشى سفراًبهماممكن وان كانارقيقين لايجوزالمسح عليهمالانهمابمنزلة اللفافة وان كاناثخينين غيرمنعلين لايجوزالمسح عليهماعندابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ لان مواظبة المشى بهماسفراًغيرممكن فكانابمنزلة الجوارب الرقيق وعلىٰ قول ابى يوسف ومحمدرحمهماالله تعالىٰ يجوزالمسح عليهماوحكى ان اباحنيفة رحمه الله تعالىٰ فى مرضه مسح علىٰ جوربيه ثم قال لعوّاده فعلت ماكنت امنع الناس عنه فاستدلوابه علىٰ رجوعه (المبسوط للسرخسى ج ۱، المسح على الجوربين)

واماالمسح على الجوربين فان كانامجلدين اومنعلين يجزيه بلاخلاف عنداصحابنا وان لم يكونامجلدين ولامنعلين فان كانارقيقين يشفان الماء لايجوزالمسح عليهمابالاجماع وان كاناثخينين لايجوزعندابى حنيفة وعندابى يوسف ومحمديجوزوروى عن ابى حنيفة انه رجع الىٰ قولهمافى آخرعمره وذالك انهٗ مسح علىٰ جوربيه فى مرضه ثم قال لعوّاده فعلت ماكنت امنع الناس عنه فاستدلوابه علىٰ رجوعه(بدائع الصنائع جلد ۱،المسح على الجورب)

المسح على الجوربين علىٰ ثلاثة اوجه فى وجه يجوز بالاتفاق وهو ما اذا كان ثخينين منعلين و فى وجه لا يجوز بالاتفاق وهو الا يكونا ثخينين ولا منعلين، وفى وجهٍ لايجوز عند ابى حنيفه خلافا لصاحبيه وهو ان يكونا ثخينين غير منعلين، يقال جرّاب منعّل و مُنعَل اذا وضع علىٰ اسفله جلدةكالنعل المقدم والمجلد هو الذى وضع الجلد اعلاه و اسفله (العناية ج ۱ باب المسح الخفين)

۲؎ وذكرالشيخ الامام شمس الائمة الحلوانى رحمه اللّٰه تعالىٰ: روى عن ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ، انه لايجوز المسح على الخفاف المتخذة من اللبود،قال مشايخنا رحمهم اللّٰه تعالىٰ: كان ابوحنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ لم يعرف صلابة هذاالنوع من الخف،وصلاحيته لقطع السفر،وتتابع المشى به،امالوعرف ذالك لافتى به ،لان مثل هذاالخف صالح لقطع السفر،وتتابع المشى به،فكان كالخف المتخذ من الاديم وغيره (المحيط البرهانى جلد ۱ صفحه ۳۴۲و۳۴۳،كتاب الطهارة،الفصل السادس فى المسح على الخفين)

اقول انهٗ كان ينهى عن المسح على الجوربين لماراٰهماغيرثخينين ومسح عليهماحين وجدهماثخينين فالاولىٰ التفصيل فى الروايتين فالحاصل جوازالمسح عليهمااذاكاناثخينين عندأئمتناالثلاثة (العرف الشذى ج ۱ ص ۱۳۴، باب ما جاء فى المسح على الجوربين والنعلين)

ويحتمل ان يكون منع ابى حنيفة اولاًمن الرقيقين لاالثخينين ومسحه على الثخينين دون الرقيقين فلايكون قولاه متنافيين (معارف السنن جلد ۱ صفحه۳۴۷،باب فى المسح على الجوربين والنعلين)

بہر حال جو کچھ بھی ہو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے آخری اور بعد کے قول کے مطابق بھی حقیقی خفین کی طرح حکمی خفین پر ہی ''جن میں چمڑے کی خصوصیات و اوصاف ہوں'' مسح جائز ہے، غیر حقیقی و غیر حکمی خفین یعنی عام جرابوں پر مسح جائز نہیں۔

(۲)......کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک منعَّل پتلے موزوں پر مسح جائز ہے؟

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے بارے میں ایک شبہ وہ ہے جو بعض اہلِ علم حضرات کو عام طور پر پیش آتا ہے، کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پہلے قول کے مطابق اگر کپڑے وغیرہ کی جرابوں پر نیچے جوتے پہنے جانے والے حصے پر چمڑا چڑھا دیا جائے جنہیں عربی میں ''جوربین منعَّلین'' کہا جاتا ہے تو ایسی صورت میں جرابوں کے اوپر والے حصہ کا موٹا اور چمڑے کی دیگر خصوصیات واوصاف کا حامل ہونا ضروری نہیں بلکہ پتلی منعَّل جرابوں پر بھی مسح جائز ہے۔

ہماری مذکورہ تفصیل و تحقیق سے اس شبہ کا جواب بھی ہو گیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے کسی قول کے مطابق بھی جو موزے نہ تو چمڑے کے ہوں اور نہ چمڑے والی خصوصیات واوصاف اُن میں پائے جاتے ہوں، اگر اُن کے تلوے یا جوتے پہنے جانے والے حصے میں یعنی ٹخنوں سے نیچے والے حصہ میں چمڑا اسلوا دیا جائے جن کو ''منعَّل رقیق جرابیں'' کہا جاتا ہے، اُن پر بھی مسح جائز نہیں (دلائل کی رُو سے صحیح اور راجح یہی ہے) [1]

---

[1] احکام القرآن للتھانوی میں مدلل بحث کے بعد مذکور ہے کہ:

فثبت ان المسح علی الرقیقین المنعلین غیر جائز بالاتفاق (احکام القرآن الجزء الاول من الحزب الثانی ،سورۃ المائدۃ صفحہ ۴۴۹؛ ادارہ اشرف التحقیق، لاھور)

امداد الاحکام میں ہے کہ:

جورب کی چار قسمیں ہیں؛ اوّل صفیق منعل۔ دوم صفیق غیر منعل۔ سوم رقیق منعل۔ چہارم رقیق غیر منعل۔ قسمِ اول پر بالاتفاق مسح جائز ہے، اور دوم پر جوازِ مسح میں اختلاف ہے کہ امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں اور صاحبین جائز کہتے ہیں اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے (خلاصہ یہ کہ قسمِ دوم پر بھی مسح جائز ہے) اور قسمِ سوم کا حکم عنقریب آتا ہے اور قسمِ چہارم پر کسی کے نزدیک مسح جائز نہیں (امداد الاحکام جلد ا صفحہ ۳۸۹)

اور امدادُ الاحکام میں قسمِ سوم کے متعلق تفصیلی دلائل اور بعض عباراتِ عربی فقہ کی اصلاحات کی نشاندہی کرتے ہوئے مذکور ہے کہ:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسح کے حکم کے اعتبار سے موزوں کی قسموں کا خلاصہ

گزشتہ تفصیل کی روشنی میں جن موزوں پر مسح جائز ہے اور جن پر مسح جائز نہیں؛ اس اعتبار سے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾
پس معلوم ہوا کہ رقیق منعلین پر بالاتفاق مسح ناجائز ہے (امدادالاحکام جلد۱صفحہ۳۹۲)
امدادالمفتین میں ہے کہ:

کپڑے کے اعتبار سے جرابوں کی دو قسم ہیں۔ ثخین اور رقیق، ثخین اصطلاحِ فقہاء میں وہ جراب ہے جس کا کپڑا اس قدر دبیز، موٹا اور مضبوط ہو کہ اس میں تین میل بغیر جوتہ کے سفر کرسکیں اور وہ ساق پر بغیر (گیٹس وغیرہ سے) باندھے ہوئے قائم رہ سکے بشرطیکہ یہ قائم رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اُس کی ضخامت اور جرم کے موٹا ہونے کی وجہ سے ہو، نیز یہ کہ وہ پانی کو جلدی سے جذب نہ کرے اور پانی اس میں نہ چھنے۔ الغرض ثخین کے لیے تین شرطیں ہیں، ایک یہ کہ اُس میں کم از کم تین میل بغیر جوتہ کے سفر کریں تو پھٹے نہیں، دوسرے یہ کہ ساق پر بغیر باندھے ہوئے قائم رہ جائے، تیسرے یہ کہ اُس میں پانی نہ چھنے اور جلدی سے جذب نہ ہو اور جس جراب میں ان شرطوں میں کوئی شرط نہ پائی جائے وہ رقیق ہے (چند عباراتِ فقہ تحریر فرمانے کے بعد ہے) فائدہ: عباراتِ مذکورہ سے ثخینین کی تمام شرائط مندرجہ بالا ثابت ہوگئی اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جرابیں اونی ہوں یا سوتی، دونوں میں شرائطِ مذکورہ ضروری ہیں، جس میں یہ شرائط موجود نہ ہوں وہ رقیق ہے اگرچہ اونی ہوں؛ اور جس میں ہوں وہ ثخین ہے اگرچہ سوتی ہو (امدادالمفتین، کتاب الطہارۃ صفحہ۲۸۰و۲۸۱ملخصاً، رسالہ "نیل المآرب فی المسح علی الجوارب")

امدادالمفتین ہی میں مذکور ہے کہ:

اس تفصیل وتقسیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرابوں کی کل چھ قسمیں ہوگئیں، تین قسم ثخین کی، یعنی (۱) ثخین مجلد (۲) ثخین منعل (۳) ثخین سادہ (یعنی غیر مجلد وغیر منعل) اور تین قسم رقیق کی یعنی (۴) رقیق مجلد (۵) رقیق منعل (۶) رقیق سادہ۔ اقسام کی تفصیل کے بعد اب احکام کی تفصیل لکھی جاتی ہے۔ ان اقسامِ ستہ میں سے پہلی تینوں قسموں پر باتفاقِ حنفیہ مسح جائز ہے، تیسری قسم میں اگرچہ امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف منقول ہے، لیکن ساتھ ہی امام صاحب کا رجوع قولِ صاحبین کی طرف اور فتویٰ عامہ مشائخ حنفیہ کا قولِ صاحبین پر منقول ہے، اس لیے تیسری قسم بھی مثل متفق علیہ کے ہوگئی............ باقی تین قسمیں، رقیق مجلد، رقیق منعل، رقیق سادہ میں یہ تفصیل ہے کہ رقیق مجلد پر مطلقاً بلا کسی تفصیل کے باتفاقِ حنفیہ مسح جائز ہے اور رقیق سادہ پر مطلقاً باتفاق ناجائز (امدادالمفتین، کتاب الطہارۃ صفحہ۲۸۴)

اور رقیق منعل کے بارے میں تفصیلی دلائل اور مدلل بحث کے بعد امدادُ المفتین میں ہی مذکور ہے کہ:

الغرض اگر دبیز اونی جرابوں کو منعل کرلیا جائے یعنی صرف تلے پر یا پنجے اور ایڑی پر بھی چمڑا چڑھالیا جائے تو اس پر مسح کرنا شامی اور شارحِ منیہ جائز مگر خلافِ تقویٰ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اصولی انداز میں ان موزوں کی تین قسمیں بنتی ہیں:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ قرار دیتے ہیں اور دوسرے عامۂ مشائخ ناجائز فرماتے ہیں............اب وجوہِ ترجیح میں اگر طبقاتِ فقہاء کے اعتبار سے غور کیا جائے تو ناجائز کہنے والے حضرات، طبقے اور درجے میں قائلینِ جواز سے اقدم وارفع ہیں جیسے صاحبِ بدائع وصاحبِ خلاصہ وغیرہ۔ اور دلیل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو دلیل بھی انہیں حضرات کی راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ حسبِ تصریح جصاص ومحقق ابنِ ہمام جرابوں پر مسح کرنے کے جواز کا مدار اس پر ہے کہ یہ جرابیں یقینی طور پر خف کے ساتھ ملحق اور بحکمِ خف ہوں اور جس میں شبہ رہے وہ بحکمِ خفین نہیں ہوسکتیں، اور فریضۂ اصلی جو پاؤں کا دھونا ہے مشتبہ چیز کے لیے نہیں چھوڑا جاسکتا، اس لیے خیال احقر کا یہ ہے کہ اس قسم کی جرابوں پر بھی مسح کی اجازت نہ دی جائے (امداد المفتین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵ ملخصاً رسالہ "نیل المأرب فی المسح علی الجوارب")

احسنُ الفتاویٰ میں ہے کہ:

منعل جراب کا چمڑے سے خالی کپڑا اگر ایسا ثخین ہو کہ اس میں جوازِ مسح کی شرائط موجود ہوں تو ان پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور عام سوتی کپڑا ہو تو بالاتفاق مسح جائز نہیں اور اگر اونی کپڑا ہو اور دبیز ہو مگر اس میں جوازِ مسح کی شرائط موجود نہ ہوں تو ان پر جوازِ مسح میں متأخرین کا اختلاف ہے؛ عدمِ جواز قولُ الاکثر ہونے کے علاوہ احوط بھی ہے (احسن الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۶۵؛ باب المسح علی الخفین والجبیرۃ)

خیرُ الفتاویٰ میں ہے کہ:

رقیق منعل ہونے کی صورت میں مسح جائز نہیں (خیر الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۰، المسح علی الخفین والجوربین والجبائر)

مذکورہ تفصیل وتحقیق کو پیشِ نظر رکھ کر اب ہم یہ خلاصہ نکال سکتے ہیں کہ:

موزوں کی ابتداءً دو قسمیں ہیں (۱) ثخین یا صفیق (۲) رقیق یعنی غیر ثخین وغیر صفیق۔

پھر ان دونوں قسموں کی مزید دو دو قسمیں اور کل ملا کر چار قسمیں ہیں (۱) ثخین یا صفیق حقیقی: جس سے مراد حقیقی خفین ہیں (۲) ثخین یا صفیق حکمی: جس سے مراد حکمی خفین ہیں یعنی چمڑے کے علاوہ کپڑے وغیرہ کے وہ موزے جن میں چمڑے کے موزوں کی خصوصیات واوصاف پائے جاتے ہوں (۳) رقیق حقیقی: جس سے مراد کپڑے وغیرہ کی وہ جرابیں ہیں جن میں چمڑے کے موزوں کی مذکورہ خصوصیات واوصاف میں سے کوئی بھی نہ پائی جائے (۴) رقیق حکمی: جس سے مراد کپڑے وغیرہ کی وہ جرابیں ہیں جن میں چمڑے کے موزوں کی مذکورہ تمام خصوصیات تو نہ پائی جاتی ہوں البتہ ان میں سے بعض پائی جاتی ہوں۔

ان چاروں قسموں میں سے پہلی دونوں قسموں پر مسح جائز ہے اور تیسری وچوتھی قسموں پر مسح جائز نہیں البتہ اگر تیسری وچوتھی قسم کی جرابوں پر ٹخنوں تک چمڑا چڑھا دیا جائے تو پھر مسح جائز ہے؛ کیونکہ اس حالت میں یہ پہلی قسم کے موزوں میں داخل ہوجاتے ہیں، اور اگر تیسری قسم کی جرابوں کے تلوے والے حصے پر یا ٹخنوں سے نیچے جوتے پہنے جانے والی جگہ پر چمڑا چڑھا دیا جائے تو ان پر بھی مسح جائز نہیں، اور چوتھی قسم کی جرابوں پر اگر مذکورہ طریقہ پر چمڑا چڑھا دیا جائے تو بعض حضرات کے بقول ان پر مسح جائز ہے لیکن دلائل کی رو سے راجح اور احوط یہ ہے کہ ان پر بھی مسح جائز نہیں۔ محمد رضوان

(۱)...... چمڑے کے موزے جنہیں خُفَّین کہا جاتا ہے۔

(۲)...... وہ موزے جو چمڑے کے تو نہیں ہیں، لیکن ان میں موٹے ہونے کی بناء پر اوصاف چمڑے کے موزوں والے ہی پائے جاتے ہیں۔

(۳)...... وہ باریک موزے جو نہ چمڑے کے ہوں اور نہ ان میں چمڑے کے اوصاف پائے جاتے ہوں، جیسے آج کل کے عام مروَّجہ سوتی، اونی یا نائیلون کے موزے (فقہی مقالات جلد دوم صفحہ ۱۴ و ۱۵ بتغیر واضافہ)

(۱)...... حقیقی خُفّین اوران پرمسح کا جواز

چمڑے کے موزے (خواہ اونٹ کی کھال کے ہوں، یا گائے بھینس اور بکری کی کھال کے) جنہیں عربی میں خفین کہا جاتا ہے، ان موزوں پر وضو کے دوران مسح کے جائز ہونے پر اہلُ السنۃ والجماعہ کے فقہائے مجتہدین اور محدثینِ عظام کا اتفاق ہے؛ لہٰذا چمڑے کے موزوں یعنی حقیقی خفین پر بلاشبہ مسح جائز ہے (کیونکہ خفین یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا متواتر یا مشہور درجہ کی عبارۃُ النص سے ثابت ہے)

(۲)...... حُکمی خفین اوران پرمسح کا جواز

البتہ جو موزے چمڑے کے نہ ہوں بلکہ کپڑے وغیرہ کے ہوں لیکن وہ اتنے موٹے و مضبوط ہوں کہ وہ اپنی خصوصیات اور اوصاف میں چمڑے کے ہم پایہ ہوگئے ہوں تو ایسے موزوں پر مسح کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے؛ بعض حضرات نے فرمایا کہ کیونکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح متواتر یا مشہور درجے کی احادیث سے صرف خفین (چمڑے کے موزوں) پر ہی ثابت ہے، اس لیے چمڑے کے علاوہ کپڑے وغیرہ کے موزوں پر مسح کرنا درست نہیں، اگرچہ اُن میں چمڑے کی خصوصیات اور اوصاف بھی کیوں نہ پائے جاتے ہوں اور بہت سے فقہاء نے فرمایا کہ یہ موزے (اگرچہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے خفین کے

بجائے) جَورَبین کہلائے جانے کے مستحق ہیں مگر ایسے موزے چمڑے کی خصوصیات اور اوصاف پائے جانے کی وجہ سے مسح کے سلسلہ میں خفین یعنی چمڑے ہی کے موزوں کے معنیٰ میں آ گئے ہیں اور گویا کہ انہوں نے حکمی خفین کا درجہ حاصل کرلیا ہے، اس لیے ان پر مسح جائز ہے (ہمارے فقہاء کا اسی پر فتویٰ ہے، گویا ان موزوں پر مسح کرنا دلالۃُ النص اور قیاسِ صحیح سے ثابت ہے)

(فقہی مقالات جلد دوم صفحہ ۱۴ بتغیر واضافہ)

(۳)......غیر حقیقی وغیر حُکمی خُفَّین یعنی عام جرابیں اور اُن پر مسح کا عدمِ جواز

جو موزے نہ چمڑے کے ہوں اور نہ چمڑے کی خصوصیات واوصاف ان میں پائے جاتے ہوں، ان پر مسح جائز نہیں ہے، اور اس کی وجہ یہی ہے کہ پاؤں دھونے کے قرآنی حکم کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جاسکتا جب تک کہ مسح کا حکم ایسے دلائل واحادیث سے ثابت نہ ہوجائے جس قسم کے دلائل واحادیث سے خفین پر مسح کا جائز ہونا ثابت ہے؛ یا پھر خفین پر مسح کے جائز ہونے کی علت ان میں ثابت نہ ہوجائے۔

لہٰذا فقہائے کرام نے چمڑے کے علاوہ کپڑے کے موزوں پر مسح کے لیے جو شرطیں لگائی ہیں وہ اپنی طرف سے نہیں لگائیں، بلکہ ان موزوں میں چمڑے کے اوصاف پائے جانے کے لیے لگائی ہیں تاکہ وہ موزے مسح کے جائز ہونے کے سلسلے میں چمڑے کے موزوں کا حکم حاصل کرلیں، اور اس میں اختلاف رہا ہے کہ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد بھی ان پر مسح جائز ہے یا نہیں (ہمارے فقہاء کا فتویٰ ان پر مسح جائز ہونے کا ہے)

خلاصہ یہ ہے کہ جو موزے نہ تو چمڑے کے ہوں اور نہ ہی اُن میں چمڑے کی خصوصیات اور اوصاف پائے جاتے ہوں؛ جیسا کہ آج کل عام طور سے جرّابیں رائج ہیں تو کیونکہ وہ نہ حقیقی خفین میں داخل ہیں اور نہ حکمی خفین میں داخل ہیں کہ ان کو مشہور یا متواتر المعنیٰ خفین پر مسح کی احادیث پر قیاس کرلیا جائے؛ اس لیے ان پر مسح کرنا جائز نہیں۔

پس جو موزے نہ تو حقیقت میں چمڑے کے ہوں اور نہ ہی مخصوص اوصاف وشرائط پائے جانے کی وجہ سے چمڑے کے موزوں کے حکم میں داخل ہوں؛ ان پرمسح کرنا جائز نہیں (کیونکہ ان پرمسح کرنا نہ عبارۃُ النص سے ثابت ہے، اور نہ دلالۃُ النص وقیاسِ صحیح سے) (فقہی مقالات جلد دوم صفحہ۱۴ و۱۵ بتغیر واضافہ)

چمڑے کے موزوں کی خصوصیات واوصاف

اب یہ مسئلہ باقی رہ جاتا ہے کہ مسح کے بارے میں چمڑے کے وہ اوصاف اور خصوصیات کیا ہیں؛ جن کی وجہ سے چمڑے کے علاوہ کسی بھی چیز سے بنے ہوئے موزے خفین یعنی چمڑے کے موزوں کے معنیٰ اور درجے ومرتبے میں داخل ہوجاتے ہیں؟ تو سمجھ لینا چاہیے کہ فقہائے کرام نے اپنے اپنے اجتہاد کی روشنی میں اس کے اوصاف وخصوصیات بیان فرمائی ہیں؛ ہمارے فقہائے کرام نے اس کے جو اوصاف وخصوصیات بیان فرمائے ہیں، ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

(۱)...... وہ موزے اس قدر موٹے اور مضبوط ہوں کہ جوتے پہنے بغیر اُن کو پہن کر غیر معمولی چلنے سے وہ پھٹیں نہیں اور غیر معمولی چلنے کی مقدار بعض فقہاء نے کم ازکم تین میل یا بارہ ہزار قدم بیان فرمائی ہے۔

(۲)...... وہ پنڈلی پر خود سے ٹھہرے رہیں اور گریں نہیں؛ اور یہ ٹھہرا رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی (لاسٹک اور ربڑ وغیرہ) کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اُن کی ضخامت اور جرم کے موٹا ہونے کی وجہ سے ہو۔

(۳)...... یہ کہ وہ پانی کو جلدی سے جذب نہ کریں اور پانی ان میں نہ چھنے۔

(۴)...... یہ کہ ان کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آوے؛ یعنی آنکھ لگا کر ان میں سے دیکھا جائے تو ایک طرف سے دوسری طرف دکھائی نہ دے۔

الغرض چمڑے کی خصوصیات واوصاف پائے جانے کے لیے یہ شرط ہے کہ اُن

میں غیر معمولی یا کم از کم تین میل بغیر جوتے کے پیدل چلیں تو وہ پھٹیں نہیں، اور وہ موٹائی اور سختی کی وجہ سے پنڈلی پر بغیر باندھے ہوئے ٹھہرے رہیں، اور اُن میں پانی نہ چھنے اور جلدی سے جذب نہ ہو، اور ان کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے۔

اور جن جرابوں یا موزوں میں یہ شرائط نہ پائی جائیں وہ مسح کے اعتبار سے چمڑے کی خصوصیات واوصاف سے خالی سمجھے جائیں گے (جیسا کہ آجکل کی مروّجہ عام جرابوں کی حالت ہے) (کذا فی امداد الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۲۴۱ و امداد المفتیین، صفحہ ۲۸۰) [1]

---

[1] ہمارے بعض فقہاء نے تین شرائط (یعنی تین میل بغیر جوتے کے سفر کرنا، بغیر باندھے اور بغیر گیٹس و لاسٹک کے قائم رہنا، پانی کو جلدی سے جذب نہ کرنا اور پانی کا اس میں نہ چھننا) ذکر فرمائی ہیں (کما فی امداد المفتیین ص ۲۸۰، رسالہ "نیل المآرب فی المسح علی الجوارب")

اور بعض نے چار شرائط ذکر فرمائی ہیں تین شرائط تو مذکورہ ہی ہیں اور چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کے اندر سے کوئی چیز نظر نہ آئے یعنی اگر آنکھ لگا کر اس میں دیکھے تو دکھائی نہ دے۔

لیکن مقصود سب کا ایک ہی ہے؛ اصل بات یہ ہے کہ ان سب شرائط کے تحقق کی علت یہ ہے کہ وہ خفین کے معنیٰ اور درجے میں داخل ہو جائیں (کمافی امداد الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۲۴۱ و ۲۴۲)

اور کیونکہ عموماً ان میں سے بعض شرائط دوسری بعض شرائط کو مستلزم ہوتی ہیں، مثلاً جن کو پہن کر غیر معمولی چلنا ممکن ہوتا ہے وہ اپنی موٹائی اور سختی کی وجہ سے خود ٹھہرے بھی رہتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر ان کو پہن کر چلنا ممکن نہیں؛ اسی طرح جن میں سے پانی آسانی سے نہ چھن سکتا ہو، اُن میں آر پار نظر بھی نہیں آتا، اس لیے ان تمام شرائط کے کسی ایک مقام پر ذکر نہ کرنے سے دوسری شرائط کی نفی لازم نہیں آتی، نیز بعض دیگر فقہائے کرام نے اپنے اجتہاد کی روشنی میں کم وبیش شرائط کا اعتبار فرمایا ہے، مگر مقصود ان کا بھی یہی ہے کہ خفین کے معنیٰ متحقق ہو جائیں۔ محمد رضوان۔

ثخن: يقال ثخن الشيء فهو ثخين :إذا غلظ فلم يسل، ولم يستمر في ذهابه (مفردات ألفاظ القرآن، للراغب الأصفهاني، ج ا، ص ۱۵۲)

(أَوْ جَوْرَبَيْهِ) وَلَوْ مِنْ غَزْلٍ أَوْ شَعْرٍ (الثَّخِينَيْنِ) بِحَيْثُ يَمْشِي فَرْسَخًا وَيَثْبُتُ عَلَى السَّاقِ وَلَا يُرَى مَا تَحْتَهُ وَلَا يَشِفُّ إلَّا أَنْ يَنْفُذَ إلَى الْخُفِّ قَدْرُ الْغَرَضِ (الدرالمختار، ج ا، ص ۲۶۹)

(قَوْلُهُ وَلَوْ مِنْ غَزْلٍ أَوْ شَعْرٍ)دَخَلَ فِيهِ الْجُوخُ كَمَا حَقَّقَهُ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ وَقَالَ :وَخَرَجَ عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ كِرْبَاسٍ بِالْكَسْرِوَهُوَ الثَّوْبُ مِنْ الْقُطْنِ الْأَبْيَضِ؛ وَيُلْحَقُ بِالْكِرْبَاسِ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ نَوْعِ الْخَيْطِ كَالْكَتَّانِ وَالْإِبْرَيْسَمِ وَنَحْوِهِمَا .وَتَوَقَّفَ ح فِي وَجْهِ عَدَمِ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ إذَا وُجِدَ فِيهِ الشُّرُوطُ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا الشَّارِحُ.وَأَقُولُ :الظَّاهِرُ أَنَّهُ إذَا وُجِدَتْ فِيهِ الشُّرُوطُ يَجُوزُ، وَأَنَّهُمْ أَخْرَجُوهُ لِعَدَمِ تَأَتِّي الشُّرُوطِ فِيهِ غَالِبًا، يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا فِي كَافِي النَّسَفِيِّ حَيْثُ عَلَّلَ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ مِنْ كِرْبَاسٍ بِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُفِيدُ أَنَّهُ لَوْ أَمْكَنَ جَازَ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا مَا فِي ط عَنْ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خلاصہ یہ کہ جو موزے چمڑے کے نہ ہوں لیکن وہ اپنی خصوصیات واوصاف کی وجہ سے چمڑے کے موزوں کے معنیٰ میں آ جائیں تو مسح کے جائز ہونے کے اعتبار سے وہ بھی حقیقی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الْخَانِيَّةِ أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ فِي مَعْنَى الْخُفِّ فِي إِدْمَانِ الْمَشْيِ عَلَيْهِ وَقَطْعِ السَّفَرِ بِهِ وَلَوْ مِنْ لِبَدٍ رُومِيٍّ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ .اهـ(قَوْلُهُ عَلَى الثَّخِينَيْنِ) أَيْ اللَّذَيْنِ لَيْسَا مُجَلَّدَيْنِ وَلَا مُنَعَّلَيْنِ نَهْرٌ، وَهَذَا التَّقْيِيدُ مُسْتَفَادٌ مِنْ عَطْفِ مَا بَعْدَهُ عَلَيْهِ، وَبِهِ يُعْلَمُ أَنَّهُ نَعْتٌ لِلْجَوْرَبَيْنِ فَقَطْ كَمَا هُوَ صَرِيحُ عِبَارَةِ الْكَنْزِ .وَأَمَّا شُرُوطُ الْخُفِّ فَقَدْ ذَكَرَهَا أَوَّلَ الْبَابِ، وَمِثْلُهُ الْجُرْمُوقُ وَلِكَوْنِهِ مِنْ الْجِلْدِ غَالِبًا لَمْ يُقَيِّدْهُ بِالثَّخَانَةِ الْمُفَسَّرَةِ بِمَا ذَكَرَهُ الشَّارِحُ؛ لِأَنَّ الْجِلْدَ الْمَلْبُوسَ لَا يَكُونُ إلَّا كَذَلِكَ عَادَةً (قَوْلُهُ بِحَيْثُ يَمْشِي فَرْسَخًا) أَيْ فَأَكْثَرَ كَمَا مَرَّ، وَفَاعِلُ يَمْشِي ضَمِيرٌ يَعُودُ عَلَى الْجَوْرَبِ وَالْإِسْنَادُ إلَيْهِ مَجَازِيٌّ، أَوْ عَلَى اللَّابِسِ لَهُ وَالْعَائِدُ مَحْذُوفٌ أَيْ بِهِ (قَوْلُهُ بِنَفْسِهِ)أَيْ مِنْ غَيْرِ شَدٍّ ط (قَوْلُهُ وَلَا يَشِفُّ) بِتَشْدِيدِ الْفَاءِ، مِنْ شَفَّ الثَّوْبُ :رَقَّ حَتَّى رَأَيْت مَا وَرَاءَهُ، مِنْ بَابِ ضَرَبَ مُغْرِبٌ.وَفِي بَعْضِ الْكُتُبِ :يَنْشَفُ بِالنُّونِ قَبْلَ الشِّينِ، مِنْ نَشِفَ الثَّوْبُ الْعَرَقَ كَسَمِعَ وَنَصَرَ شَرِبَهُ قَامُوسٌ، وَالثَّانِي أَوْلَى هُنَا لِئَلَّا يَتَكَرَّرَ مَعَ قَوْلِهِ تَبَعًا لِلزَّيْلَعِيِّ وَلَا يُرَى مَا تَحْتَهُ، لَكِنْ فُسِّرَ فِي الْخَانِيَّةِ الْأُولَى بِأَنْ لَا يَشِفَّ الْجَوْرَبُ الْمَاءَ إلَى نَفْسِهِ كَالْأَدِيمِ وَالصِّرْمِ، وَفُسِّرَ الثَّانِي بِأَنْ لَا يُجَاوِزَ الْمَاءُ إلَى الْقَدَمِ وَكَأَنَّ تَفْسِيرَهُ الْأَوَّلَ مَأْخُوذٌ مِنْ قَوْلِهِمْ اشْتَفَّ مَا فِي الْإِنَاءِ شَرِبَهُ كُلَّهُ كَمَا فِي الْقَامُوسِ، وَعَلَيْهِ فَلَا تَكْرَارَ فَافْهَمْ (قَوْلُهُ إلَّا أَنْ يَنْفُذَ) أَيْ مِنْ الْبَلَلِ، وَهَذَا رَاجِعٌ إلَى الْجُرْمُوقِ لَا الْجَوْرَبِ؛ لِأَنَّ الْعَادَةَ فِي الْجَوْرَبِ أَنْ يُلْبَسَ وَحْدَهُ أَوْ تَحْتَ الْخُفِّ لَا فَوْقَهُ (رد المحتار، ج ۱، ص ۲۶۹، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين)

(الثَّخِينَيْنِ) بِحَيْثُ يَمْشِي فَرْسَخًا وَيَثْبُتُ عَلَى السَّاقِ وَلَا يُرَى مَا تَحْتَهُ وَلَا يَشِفُّ (درمختار، جلد ۱ صفحه ۲۶۹، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، شُرُوط الْمَسْح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

(إذا كانا ثخينين) بحيث يستمسكان على الرجل من غير شد، و (لا يشفان الماء) إذا مسح عليهما :أى لا يجذبانه، وينفذانه إلى القدمين، وهو تأكيد للثخانة .قال فى التصحيح؛ وعنه أنه رجع إلى قولهما، وعليه الفتوى، هداية اهـ.وحاصله -كما فى شرح الجامع لقاضيخان -ونصه :ولو مسح على الجوربين فإن كانا ثخينين منعلين جاز بالاتفاق، وإن لم يكونا ثخينين منعلين لا يجوز بالاتفاق، وإن كانا ثخينين غير منعلين لا يجوز فى قول الإمام خلافا لصاحبيه، وروى أن الإمام رجع إلى قولهما فى المرض الذى مات فيه اهـ. (اللباب فى شرح الكتاب، ج ۱، ص ۲۱، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين)

والمرادمن الثخين ان يستمسک على الساق من غيران يشدبشيئى ولايسقط فامااذاكان لايستمسک ويسترخى فهٰذاليس بثخين ولايجوزالمسح عليه (المحيط البرهانى جلد ۱ صفحه ۳۴۲، فى المسح على الخفين)

قوله" :لا يشف الماء "أى لا يتجاوز منه الماء إلى القدم ذكره فى الخانية وهو من شف يشف من باب ضرب إذا رق حتى يرى ما تحته كما فى الصحاح والمصباح (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ج ۱، ص ۱۲۹، باب المسح على الخفين)

والثخين أن يقوم على الساق من غير شد ولا يسقط

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خفین کا حکم حاصل کرلیں گے، اوران پربھی مسح جائز ہوجائے گا، اور جو ایسے نہ ہوں گے ان پر مسح جائز نہ ہوگا (جس کی مزید تفصیل آگے ''مسائل کے ضمن میں'' آتی ہے)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ ولا ينشف وقال بعضهم لا ينشفان معنى قوله لا ينشفان أى لا يجاوز الماء القدم وقيل معنى قوله لا ينشفان أى لا ينشف الجورب الماء إلى نفسه كالأديم والصرم (فتاویٰ قاضی خان، ج ۱، ص ۵۲، کتاب الطهارة، فصل فى النجاسة)

وقال ابويوسف ومحمديجوزالمسح على الجوربين اذاكاناثخينين لايشفان حدالثخانة ان يقوم على الساق من غيران يربط بشيئى ،وقوله لايشفان اى لايرى ماتحتهمامن بشرة الرجل من خلاله(الجوهرة النيرةجلد ۱، صفحه ۲۸، المسح على الجوربين)

وقالايجوزالمسح عليهمااذاكاناثخينين لايشفان قال فى المغرب شف الثوب اذارق حتى رايت ماوراء ه من باب ضرب ومنه اذاكاناثخينين لايشفان ونفى الشفوف تاكيدللثخانة(حلبى كبيرصفحه ۱۲۰، فصل فى المسح على الخفين)

وحدالجورب الثخينين ان يستمسك اى يثبت ولاينسدل على الساق من غيران يشدبشيئى هٰكذافسروه كلهم وينبغى ان يقيدبمااذالم يكن ضيقافانانشاهد مايكون فيه ضيق يستمسك على الساق من غيرشد ولوكان من الكرباس والحدبعدم جذب الماء كمافى الاديم علىٰ مافهم من كلام قاضى خان اقرب وبماتضمنه وجه الدليل وهومايمكن فيه متابعة المشى اصوب،قال نجم الزاهدى فان كان ثخيناًيمشى معه فرسخافصاعداً(حلبى كبيرصفحه ۱۲۱، فصل فى المسح على الخفين)

قال ابوحنيفة لايجوزالمسح على الجوربين الاان يكونامجلدين اومنعلين لان الجورب ليس فى معنى الخف لانهٗ لايمكن مواظبة المشى فيه الااذاكان منعلاوهومحمل الحديث المجيزللمسح على الجورب .والمجلدهو الذى وضع الجلداعلاه واسفله .الاانهٗ رجع الى قول الصاحبين فى آخرعمرهٖ ومسح على جوربيه فى مرضهٖ وقال لعوادهٖ :فعلت ماكنت أمنع الناس عنه ،فاستدلوابه على رجوعه .وقال الصاحبان،وعلى رأيهماالفتوى فى المذهب الحنفى :يجوزالمسح على الجوربين أذا كانا ثخينين، لايشفان (لايرى ماوراء هما) لأن النبىﷺ مسح على جوربيه .ولأنه يمكن المشى فى الجورب أذاكان ثخيناً،كجوارب الصوف اليوم،وبه تبين أن المفتى به عندالحنفية:جوازالمسح على الجوربين الثخينين،بحيث يمشى عليهمافرسخاًفأكثر ،ويثبت على الساق بنفسه ،ولايرى ما تحته ولايشف.واشترط المالكية كأبى حنيفة:أن يكون الجوربان مجلّدين ظاهرهماوباطنهما،حتى يمكن المشى فيهماعادة،فيصيران مثل الخف.وهومحمل أحاديث المسح على الجوربين.وأجازالشافعية المسح على الجورب بشرطين:أحدهما–أن يكون صفيقاًلايشف بحيث يمكن متابعة المشى عليه.والثانى –أن يكون منعلاً.فان اختل أحدالشرطين لم يجزالمسح عليه ،لأنه لايمكن متابعة المشى عليه حينئذ كالخرقة..........وأباح الحنابلةالمسح على الجورب بالشرطين المذكورين فى الخف وهما:الأول–أن يكون صفيقاًلايبدومنه شئ من القدم.الثانى–أن يمكن متابعة المشى فيه ،وأن يثبت بنفسه (الفقه الاسلامى وادلته جلد ۱ صفحه۴۹۸و ۴۹۹، المسح على الجوارب)

www.idaraghufran.org

خفین اور موزوں پرمسح کے چند متفرّق مسائل واحکام

اب خفین وموزوں پرمسح سے متعلق چند مسائل واحکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۱...... خفین پرمسح کرنا جائز ہے اوراس کاانکارکرنے والا بدعتی، فاسق اوراہلُ السنہ والجماعہ سے خارج ہے۔

البتہ مسح کو جائز سمجھ کرپھرکوئی موزہ اتارکرپاؤں دھوئے تو جائز اور بعض کے نزدیک افضل ہے، لیکن کسی ایسی جگہ میں ہوجہاں کے لوگ موزوں پرمسح کو جائز نہ سمجھتے ہوں تو وہاں مسح کرنا ہی افضل ہے۔ [۱]

مسئلہ نمبر۲...... خواتین بھی مردحضرات کی طرح خفین پرمسح کرسکتی ہیں اورخفین پرمسح کے جواحکام مردحضرات کے لیے ثابت ہیں، خواتین کے لیے بھی وہی احکام ہیں۔ [۲]

---

[۱] وَقَالَ ابن الْمُنْذِرِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَوْ نَزْعُهُمَا وَغَسْلُ الْقَدَمَيْنِ قَالَ وَالَّذِي أَخْتَارُهُ أَنَّ الْمَسْحَ أَفْضَلُ لِأَجْلِ مَنْ طَعَنَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالرَّوَافِضِ قَالَ وَإِحْيَاءُ مَا طَعَنَ فِيهِ الْمُخَالِفُونَ مِنَ السُّنَنِ أَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ اه وَقَالَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّينِ وَقَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِنَ الْأَصْحَابِ بِأَنَّ الْغَسْلَ أَفْضَلُ بِشَرْطِ أَنْ لَا يَتْرُكَ الْمَسْحَ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ كَمَا قَالُوهُ فِي تَفْضِيلِ الْقَصْرِ عَلَى الْإِتْمَامِ(فتح البارى ،لابن حجر العسقلانى،قَوْلُهُ بَابُ الْمَسْحِ على الْخُفَّيْنِ)

مَنْ اعْتَقَدَ جَوَازَهُ وَلَمْ يَفْعَلْهُ كَانَ أَفْضَلَ لِإِتْيَانِهِ بِالْغَسْلِ إِذْ هُوَ أَشَقُّ عَلَى الْبَدَنِ قَالَ فِي التَّوْشِيحِ، وَهَذَا مَذْهَبُنَا وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَيْضًا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَالْحَكَمُ وَحَمَّادٌ وَالْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ الرُّسْتُغْفَنِيُّ مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَّ الْمَسْحَ أَفْضَلُ، وَهُوَ أَصَحُّ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْ أَحْمَدَ إمَّا لِنَفْيِ التُّهْمَةِ عَنْ نَفْسِهِ؛ لِأَنَّ الرَّوَافِضَ وَالْخَوَارِجَ لَا يَرَوْنَهُ، وَإِمَّا لِلْعَمَلِ بِقِرَاءَةِ النَّصْبِ وَالْجَرِّ وَعَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ، وَهُوَ اخْتِيَارُ ابْنِ الْمُنْذِرِ(البحر الرائق شرح كنز الدقائق،بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

[۲] المرأة فى المسح على الخفين بمنزلة الرجل؛ لاستوائهما فى المعنى المجوز للمسح(المحيط البرهانى ،كتاب الطهارة،الفصل السادس فى المسح على الخفين)

وَقَوْلُهُ جَائِزٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لِلْإِطْلَاقِ(فتح القدير،كِتَابُ الطَّهَارَاتِ،بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر۳...... جن موزوں پر مسح کرنا درست ہے ان میں یہ ضروری ہے کہ اتنے اونچے ہوں کہ پیروں کے ٹخنے ان میں چھپے ہوئے ہوں، اور اگر موزے پیروں کے ٹخنوں سے نیچے نیچے ہوں تو ان پر مسح درست نہیں۔ [1]

مسئلہ نمبر۴...... خفین پر مسح درست ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں پیروں میں خفین پہنے ہوں، لہٰذا صرف ایک پیر میں خف پہن کر مسح کرنا جائز نہیں۔ [2]

مسئلہ نمبر۵...... خفین پر مسح کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ ان کو کامل پاکی پر پہنا ہو یعنی وضو کرنے کے بعد، وضو ٹوٹنے سے پہلے خفین پہنے ہوں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

اگر کسی کا پہلے سے وضو نہ ہو اور وہ وضو کیے بغیر خفین پہن لے تو ان پر مسح جائز نہیں لیکن اگر پورا وضو کر کے خفین پہنے ہیں تو مسح جائز ہے۔

اور اگر صرف پاؤں دھو کر خفین پہن لیے اور باقی وضو نہیں کیا تب بھی مسح جائز نہیں البتہ اگر پاؤں دھو کر خفین پہنے اور اس کے بعد وضو ٹوٹنے والی کوئی بات پیش آنے سے پہلے ہی اس نے مکمل وضو کر لیا، پھر اس کے بعد وضو ٹوٹا تو اب مسح جائز ہے۔

اور اگر پاؤں دھو کر خفین پہن لیے اس کے بعد باقی وضو کرنا شروع کیا مگر ابھی وضو پورا نہ کرنے پایا تھا کہ وضو توڑنے والی کوئی بات پائی گئی مثلاً ہوا خارج ہوگئی

---

[1] الَّذِي يَرْجِعُ إلَى الْمَمْسُوحِ، فَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ خُفًّا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ؛ لِأَنَّ الشَّرْعَ وَرَدَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَمَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْخُفِّ، وَكَذَا مَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ مِنْ الْجِلْدِ مِمَّا سِوَى الْخُفِّ، كَالْمُكَعَّبِ الْكَبِيرِ، وَالْمِيثَمِ؛ لِأَنَّهُ فِي مَعْنَى الْخُفِّ(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، فَصْلٌ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

الْمَذْهَبَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفِّ الَّذِي لَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ إلَّا إذَا خِيطَ بِهِ ثَخِينٌ كَجُوخٍ كَمَا ذَكَرَهُ فِي الْإِمْدَادِ(رد المحتار علی الدر المختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، شُرُوط الْمَسْح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

[2] لَا يَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ فِي إحْدَى الرِّجْلَيْنِ وَيَغْسِلُ الْأُخْرَى ؛ لِأَنَّهُ يُؤَدِّي إلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْبَدَلِ(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

www.idaraghufran.org

تو اب مسح جائز نہیں۔ ۱

مسئلہ نمبر ۶ ...... غسل واجب ہونے کی حالت میں خفین پر مسح جائز نہیں، کیونکہ خفین پر مسح وضو کے ساتھ خاص ہے۔ ۲

مسئلہ نمبر ۷ ...... کسی نے تیمّم کئے ہوئے ہونے کی حالت میں خفین پہنے ہوں تو جب اس کے بعد وضو کرے تو ان خفین پر مسح نہیں کرسکتا کیونکہ تیمّم کامل طہارت نہیں خواہ وہ تیمّم صرف غسل کا ہو یا صرف وضو کا ہو یا دونوں کا ہو۔ ۳

---

۱ (ويشترط لبسهما على طهارة كاملة)سواء اكملت قبل اللبس اوبعده،حتى لو غسل رجليه ثم لبس خفيه،ثم اكمل الطهارة جاز المسح،وكمال الطهارة شرط عندالحدث،لان الخف يمنع سراية الحدث الى الرجل،ولايرفعه فيظهر حكمه عندالحدث فيعتبر الشرط عنده (الاختيارلتعليل المختار للموصلى جلد ۱ صفحه۲۴، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

شرط جوازالمسح على الخف،أن يكون الحدث بعداللبس طارئاًعلى طهارة كاملة ،حتى أنه لو غسل رجليه أولا،ولبس الخفين،ثم أحدث،لم يجزالمسح ؛لأن الحدث ماطرأعلى طهارة كاملة. وسواء كملت الطهارة قبل اللبس أوبعده جازالمسح فى الحالين عندنا،حتى أنه لوغسل رجليه أولا،ولبس الخفين،ثم أكمل وضوئه ،ثم أحدث ،جازله المسح على الخف عندنا(المحيط البرهانى جلد ۱ صفحه۱۷۴، فى بيان شرط جواز المسح على الخف)

۲ وَمِنْهَا :أَنْ يَكُونَ الْحَدَثُ خَفِيفًا، فَإِنْ كَانَ غَلِيظًا، وَهُوَ الْجَنَابَةُ، فَلَا يَجُوزُ فِيهَا الْمَسْحُ، لِمَا رُوِيَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ أَنَّهُ قَالَ :كَانَ يَأْمُرُنَا رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَيَالِيَهَا، لَا عَنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَوْمٍ ،، وَلِأَنَّ الْجَوَازَ فِي الْحَدَثِ الْخَفِيفِ لِدَفْعِ الْحَرَجِ، لِأَنَّهُ يَتَكَرَّرُ، وَيَغْلِبُ وُجُودُهُ فَيَلْحَقُهُ الْحَرَجُ، وَالْمَشَقَّةُ فِي نَزْعِ الْخُفِّ، وَالْجَنَابَةُ لَا يَغْلِبُ وُجُودُهَا، فَلَا يَلْحَقُهُ الْحَرَجُ فِي النَّزْعِ(بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع،كِتَابُ الطَّهَارَةِ،فَصْلٌ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ذهب جمهور الفقهاء إلى أنه لا يجوز المسح على الخفين لمن وجب عليه الغسل، بل يجب عليه نزع الخف والاغتسال، كما ذهبوا إلى جواز المسح على الخفين من الحدث الأصغر بشروط معينة (الموسوعة الفقهية الكويتية،ج۳۷،ص۲۶۳،شروط المسح على الخفين)

۳ وَفِي فَتْحِ الْقَدِيرِ أَنَّهُ يُفِيدُ أَنَّهُ يُشْتَرَطُ لِجَوَازِ الْمَسْحِ كَوْنُ اللُّبْسِ عَلَى طَهَارَةِ الْمَاءِ لَاطَهَارَةِ التَّيَمُّمِ مُعَلِّلًا بِأَنَّ طَهَارَةَ التَّيَمُّمِ لَيْسَتْ بِطَهَارَةٍ كَامِلَةٍ (البحرالرائق، ج ۱، ۱۷۶، باب المسح على الخفين)

قَالَ -رَحِمَهُ اللَّهُ -(إنْ لَبِسَهُمَا عَلَى وُضُوءٍ تَامٍّ وَقْتَ الْحَدَثِ) ؛ لِأَنَّ الْخُفَّ شُرِعَ مَانِعًا فَلَا بُدَّ مِنْ اللُّبْسِ مَعَ الطَّهَارَةِ ، وَإِلَّا كَانَ رَافِعًا قَوْلُهُ عَلَى وُضُوءٍ تَامٍّ احْتِرَازٌ عَنْ وُضُوءٍ غَيْرِ مُسْبَغٍ بِأَنْ بَقِيَ مِنْ أَعْضَائِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَأَحْدَثَ قَبْلَ الِاسْتِيعَابِ لَا يَجُوزُ لَهُ الْمَسْحُ أَوْ هُوَ احْتِرَازٌ مِنْ وُضُوءٍ نَاقِصٍ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَقْصُهُ كَوُضُوءِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَمَنْ بِمَعْنَاهَا إذَا لَبِسُوا الْخُفَّ ، ثُمَّ خَرَجَ الْوَقْتُ وَكَالْمُتَيَمِّمِ إذَا لَبِسَ خُفَّيْهِ ، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فَإِنَّهُمْ لَا يَمْسَحُونَ لِعَدَمِ اللُّبْسِ عَلَى وُضُوءٍ تَامٍّ ؛ لِأَنَّهُ بِخُرُوجِ الْوَقْتِ يَظْهَرُ الْحَدَثُ السَّابِقُ (تبيين الحقائق، ج ۱، ص۴۷، باب المسح على الخفين)

مسئلہ نمبر ۸...... جوتوں پر مسح کرنا جائز نہیں، کیونکہ جوتوں سے ٹخنوں تک پورا حصہ چھپا ہوا نہیں ہوتا۔ ۱

البتہ اگر جوتے اتنے مضبوط اور موٹے ہوں کہ ان میں چمڑے کے موزوں والی خصوصیات واوصاف پائے جاتے ہوں اور وہ ٹخنوں سمیت پورے پاؤں کو چھپائے ہوئے ہوں (جیسا کہ بعض فوجیوں کے بڑے بوٹ ہوتے ہیں) تو ان پر مسح کرنا درست ہے، اور نماز صحیح ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہوگا کہ جوتے پاک ہوں (کذا فی امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۴۳ وعلم الفقہ حصہ اول ص ۱۰۱) ۲

---

۱ صرَّحَ الفقهاء أنه لا يجوزُ المسحُ على النَّعلَيْن، ولو اكتفى به لم يجزئه وضوؤه؛ لفواتِ الرُّكن :أى غَسلُ الرِّجلين، أو مسحُ الخفَّين(غاية المقال فيما يتعلق بالنعال،للإمام محمد عبد الحى اللكنوى،ص ۲۱، فى تحقيق لفظ النّعل وما يتعلّق به)

قَوْله :(وَلَا يمسح على النَّعْلَيْنِ) أَشَارَ بذلك إِلَى نفى مَا رُوِىَ عَن عَلىّ وَغَيره من الصَّحَابَة أَنهم مسحوا على نعَالهمْ ثمَّ صلوا .وَرُوِىَ فِى ذَلِك حَدِيث مَرْفُوع أخرجه أَبُو دَاوُد من حَدِيث الْمُغيرَة بن شُعْبَة فِى الْوضُوء ، لَكِن ضعفه عبد الرَّحْمَن بن مهْدى وَغَيره، وَرُوِىَ عَن ابْن عمر أَنه كَانَ إِذا تَوَضَّأ ونعلاه فِى قدمية مسح ظُهُور نَعْلَيْه بيدَيْهِ، وَيَقُول :كَانَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يصنع هَكَذَا، أخرجه الطَّحَاوِىّ وَالْبَزَّار، وَرُوِىَ فِى حَدِيث رَوَاهُ عَلىّ بن يحيى بن خَلاد عَن أَبِيه عَن عَمه رِفَاعَة بن رَافع :(أَنه كَانَ جَالِسا عِنْد النَّبِى، عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام) ، وَفِيه :(وَمسح بِرَأْسِهِ وَرجلَيْهِ) ، أخرجه الطَّحَاوِىّ وَالطَّبَرَانِىّ فِى (الْكَبِير) . وَالْجَوَاب عَن حَدِيث ابْن عمر :أَنه كَانَ فِى وضوء مُتَطَوّع بِهِ لَا فِى وضوء وَاجِب عَلَيْهِ، وَعَن حَدِيث رِفَاعَة :أَن الْمُرَاد أَنه مسح بِرَأْسِهِ وخفيه على رجلَيْهِ، وَاسْتدلَّ الطَّحَاوِىّ على عدم الْإِجْزَاء بِالْإِجْمَاع على أَن الْخُفَّيْنِ إِذا تخرقا حَتَّى يَبْدُو القدمان، أَن الْمسْح لَا يجزىء عَلَيْهِمَا، قَالَ :فَكَذَلِك النَّعْلَان لِأَنَّهُمَا لَا يغيبان الْقَدَمَيْنِ .قَالَ بَعضهم :هَذَا اسْتِدْلَال صَحِيح، وَلكنه مُنَازع فِى نقل الْإِجْمَاع الْمَذْكُور .وَقلت :غير مُنَازع فِيهِ لِأَن مَذْهَب الْجُمْهُور أَن مُخَالفَة الْأَقَل لَا تضر الْإِجْمَاع، وَلَا يشْتَرط فِيهِ عدد التَّوَاتُر عِنْد الْجُمْهُور(عمدة القارى،كتاب الْوضُوء ،بابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِى النَّعْلَيْنِ ولا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ)

لم يذهب احدمن الائمة الىٰ جوازالمسح على النعلين (معارف السنن جلد ۱ صفحه ۳۴۷، باب فى المسح على الجوربين والنعلين)

۲ أَنْ يَكُونَ خُفًّا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ؛ لِأَنَّ الشَّرْعَ وَرَدَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَمَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْخُفِّ، وَكَذَا مَا يَسْتُرُ الْكَعْبَيْنِ مِنْ الْجِلْدِ مِمَّا سِوَى الْخُفِّ، كَالْمُكَعَّبِ الْكَبِيرِ، وَالْمِيثَمِ؛ لِأَنَّهُ فِى مَعْنَى الْخُفِّ(بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع،كِتَابُ الطَّهَارَةِ،فَصْلٌ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

یہ بات یاد رہے کہ خنزیر نجس العین ہے، اس کی کھال سے بنے ہوئے جوتے اور خفین ناپاک ہیں، وہ پاک بھی نہیں ہو سکتے، اُن کو پہن کر نماز جائز نہیں۔ اور جن جوتوں پر ناپاکی لگ جائے، اُنہیں پاک کرنے کا طریقہ آگے مسئلہ نمبر ۳۵ میں آتا ہے۔

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۹...... ریگزین، پلاسٹک اور ربڑ وغیرہ کے موزے اگر چمڑے کے موزوں والی خصوصیات وصفات کے حامل ہوں تو ان پر مسح جائز ہے؛ لیکن اگر ایسی پتلی اور کمزور ریگزین وغیرہ کے ہوں کہ ان کو پہن کر کم از کم تین میل نہ چل سکیں اور وہ پھٹ جائیں یا سختی وموٹائی کی وجہ سے پیروں میں خود بخود نہ ٹھہر سکیں یا اُن میں سے پانی بآسانی چھن جائے یا ان میں سے آر پار نظر آئے تو اُن پر مسح جائز نہیں۔

ملحوظ رہے کہ آج کل بازار میں ریگزین کے جوتے اور خفین وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں اور بعض لوگ اُس کو چمڑا سمجھ کر دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اس لیے ریگزین کے موزے ہونے کی صورت میں اُن میں چمڑے کی مذکورہ خصوصیات واوصاف کو دیکھ لینا چاہئے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۱۰...... جن موزوں پر مسح جائز ہے اگر وہ استعمال کرتے رہنے سے اتنا گھس جائیں کہ جوتا پہنے بغیر ان کو پہن کر چلنے سے وہ پھٹ جائیں تو ان پر بھی مسح جائز نہیں کیونکہ جس طرح شروع میں مسح جائز ہونے کے لئے دوسری شرائط کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی ہے

---

[1] (قَوْلُهُ :وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إذَا كَانَا ثَخِينَيْنِ لَا يَشِفَّانِ) حَدُّ الثَّخَانَةِ أَنْ يَقُومَ عَلَى السَّاقِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُرْبَطَ بِشَيْءٍ، وَقَوْلُهُ لَا يَشِفَّانِ أَيْ لَا يُرَى مَا تَحْتَهُمَا مِنْ بَشَرَةِ الرِّجْلِ مِنْ خِلَالِهِ وَيَنْشُفَانِ خَطَأٌ، قَالَ فِي الذَّخِيرَةِ رَجَعَ أَبُو حَنِيفَةَ إلَى قَوْلِهِمَا فِي آخِرِ عُمُرِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَبْعِ أَيَّامٍ، وَقِيلَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى (الجوهرة النيرة، ج ۱، ص ۲۸، المسح على الجوربين)

(قَوْلُهُ أَوْ جَوْرَبَيْهِ) الْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الرِّجْلِ قَامُوسٌ، وَكَأَنَّهُ تَفْسِيرٌ بِاعْتِبَارِ اللُّغَةِ، لَكِنَّ الْعُرْفَ خَصَّ اللِّفَافَةَ بِمَا لَيْسَ بِمَخِيطٍ وَالْجَوْرَبَ بِالْمَخِيطِ، وَنَحْوُهُ الَّذِي يُلْبَسُ كَمَا يُلْبَسُ الْخُفُّ شَرْحُ الْمُنْيَةِ (قَوْلُهُ وَلَوْ مِنْ غَزْلٍ أَوْ شَعْرٍ) دَخَلَ فِيهِ الْجُوخُ كَمَا حَقَّقَهُ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ .وَقَالَ :وَخَرَجَ عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ كِرْبَاسٍ بِالْكَسْرِ :وَهُوَ الثَّوْبُ مِنْ الْقُطْنِ الْأَبْيَضِ؛ وَيُلْحَقُ بِالْكِرْبَاسِ كُلُّ مَا كَانَ مِنْ نَوْعِ الْخَيْطِ كَالْكَتَّانِ وَالْإِبْرَيْسَمِ وَنَحْوِهِمَا .وَتَوَقَّفَ ح فِي وَجْهِ عَدَمِ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَيْهِ إذَا وُجِدَ فِيهِ الشُّرُوطُ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا الشَّارِحُ.

وَأَقُولُ :الظَّاهِرُ أَنَّهُ إذَا وُجِدَتْ فِيهِ الشُّرُوطُ يَجُوزُ، وَأَنَّهُمْ أَخْرَجُوهُ لِعَدَمِ تَأَتِّي الشُّرُوطِ فِيهِ غَالِبًا، يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا فِي كَافِي النَّسَفِيِّ حَيْثُ عَلَّلَ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبِ مِنْ كِرْبَاسٍ بِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ تَتَابُعُ الْمَشْيِ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُفِيدُ أَنَّهُ لَوْ أَمْكَنَ جَازَ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ أَيْضًا مَا فِي ط عَنْ الْخَانِيَّةِ أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ فِي مَعْنَى الْخُفِّ فِي إدْمَانِ الْمَشْيِ عَلَيْهِ وَقَطْعِ السَّفَرِ بِهِ وَلَوْ مِنْ لِبَدٍ رُومِيٍّ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ .اهـ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۶۹، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

کہ ان کو پہن کر بغیر جوتا پہنے چلنے سے وہ پھٹیں نہیں، اسی طرح مسح کے باقی رہنے کے لیے بھی یہ شرائط ضروری ہیں، البتہ اگر ان پر نیا چمڑا چڑھا دیا جائے یا کمزور جگہ چمڑے کا پیوند لگا کر مضبوط کردیا جائے تو پھر ان پر مسح جائز ہوجائے گا (امداد الاحکام بتغیر جلد ا صفحہ ۳۹۳) ۱؎

مسئلہ نمبر ۱۱...... بعض لوگ ایسے موزے پہن کر کہ ان پر مسح جائز نہیں ان کے اوپر سے چمڑے کے پینتاوے پہن لیتے ہیں، جو ٹخنوں سے نیچے ہوتے ہیں، اور پینتاوے کے اوپر مسح کرتے ہیں، اس طرح مسح کرنا جائز اور معتبر نہیں (لانہ اذالم یجز علی المنعلین الرقیقین علی الراجح، فاین یجوز علیٰ ھٰذین الغیر المنعلین، والمنعل یکون بالاتحاد) ۲؎

مسئلہ نمبر ۱۲...... کپڑے کی باریک یا موٹی جرابیں پہن کر اوپر سے چمڑے کے موزے پہن لیے جائیں تو ان چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، یعنی چمڑے کے موزوں کے نیچے عام موزے پہن کر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں (امداد المفتین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۹۶) ۳؎

۱؎ (قَوْلُهُ: مَا يَكُونُ صَالِحًا لِقَطْعِ الْمَسَافَةِ وَالْمَشْيِ الْمُتَتَابِعِ عَادَةً) أَقُولُ: لِيُنْظَرَ مَا الْمُرَادُ بِذَلِكَ هَلْ الْمُعْتَبَرُ قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِالْخُفِّ نَفْسِهِ أَىْ بِأَنْ يَكُونَ صَالِحًا لِذَلِكَ بِدُونِ لُبْسِهِ فِي الْمُكَعَّبِ أَوْ مَا هُوَ الْمُعْتَادُ لَنَا مِنْ لُبْسِهِ فِي الْمُكَعَّبِ تَوَقَّفْنَا مِنْ قَدِيمٍ فِي ذَلِكَ وَلَمْ نَجِدْ فِيهِ نَقْلًا مَعَ التَّفْتِيشِ وَالتَّنْقِيرِ لَكِنْ قَالَ شَيْخُنَا الَّذِي يَتَبَادَرُ مِنْ كَلَامِهِمْ فِي تَعَالِيلِهِمْ وَأَدِلَّتِهِمْ أَنَّ الْمُعْتَبَرَ مَا يَصْلُحُ لِقَطْعِ الْمَسَافَةِ فِيهِ نَفْسُهُ فَعَلَى هَذَا فَالْوَاجِبُ عَلَى الشَّخْصِ أَنْ يَتَفَقَّدَ خُفَّهُ، فَإِنَّهُ قَدْ يَرِقُّ أَسْفَلُهُ وَيَمْشِي عَلَيْهِ بِالْمُكَعَّبِ أَيَّامًا كَثِيرَةً وَلَا يُنْقَبُ وَلَوْ فَرَضَ أَنَّهُ لَوْ مَشَى بِهِ وَحْدَهُ يَتَخَرَّقُ فِي دُونِ ذَلِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ الْمَسْحُ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُونَ، فَإِنَّهُمْ لَا يَزَالُونَ يَمْسَحُونَ حَتَّى يَتَخَرَّقَ قَدْرَ ثَلَاثِ أَصَابِعَ مَعَ أَنَّهُ قَبْلَ هَذَا قَدْ لَا يُمْكِنُ الْمَشْيُ عَلَيْهِ فِي الْمُدَّةِ الْمُعْتَبَرَةِ فَعَلَى الشَّخْصِ أَنْ يَعْتَبِرَ ذَلِكَ قَبْلَ الْخَرْقِ وَبَعْدَهُ لِئَلَّا يُصَلِّيَ بِلَا طَهَارَةٍ فَلْيُحْفَظْ (منحة الخالق، الْمَسْحُ عَلَى الْجُرْمُوقِ)

لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبِ الرَّقِيقِ مِنْ غَزْلٍ أَوْ شَعْرٍ بِلَا خِلَافٍ (البحر الرائق، ج ۱، ص ۱۹۲، باب المسح على الخفين)

۲؎ والذى لا يغطى الكعبين إذا خيط به ثخين كجوخ يصح المسح عليه (مراقى الفلاح، ص ۵۶، باب المسح على الخفين)

۳؎ فتویٰ محققین کا اسی پر ہے اگرچہ بعض علمائے روم نے تبعاً للفتاویٰ الشاذی عدمِ جواز کا فتویٰ دیا ہے (امداد المفتین، کتاب الطہارۃ صفحہ ۲۹۶)

(أَوْ جُرْمُوقَيْهِ) وَلَوْ فَوْقَ خُفٍّ أَوْ لِفَافَةٍ، وَلَا اعْتِبَارَ بِمَا فِي فَتَاوَى الشَّاذِيِّ؛ لِأَنَّهُ رَجُلٌ مَجْهُولٌ لَا يُقَلَّدُ فِيمَا خَالَفَ النُّقُولَ (الدر المختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

مسئلہ نمبر ۱۳…… خفین پہن کراوپر سے کپڑے کی ایسی جرابیں پہن لی جائیں کہ اُن کے اوپر سے مسح کرنے سے پانی کی تری نیچے خفین تک ہاتھ کی تین اُنگلیوں کی مقدار کے برابر پہنچ جاتی ہے تو اوپر والی جرابوں پرمسح کافی ہوگا اور اس صورت میں یہی سمجھا جائے گا کہ نیچے والے خفین پر ہی مسح کیا گیا، اور اگرمسح کی تری نیچے خفین تک نہیں پہنچتی تو جرابوں کواُتار کرمسح کرنا ضروری ہوگا۔ [1]

البتہ اگراوپر کی جرابوں کو نیچے خفین کے ساتھ سی دیا جائے تو پھراوپر سے مسح کرنا جائز ہوگا، اور مسح معتبر ہونے کے لیے نیچے خفین تک مسح کی تری کا پہنچنا ضروری نہیں ہوگا۔ لانہ فی حکم المبطّن (احسن الفتاویٰ جلد۲صفحہ ۶۵و۶۶، بتغیر) [2]

مسئلہ نمبر ۱۴…… اگرکسی نے پہلے نیچے ایک یا دونوں پاؤں میں ایسے موزے (یعنی خفین)

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(قَوْلُهُ أَوْ لِفَافَةٍ) أَیْ سَوَاءٌ كَانَتْ مَلْفُوفَةً عَلَى الرِّجْلِ تَحْتَ الْخُفِّ أَوْ كَانَتْ مَخِيطَةً مَلْبُوسَةً تَحْتَهُ كَمَا أَفَادَهُ فِی شَرْحِ الْمُنْيَةِ (قَوْلُهُ وَلَا اعْتِبَارَ بِمَا فِی فَتَاوَى الشَّاذِیِّ) بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ عَلَى مَا رَأَيْته فِی النُّسَخِ، لَكِنَّ الَّذِی رَأَيْته بِخَطِّ الشَّارِحِ فِی خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ، ثُمَّ الَّذِی فِی هَذِهِ الْفَتَاوَى هُوَ مَا نَقَلَهُ عَنْهَا فِی شَرْحِ الْمَجْمَعِ مِنْ التَّفْصِيلِ، وَهُوَ أَنَّ مَا يُلْبَسُ مِنْ الْكِرْبَاسِ الْمُجَرَّدِ تَحْتَ الْخُفِّ يَمْنَعُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفِّ لِكَوْنِهِ فَاصِلًا وَقِطْعَةُ كِرْبَاسٍ تُلَفُّ عَلَى الرِّجْلِ لَا تَمْنَعُ؛ لِأَنَّهُ غَيْرُ مَقْصُودٍ بِاللُّبْسِ، وَقَدْ أَطَالَ فِی رَدِّهِ فِی شَرْحِ الْمُنْيَةِ وَالدُّرَرِ وَالْبَحْرِ لِتَمَسُّكِ جَمَاعَةٍ بِهِ مِنْ فُقَهَاءِ الرُّومِ، قَالَ ح :وَقَدْ اعْتَنَى يَعْقُوبُ بَاشَا بِتَحْقِيقِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فِی كُرَّاسَةٍ مُبَيِّنًا لِلْجَوَازِ لَمَّا سَأَلَهُ السُّلْطَانُ سُلَيْمٌ خَانُ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۶۹، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

[1] (قوله ولو فوق خف) أفاد جواز المسح عليهما منفردين أيضا وهذا لو كانا من جلد، فلو من كرباس لا يجوز ولو فوق الخف إلا أن يصل بلل المسح إلى الخف(رد المحتار على الدر المختار، ج ۱، ص ۲۶۸)

[2] اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگراوپر نیچے دو یا تین جرابیں پہن لی جائیں کہ سب کا ملا کر حجم موٹا ہو جائے، تب بھی مسح جائز نہیں، اگر وہ سب باہم سی دی جائیں، اور سب مل کر چمڑے کی خصوصیات وصفات حاصل کرلیں تو پھر جائز ہے۔

ان الخف اذا كان ذاطاقين، وكل طاق متصل بالآخر غيرمزائل عنه، فيصيران بحكم الاتصال كشئ واحد، كالشعر مع بشرة الرأس، اعتبرا شيئا واحدابحكم الاتصال، حتى كان المسح على شعر الرأس كالمسح على البشرة، فكذاههنا، يجعل المسح على احد الطاقين كالمسح على الطاق الآخر، فالممسوح لم يزل من حيث الحكم والاعتبار، فلم يجب اعادة المسح(المحيط البرهانى جلد ۱، صفحہ ۳۴۶، كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين)

پہنے جن پر مسح کرنا جائز ہے اور بعد میں اوپر سے ایک یا دونوں پاؤں میں ایسے ہی دوسرے موزے (یعنی خفین) پہن لیے کہ اگر ان کو تنہا پہنا جاتا تو ان پر بھی مسح جائز تھا تو اوپر والے موزے پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اوپر والا موزہ وضو ٹوٹنے کے بعد نہ پہنا ہو۔ اور اگر نیچے والا موزہ پہنا اور پھر وضو ٹوٹا اور وضو ٹوٹنے کے بعد اوپر والا موزہ پہنا (خواہ نیچے والے موزے پر مسح کر چکا ہو یا نہ کیا ہو)

تو ایسی صورت میں اوپر والے موزے پر مسح جائز نہ ہوگا بلکہ اوپر والے موزے کو اتار کر نیچے والے موزے پر مسح کرنا ضروری ہوگا۔ [1]

مسئلہ نمبر ۱۵...... جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو یا اُدھڑ گیا ہو کہ چلتے وقت پیر کی تین چھوٹی

---

[1] حاصل الكلام هنا ان الجرموق مايلبس فوق الخف وانمايجوزالمسح عليه اذالبسه قبل ان يحدث وبعدهٗ لايجوز،لان الحدث حل بالخف فلايرفعه المسح على الجرموق ولولبسه قبل الحدث ثم احدث حل الحدث بالجرموق فيمسح عليه حتى لو كان واسعافادخل يده الى الخف ومسح عليه لايجوزلعدم الحدث فيه (حاشيه شرنبلالى علىٰ تبيين الحقائق جلد ۱ ،نواقض الوضوء)

الجرموق خف فوق خف الاان ساقه اقصرمنه وانمايجوزالمسح عليه بشرطين :احدهماان لايتخلل بينه وبين الخف حدث كمااذالبس الخفين علىٰ طهارة ولم يمسح عليهماحتى لبس الجرموقين قبل ان تنتقض الطهارة التى لبس عليهاالخف فحينئذيجوزالمسح على الجرموقين وامااذااحدث بعدلبس الخفين ومسح عليهماثم لبس الجرموقين بعدذالك لايجوزله المسح على الجرموقين ؛ لان حكم المسح قداستقرعلى الخف، وكذالواحدث بعدلبس الخف ثم لبس الجرموق قبل ان يمسح على الخف لايمسح عليه ايضاً.والشرط الثانى ان يكون الجرموق لوانفردجازالمسح عليه حتى لوكان به خرق كبيرلايجوزالمسح عليه (الجوهرة النيرة، جلد ۱ ص۲۸، باب المسح على الخفين)

الجرموق فوق الخف فى معنى خف ذى طاقين ولولبس خفاذاطاقين كان له ان يمسح عليه فهذامثله وانمايجوزالمسح عندناعلى الجرموقين اذالبسهمافوق الخفين قبل ان يحدث ويمسح فامااذاكان مسح على الخف اولاثم لبس الجرموق فليس له ان يمسح على الجرموق ؛لان حكم المسح استقرعلى الخف (المبسوط، جلد ۱ ، صفحه ۱۰۲ ، المسح على الجوربين)

فاما الجرموق ، غير متصل بالخف،بل هومزايل عنه،فلايجعل المسح على الجرموق، كالمسح على الخف، فالممسوح زال حقيقة وحكما،فيحل الحدث بما تحته،فيلزمه اعادة المسح،كمالو احدث فى هذه الحالة ، واذا لبس الخفين فوق الخفين،فالجواب فيه على التفصيل الذى ذكرنا، فيما اذالبس الجرموقين فوق الخفين(المحيط البرهانى جلد ۱ ،صفحه ۳۴۶، كتاب الطهارة، الفصل السادس فى المسح على الخفين)

انگلیوں کی (لمبائی اور چوڑائی میں) مقدار کے برابر یا اس سے بھی زیادہ کُھل جاتا ہو، اس پرمسح کرنا درست نہیں رہتا اور اگر اس سے کم مقدار میں کھلتا ہو تو مسح درست ہو جاتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۱۶...... اگر کسی موزے میں مذکورہ مقدار میں پھٹن کے بجائے چمڑے کے موزوں کی خصوصیات واوصاف (جن کا ذکر تفصیل کے ساتھ پیچھے کیا جاچکا ہے) میں سے کوئی دوسری خصوصیت نہ پائی جارہی ہو (مثلاً موزے کی اتنی مقدار کا حصہ گھس کر اتنا کمزور وباریک ہوگیا ہے کہ اس میں سے آر پار نظر آنے لگا ہے، یا جوتوں کے بغیر پہن کر چلنے سے اتنا حصہ پھٹ جائے گا، یا اتنے حصے میں پانی اچھی طرح چھن جاتا ہو) تو قواعد واحتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے موزوں پرمسح جائز نہ ہو۔ [2]

---

[1] (ومنها) ان لايكون بالخف خرق كثير فاما اليسير فلايمنع المسح وهذا قول اصحابنا الثلاثة وهواستحسان والقياس ان يمنع قليله وكثيره وهوقول زفر والشافعي وقال مالك وسفيان الثورى الخرق لايمنع جوازالمسح قل اوكثر بعد ان كان ينطلق عليه اسم الخف وجه قولهما ان الشرع ورد بالمسح على الخفين فمادام اسم الخف له باقيا يجوز المسح عليه وجه القياس انه لما ظهر شيئ من القدم وان قل وجب غسله لحلول الحدث به لعدم الاستتار بالخف والرجل فى حق الغسل غير متجزئة فاذا وجب غسل بعضها وجب غسل كلها وجه الاستحسان ان رسول اللهﷺ امراصحابه رضى اللهعنهم بالمسح مع علمه بان خفافهم لايخلو عن قليل الخروق فكان هذا منه بيانا ان القليل من الخروق لايمنع المسح ولان المسح اقيم مقام الغسل ترفها فلو منع قليل الانكشاف لم يحصل الترفية لوجوده فى اغلب الخفاف(البدائع الصنائع جلد ۱ صفحه ۱۱، الْمَسُح عَلَى الْجَوْرَب، كذافى البحر جلد ۱ صفحه ۱۷۵)

ولنا ان الخفاف لاتخلوعن قليل خرق عادة فيلحقهم الحرج فى النزع وتخلوعن الكبير فلاحرج والكبير ان ينكشف قدرثلاثة اصابع من اصابع الرجل اصغرهاهوالصحيح لان الاصل فى القدر وهو الاصابع والثلاث اكثرها فيقام مقام الكل واعتبار الاصغر للاحتياط(الهداية جلد ۱ صفحه ۱۵۱، باب المسح على الخفين)

ولايجوز على خف فيه خرق يبين منه مقدارثلاثة اصابع من اصابع الرجل الصغار وتجمع خروق كل خف على حدته (المختار مع الاختيارللموصلى جلد ۱ صفحه ۲۴، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

[2] الْـمُتَبَادَرُ مِنْ كَلَامِهِمْ أَنَّ الْمُرَادَ مِنْ صُلُوحِهِ لِقَطْعِ الْمَسَافَةِ أَنْ يَصْلُحَ لِذَلِكَ بِنَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ لُبْسِ الْـمَدَاسِ فَوْقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ يَرِقُّ أَسْفَلُهُ وَيَمْشِي بِهِ فَوْقَ الْمَدَاسِ أَيَّامًا وَهُوَ بِحَيْثُ لَوْ مَشَى بِهِ وَحْدَهُ فَرْسَخًا تَخَرَّقَ قَدْرُ الْمَانِعِ، فَعَلَى الشَّخْصِ أَنْ يَتَفَقَّدَهُ وَيَعْمَلَ بِهِ بِغَلَبَةِ ظَنِّهِ (ردالمحتار جلد ۱ صفحه ۲۶۴، كتاب الطهارة، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، شُرُوط الْمَسْح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

فَإِنْ كَانَا ثَخِينَيْنِ مُنَعَّلَيْنِ يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا (المبسوط سرخسى، ج ۱، ص ۱۰۲، المسح على الجوربين)

پس احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ موزے اُتارنے اور پہننے کے لئے جو موزوں میں جگہ بنائی جاتی ہے، اور موزے پہننے کے بعد اس کو تسمے، بٹن یا چین سے بند کر دیا جاتا ہے، اُس جگہ میں بھی چمڑے والی خصوصیات ہونی چاہئیں، اور پیروں کی تین اُنگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ ایسی نہ ہونی چاہئے جس میں چمڑے والی خصوصیات نہ ہوں یا پھر اس کے اوپر چمڑا وغیرہ لگا دیا جائے، تا کہ پہننے کے بعد وہ حصہ اس سے ڈھک جایا کرے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۱۷...... اگر کوئی پھٹن اس نوعیت کی ہو کہ اس کے قریب دائیں بائیں سے جھانک کر دیکھا جائے تو تین انگلیوں کی مقدار پاؤں کا حصہ نظر آجاتا ہے، لیکن چلتے وقت تین انگلیوں کے برابر پاؤں کا حصہ کھلتا نہیں تو ایسے موزوں پر مسح جائز ہے، کیونکہ مسح کے لئے مانع پاؤں کا اس طرح نظر آنا نہیں بلکہ کھُل جانا ہے (امداد المفتیین صفحہ ۲۹۷) [2]

---

[1] چمڑے کے موزوں کی خصوصیات واوصاف کی شرطیں پہلے بیان کی جا چکی ہیں؛ جن میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ غیر معمولی چلنے سے پھٹیں نہیں، اس شرط کا تعلق ٹخنوں تک پورے موزے سے ہے، اور چلنے سے نہ پھٹنے کی قید سے یہ نہ سمجھا جائے کہ جو حصہ چلنے میں استعمال ہوتا ہے یعنی تلوا، صرف اُس حصہ کے لیے اِس شرط کا پایا جانا معتبر ہے، کیونکہ چلنے کی قید سے موزے کی مضبوطی کا ایک وصف بیان کرنا مقصود ہے، اور یہ بھی پہلے بیان کیا جا چکا کہ دلائل کی رُو سے راجح یہ ہے کہ منعَّل پتلے موزوں پر مسح جائز نہیں، اس کا تقاضا بھی یہ ہے کہ اس شرط کا تعلق جس طرح نیچے والے حصے سے ہے (جو حصہ منعَّل کہلاتا ہے) اسی طرح اوپر کے حصہ سے بھی اس کا تعلق ہے۔

اور چمڑے کے موزوں کی خصوصیات واوصاف کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ پنڈلی پر خود سے ٹھہرے رہیں، پنڈلی کی قید سے ظاہر ہے کہ اس شرط کا تعلق ٹخنے تک ہے؛ اسی طرح ایک شرط یہ ہے کہ آر پار دکھائی نہ دے، وہ پانی کو اچھی طرح جذب نہ کریں، اس کا تعلق بھی ظاہر ہے کہ نیچے اور اوپر والے پورے حصے کے ساتھ ہے۔

اور فقہائے کرام نے پھٹن کے بارے میں جس مقدار کی تصریح فرمائی ہے، علّت کے مشترک ہونے کی وجہ سے وہی مقدار دوسری شرائط میں بھی معتبر ہونی چاہئے۔ لان السکوت فی معرض البیان بیان.

اذا لبس مکعبا لایری من کعبیه اوقدمیه الامقدار اصبع او اصبعین جازالمسح علیه وهو بمنزلة الخف الذی لاساق له کذافی فتاویٰ قاضیخان (هندیه ج ۱ ص ۳۲، الْبَابُ الْخَامِسُ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

[2] وَلَوْ لَمْ یُرَ الْقَدْرُ الْمَانِعُ عِنْدَ الْمَشْیِ لِصَلَابَتِهِ لَمْ یُمْنَعْ وَإِنْ کَثُرَ کَمَا لَوْ انْفَتَقَتْ الظِّهَارَةُ دُونَ الْبِطَانَةِ (الدرالمختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّیْنِ)

قَوْلُهُ وَلَوْ عَلَیْهِ) أَیْ الْعَقِبِ اُعْتُبِرَ بُدُوُّ :أَیْ ظُهُورُ أَکْثَرِهِ، کَذَا ذَکَرَهُ قَاضِی خَانْ وَغَیْرُهُ، وَکَذَا لَوْ کَانَ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۱۸...... پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار پھٹے یا اُدھڑے ہوئے ہونے کا مذکورہ حکم اس وقت ہے جبکہ موزہ انگلیوں کے اوپر سے نہ پھٹا ہو بلکہ کسی اور جگہ سے پھٹا ہو، اور اگر انگلیوں کے اوپر سے پھٹا ہو تو اس وقت ان انگلیوں کا اعتبار ہوگا جن کے اوپر سے پھٹا ہے، خواہ وہ بڑی انگلیاں ہوں یا چھوٹی کہ اگر تین مکمل اُنگلیوں کے اوپر سے پھٹا ہوا ہے، تو مسح درست نہ ہوگا، اور اس سے کم ہونے کی صورت میں مسح کرنا درست ہوگا۔ [۱]

مسئلہ نمبر ۱۹...... ہر موزہ کے پھٹا ہوا ہونے کا اعتبار الگ الگ ہوگا اور ایک موزہ کی پھٹن کو دوسرے موزہ کی پھٹن کے ساتھ ملا کر اور جمع کر کے اعتبار نہیں کیا جائے گا، البتہ اگر ایک ہی موزہ کی مختلف جگہوں سے پھٹی ہوئی جگہ کو ملا کر پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار کے برابر جگہ بن جاتی ہے تو مسح کرنا درست نہیں ہوگا اور اس سے کم مقدار بنتی ہے تو مسح درست ہو جائے گا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الْخُرُقُ تَحْتَ الْقَدَمِ اُعْتُبِرَ أَكْثَرُهُ كَمَا فِي الِاخْتِيَارِ، وَنَقَلَهُ الزَّيْلَعِيُّ عَنْ الْغَايَةِ بِلَفْظِ قِيلَ .قَالَ فِي الْبَحْرِ: وَظَاهِرُ الْبَدَائِعِ اخْتِيَارُ اعْتِبَارِ ثَلَاثِ أَصَابِعَ مُطْلَقًا، وَهُوَ ظَاهِرُ الْمُتُونِ كَمَا لَا يَخْفَى حَتَّى فِي الْعَقِبِ، وَهُوَ اخْتِيَارُ السَّرَخْسِيِّ .وَالْقَدَمُ مِنْ الرِّجْلِ :مَا يَطَأُ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ مِنْ الرُّسْغِ إلَى مَا دُونَ ذَلِكَ، وَهِيَ مُؤَنَّثَةٌ .وَالْعَقِبُ :بِكَسْرِ الْقَافِ مُؤَخَّرُ الْقَدَمِ .اهـ (قَوْلُهُ عِنْدَ الْمَشْيِ) أَيْ عِنْدَ رَفْعِ الْقَدَمِ كَمَا فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ الصَّغِيرِ، سَوَاءٌ كَانَ لَا يُرَى عِنْدَ الْوَضْعِ عَلَى الْأَرْضِ أَيْضًا أَوْ يُرَى عِنْدَ الْوَضْعِ فَقَطْ، وَأَمَّا بِالْعَكْسِ فِيهِمَا فَيُمْنَعُ، أَفَادَهُ ح، وَإِنَّمَا اُعْتُبِرَ حَالُ الْمَشْيِ لَا حَالُ الْوَضْعِ؛ لِأَنَّ الْخُفَّ لِلْمَشْيِ يُلْبَسُ دُرَرٌ (قَوْلُهُ كَمَا لَوْ انْفَتَقَتْ الظِّهَارَةُ إلَخْ) بِأَنْ كَانَ فِي دَاخِلِهَا بِطَانَةٌ مِنْ جِلْدٍ أَوْ خِرْقَةٌ مَخْرُوزَةٌ بِالْخُفِّ فَإِنَّهُ لَا يُمْنَعُ زَيْلَعِيٌّ، وَقَدَّمْنَاهُ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۷۴، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

[۱] (وَالْخَرْقُ الْكَبِيرُ) بِمُوَحَّدَةٍ أَوْ مُثَلَّثَةٍ (وَهُوَ قَدْرُ ثَلَاثِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْأَصَاغِرِ) بِكَمَالِهَا وَمَقْطُوعُهَا يُعْتَبَرُ بِأَصَابِعَ مُمَاثِلَةٍ (يَمْنَعُهُ) إلَّا أَنْ يَكُونَ فَوْقَهُ خُفٌّ آخَرُ أَوْ جُرْمُوقٌ فَيَمْسَحُ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَوْ الْخَرْقُ عَلَى غَيْرِ أَصَابِعِهِ وَعَقِبِهِ وَيُرَى مَا تَحْتَهُ، فَلَوْ عَلَيْهَا اُعْتُبِرَ الثَّلَاثُ وَلَوْ كِبَارًا (الدر المختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

(قَوْلُهُ وَهَذَا) أَيْ التَّقْدِيرُ بِالثَّلَاثِ الْأَصَاغِرِ.

(قَوْلُهُ فَلَوْ عَلَيْهَا إلَخْ) تَفْرِيعٌ عَلَى الْقُيُودِ الثَّلَاثَةِ عَلَى سَبِيلِ النَّشْرِ الْمُرَتَّبِ (قَوْلُهُ اُعْتُبِرَ الثَّلَاثُ) أَيْ الَّتِي وَقَعَتْ فِي مُقَابَلَةِ الْخُرْقِ؛ لِأَنَّ كُلَّ أُصْبُعٍ أَصْلٌ فِي مَوْضِعِهَا فَلَا تُعْتَبَرُ بِغَيْرِهَا، حَتَّى لَوْ انْكَشَفَ الْإِبْهَامُ مَعَ جَارَتِهَا وَهُمَا قَدْرُ ثَلَاثِ أَصَابِعَ مِنْ أَصْغَرِهَا يَجُوزُ الْمَسْحُ، وَإِنْ كَانَ مَعَ جَارَتَيْهَا لَا يَجُوزُ . اهـ زَيْلَعِيٌّ وَدُرَرٌ وَغَيْرُهُمَا، وَصَحَّحَهُ فِي التَّتِمَّةِ كَمَا فِي الْبَحْرِ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۷۳، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

اور اگر کسی ایک موزہ کی پھٹن تو (خواہ ایک جگہ سے ہو یا مختلف جگہوں سے) مذکورہ مقدار کے برابر نہیں بنتی۔

لیکن دوسرے موزہ کی پھٹن کو اس کے ساتھ ملانے سے مذکورہ مقدار بن جاتی ہے تو بھی مسح کرنا درست ہوگا۔ [1]

مسئلہ نمبر ۲۰...... اگر کسی نے پاؤں میں خفین پہن رکھے ہیں اور وضو کے لیے پانی صرف اتنی مقدار میں ہو کہ خفین پر مسح کے بغیر وضو کرسکتا ہے اور اگر پیر بھی دھوئے تو وہ پانی وضو کے لیے کافی نہ ہو، یا اتنا وقت کم ہو کہ خفین اُتار کر پاؤں دھونے میں اتنی دیر لگ جائے گی کہ نماز قضا

---

[1] (وَتُجْمَعُ الْخُرُوقُ فِي خُفٍّ) وَاحِدٍ (لَا فِيهِمَا) بِشَرْطِ أَنْ يَقَعَ فَرْضُهُ عَلَى الْخُفِّ نَفْسِهِ لَا عَلَى مَا ظَهَرَ مِنْ خَرْقٍ يَسِيرٍ .(وَأَقَلُّ خَرْقٍ يُجْمَعُ لِيَمْنَعَ) الْمَسْحَ الْحَالِيَّ وَالِاسْتِقْبَالِيّ كَمَا يُنْقَضُ الْمَاضِوِيُّ قُهُسْتَانِيٌّ .قُلْت :مَرَّ أَنَّ نَاقِضَ التَّيَمُّمِ يُمْنَعُ وَيُرْفَعُ كَنَجَاسَةٍ وَانْكِشَافٍ حَتَّى انْعِقَادَهَا كَمَا سَيَجِيءُ فَلْيُحْفَظْ (مَا تَدْخُلُ فِي الْمِسَلَّةِ لَا مَا دُونَهُ) إلْحَاقًا لَهُ بِمَوَاضِعِ الْخَرْزِ (بِخِلَافِ نَجَاسَةٍ) مُتَفَرِّقَةٍ (الدرالمختار، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

(قَوْلُهُ وَتُجْمَعُ الْخُرُوقُ إلَخْ) اخْتَارَ فِي الْبَدَائِعِ بَحْثًا عَدَمَ الْجَمْعِ، وَقَوَّاهُ تِلْمِيذُهُ فِي الْحِلْيَةِ بِمُوَافَقَتِهِ؛ لِمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ مِنْ عَدَمِ الْجَمْعِ مُطْلَقًا، وَاسْتَظْهَرَهُ فِي الْبَحْرِ؛ لَكِنْ ذَكَرَ قَبْلَهُ أَنَّ الْجَمْعَ هُوَ الْمَشْهُورُ فِي الْمَذْهَبِ .وَقَالَ فِي النَّهْرِ :إطْبَاقُ عَامَّةِ الْمُتُونِ وَالشُّرُوحِ عَلَيْهِ مُؤْذِنٌ بِتَرْجِيحِهِ (قَوْلُهُ لَا فِيهِمَا) أَيْ لَوْ كَانَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ الْخُفَّيْنِ خُرُوقٌ غَيْرُ مَانِعَةٍ لَكِنْ إذَا جَمَعْتهَا تَكُونُ مِثْلَ الْقَدْرِ الْمَانِعِ لَا تَمْنَعُ وَيَصِحُّ الْمَسْحُ .اهـ ح (قَوْلُهُ بِشَرْطِ إلَخْ) مُتَعَلِّقٌ بِصِحَّةِ الْمَسْحِ الَّتِي تَضَمَّنَهَا قَوْلُهُ لَا فِيهِمَا كَمَا قَرَّرْنَاهُ أَفَادَهُ ح، وَهَذَا الشَّرْطُ اسْتِظْهَارٌ مِنْ صَاحِبِ الْحِلْيَةِ، وَنَقَلَ عِبَارَتَهُ فِي الْبَحْرِ وَأَقَرَّهُ عَلَيْهِ، وَلِظُهُورِ وَجْهِهِ جَزَمَ بِهِ الشَّارِحُ (قَوْلُهُ فَرْضُهُ) أَيْ فَرْضُ الْمَسْحِ، وَهُوَ قَدْرُ ثَلَاثَةِ أَصَابِعَ (قَوْلُهُ عَلَى الْخُفِّ نَفْسِهِ) ؛ لِأَنَّ الْمَسْحَ إنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَا عَلَى الرِّجْلِ، وَلَا يُنَافِيهِ مَا قَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ رِجْلٍ لَا مِنْ الْخُفِّ؛ لِأَنَّ مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَا بُدَّ أَنْ يَقَعَ الْمَسْحُ بِالثَّلَاثِ عَلَى الْمَحَلِّ الشَّاغِلِ لِلرِّجْلِ مِنْ الْخُفِّ لَا عَلَى الْمَحَلِّ الْخَالِي عَنْ الرِّجْلِ الزَّائِدَةِ عَلَيْهَا (قَوْلُهُ الْمَسْحَ الْحَالِيَّ) أَيْ الَّذِي يُرَادُ وُقُوعُهُ حَالًا؛ وَالِاسْتِقْبَالِيّ أَيْ الَّذِي يُرَادُ إيقَاعُهُ فِيمَا بَعْدَ الزَّمَنِ الْحَاضِرِ ط (قَوْلُهُ كَمَا يَنْقُضُ الْمَاضَوِيَّ) بِأَنْ عَرَضَ بَعْدَ الْمَسْحِ (قَوْلُهُ وَمَرَّ) أَيْ فِي التَّيَمُّمِ فِي قَوْلِهِ :كُلُّ مَانِعٍ مَنَعَ وُجُودُهُ التَّيَمُّمَ نَقَضَ وُجُودُهُ التَّيَمُّمَ (قَوْلُهُ أَنَّ نَاقِضَ التَّيَمُّمِ) أَيْ مَا يُبْطِلُهُ (قَوْلُهُ يُمْنَعُ وَيُرْفَعُ) أَيْ يُمْنَعُ وُقُوعُهُ فِي الْحَالِ أَوْ الِاسْتِقْبَالِ وَيُرْفَعُ الْوَاقِعُ قَبْلَهُ؛ فَالرَّفْعُ يَقْتَضِي الْوُجُودَ بِخِلَافِ الْمَنْعِ.

وَحَاصِلُ الْمَعْنَى أَنَّ مُبْطِلَ التَّيَمُّمِ مِثْلُ الْخُرْقِ الْمُبْطِلِ لِلْمَسْحِ فِي أَنَّهُ يَمْنَعُهُ ابْتِدَاءً وَيَرْفَعُهُ انْتِهَاءً (قَوْلُهُ كَنَجَاسَةٍ) تَنْظِيرٌ لَا تَمْثِيلٌ ح .وَالْمَعْنَى أَنَّ النَّجَاسَةَ الْمَانِعَةَ تَمْنَعُ الصَّلَاةَ ابْتِدَاءً وَتَرْفَعُهَا عُرُوضًا وَمِثْلُهَا الِانْكِشَافُ ط (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۷۴، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

ہو جائے گی اور مسح کی مدت ابھی باقی ہو تو ایسی صورت میں خفین پر مسح کرنا جائز ہونے کے بجائے واجب ہو جائے گا (امداد المفتیین ص ۲۹۷، کتاب الطہارۃ) [1]

خفین وموزوں پر مسح کا طریقہ اور متعلّقہ مسائل

مسئلہ نمبر ۲۱...... خفین پر مسح کے فرضِ عملی دو ہیں:

ایک خفین کے اوپر کی جانب مسح کرنا، دوسرے ہاتھ کی کم از کم چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر مسح کرنا (عمدۃ الفقہ حصہ اول صفحہ ۲۳۶، بتغیر) [2]

مسئلہ نمبر ۲۲...... مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے اپنی دائیں ہاتھ کی انگلیاں داہنے موزہ کے اگلے حصے (یعنی پنجے) پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزہ کے اگلے حصے (یعنی پنجے) پر رکھے انگلیاں پوری پوری رکھے صرف سرے نہ

---

[1] (وَهُوَ جَائِزٌ) فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ إلَّا لِتُهْمَةٍ فَهُوَ أَفْضَلُ، بَلْ يَنْبَغِي وُجُوبُهُ عَلَى مَنْ لَيْسَ مَعَهُ إلَّا مَا يَكْفِيهِ، أَوْ خَافَ فَوْتَ وَقْتٍ أَوْ وُقُوفِ عَرَفَةَ بَحْرٌ (الدرالمختار)

(قَوْلُهُ إلَّا مَا يَكْفِيهِ) أَيْ يَكْفِي الْمَسْحَ فَقَطْ، بِأَنْ كَانَ لَوْ غَسَلَ بِهِ رِجْلَيْهِ لَا يَكْفِيهِ لِلْوُضُوءِ، وَلَوْ تَوَضَّأَ بِهِ وَمَسَحَ كَفَاهُ (قَوْلُهُ أَوْ خَافَ) عَطْفٌ عَلَى صِلَةِ مَنْ (قَوْلُهُ أَوْ وُقُوفِ) أَيْ إنَّهُ إذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ يُدْرِكُ الصَّلَاةَ، لَكِنْ يَخَافُ فَوْتَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ، وَإِذَا مَسَحَ يُدْرِكُهَا جَمِيعًا يَجِبُ الْمَسْحُ، بَلْ لَوْ كَانَ بِحَيْثُ لَوْ صَلَّى فَاتَهُ الْوُقُوفُ قَدَّمَ الْوُقُوفَ لِلْمَشَقَّةِ كَمَا فِي النَّهْرِ، لَكِنَّهُ أَحَدُ قَوْلَيْنِ حَكَاهُمَا الْعِمَادِيُّ فِي مَنَاسِكِهِ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۶۴، کتاب الطهارة، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، شُرُوط الْمَسْح عَلَى الْخُفَّيْنِ)

[2] (وَفَرْضُهُ) عَمَلًا (قَدْرُ ثَلَاثِ أَصَابِعِ الْيَدِ) أَصْغَرِهَا طُولًا وَعَرْضًا مِنْ كُلِّ رِجْلٍ لَا مِنْ الْخُفِّ فَمَنَعُوا فِيهِ مَدَّ الْأُصْبُعِ فَلَوْ مَسَحَ بِرُءُوسِ أَصَابِعِهِ وَجَافَى أُصُولَهَا لَمْ يَجُزْ إلَّا أَنْ يَبْتَلَّ مِنْ الْخُفِّ عِنْدَ الْوَضْعِ قَدْرُ الْفَرْضِ (الدرالمختار، باب المسح على الخفين)

وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفِّ الْمُتَّخَذِ مِنْ الْحَدِيدِ وَالزُّجَاجِ وَالْخَشَبِ .هَكَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ.

(وَمِنْهَا) أَنْ يَكُونَ الْمَمْسُوحُ مِنْ ظَاهِرِ كُلِّ خُفٍّ مِقْدَارُ ثَلَاثِ أَصَابِعِ الْيَدِ عَلَى الْأَصَحِّ .هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ أَصْغَرُهَا .هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ.

وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى بَاطِنِ الْخُفِّ أَوْ عَقِبِهِ أَوْ سَاقِهِ أَوْ جَوَانِبِهِ أَوْ كَعْبِهِ .هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ.

وَلَوْ مَسَحَ عَلَى رِجْلٍ قَدْرَ أُصْبُعَيْنِ وَعَلَى أُخْرَى قَدْرَ خَمْسَةٍ لَمْ يَجُزْ كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ........(وَمِنْهَا) أَنْ يَكُونَ الْمَسْحُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَهُوَ الصَّحِيحُ .هَكَذَا فِي الْكَافِي (الفتاوىٰ الهندية، ج ۱، ص ۳۲، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

رکھے اور انگلیوں کو کھولے ہوئے ٹخنوں کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ ۱؎

مسئلہ نمبر ۲۳...... افضل یہ ہے کہ خفین وموزوں پر مسح کرتے وقت دائیں پاؤں سے مسح کرنے کی ابتداء اور آغاز کیا جائے، یعنی مسح کے لیے دائیں ہاتھ کو دائیں پاؤں پر پھیرنا پہلے شروع کرے اور پھر بائیں پاؤں پر بائیں ہاتھ کو۔ ۲؎

مسئلہ نمبر ۲۴...... اگر پوری انگلیوں کو موزے پر نہیں رکھا بلکہ صرف انگلیوں کا سرا موزے پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح درست نہیں ہوا البتہ انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جائے تو مسح درست ہو جائے گا۔ ۳؎

مسئلہ نمبر ۲۵...... مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے اور اگر کوئی ہتھیلی کی پشت کی طرف سے مسح کرے تب بھی درست ہے۔ ۴؎

مسئلہ نمبر ۲۶...... اگر کسی نے موزے کے اوپر والے حصے پر مسح نہیں کیا، بلکہ نیچے (تلوے والے حصے) کی طرف مسح کیا، یا ایڑی پر (یعنی ٹخنوں کی ہڈی سے پیچھے کی طرف) مسح کیا، تو جائز نہیں، کیونکہ مسح کا اصل مقام پیروں کے اوپر کا اگلا حصہ ہے؛ اور اسی طرح اگر کسی نے ٹخنوں سے اوپر والے حصے پر مسح کیا، تو تب بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ حصہ وضو میں دھوئے جانے والے حصے سے خارج ہے، جس پر مسح پیر دھونے کا بدل نہیں۔

۱؎ وَكَيْفِيَّةُ الْمَسْحِ أَنْ يَضَعَ أَصَابِعَ يَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى مُقَدَّمِ خُفِّهِ الْأَيْمَنِ وَيَضَعَ أَصَابِعَ يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى مُقَدَّمِ خُفِّهِ الْأَيْسَرِ وَيَمُدَّهُمَا إلَى السَّاقِ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ وَيُفَرِّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ .هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ .هَذَا بَيَانُ السُّنَّةِ (الفتاوىٰ الهندية، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

۲؎ الافضل تقديم الرجل اليمنى على اليسرىٰ فى مسح الخفين والجوربين لحديث عائشة السابق (الموسوعة الفقهية جلد ۱۴ ،ماده تيامن)

۳؎ وَإِذَا مَسَحَ خُفَّهُ بِرُءُوسِ أَصَابِعِهِ فَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مُتَقَاطِرًا يَجُوزُ وَإِلَّا لَا .هَكَذَا فِي الذَّخِيرَةِ(الفتاوىٰ الهندية، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

۴؎ وَلَوْ وَضَعَ الْكَفَّ وَمَدَّهَا أَوْ وَضَعَ الْأَصَابِعَ وَمَدَّهَا كِلَاهُمَا حَسَنٌ وَالْأَحْسَنُ أَنْ يَمْسَحَ بِجَمِيعِ الْيَدِ وَلَوْ مَسَحَ بِظَاهِرِ كَفِّهِ جَازَ وَالْمُسْتَحَبُّ أَنْ يَمْسَحَ بِبَاطِنِ كَفِّهِ .كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ (الفتاوىٰ الهندية، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

البتہ اگر کسی نے پیر کے آگے والے حصے کے بالکل درمیان میں مسح نہیں کیا، بلکہ کچھ دائیں بائیں یا آگے (اُنگلیوں والے حصہ پر) یا کچھ اوپر کی طرف مسح کیا، لیکن ٹخنوں کی ہڈی سے نیچے نیچے اور آگے کی طرف ہاتھ کی کم از کم تین اُنگلیوں کے برابر حصہ پر مسح کرلیا، تو معتبر ہوجائے گا۔ [۱]

مسئلہ نمبر ۲۷...... اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ہاتھ کی انگلیاں ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر پیروں کی انگلیوں کی طرف لائے تو بھی جائز ہے۔

لیکن مستحب طریقہ کے خلاف ہے، ایسے ہی اگر لمبائی میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کی چوڑائی میں مسح کرے تو بھی درست ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے۔ [۲]

---

[۱] (نوع آخر) فی بیان محل المسح: فنقول :محل المسح ظاهر الخف دون باطنه، حتى لو مسح باطن خفيه دون ظاهرهما لم يجزئه.

وقال الشافعي رحمه الله :المسح على ظاهر الخف فرض وعلى باطنه سنة، والأولى عنده أن يضع يده اليمنى على ظاهر الخف، ويده اليسرى على باطن الخف فيمسح بهما كل رجل.احتج الشافعي رحمه الله بما روى عن مغيرة بن شعبة رضى الله عنه :أن النبى عليه السلام مسح على خفيه أسفله وأعلاه ، ولأن الاستيعاب فى مسح الرأس سنة، فكذا فى مسح الخفين.

وعلماؤنا رحمهم الله احتجوا :بما روينا من حديث المغيرة، وبما روى عن على رضى الله عنه أنه قال :لو كان الدين بالرأى لكان باطن الخف أولى بالمسح من ظاهره، ولكنى رأيت رسول الله عليه السلام يمسح على ظاهر الخفين دون باطنهما ، ولأن باطن الخف لا يخلو عن لوث عادة فيصب يده ذلك اللوث وفيه بعض الحرج.

والمسح بالخف إنما شرع لرفع الحرج .وأما الجواب عن الحديث :فكذلك الحديث فلا يوجه به، وأما الجواب عن استيعاب الرأس قلنا :جميع الرأس محل المسح بدليل :أنه لو مسح بعض أطرافه دون البعض يجوز بالإجماع، وههنا لو اقتصر على المسح على باطن الخف، لا يجوز بالإجماع، دل أن باطن الخف ليس بمحل للمسح، وإذا لم يكن محلاً للمسح لا يسن المسح عليه وكذلك إذا مسح على العقب لا يجوز؛ لأن محل المسح المقدم دون المؤخر، ولو مسح على ما يلى الساق أو على ما يلى مقدم ظاهر الخف يجوز، ولو مسح على فوق الكعبين لا يجزئه والله أعلم (المحيط البرهانى، ج ۱، ص ۱۶۸، و ۱۶۹ ، كتاب الطهارة، الفصل السادس، فى المسح على الخفين)

[۲] حَتَّى لَوْ بَدَأَ مِنْ السَّاقِ إلَى الْأَصَابِعِ أَوْ مَسَحَ عَلَيْهِمَا عَرَضًا أَجْزَأَهُ هَكَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ(الفتاوىٰ الهندية، ج ۱، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

مسئلہ نمبر ۲۸...... خفین پر مسح معتبر ہونے کے لئے دل میں نیت کرنا ضروری نہیں، بلکہ نیت کے بغیر بھی مسح کا فرض کسی طرح ادا ہوجائے تو مسح معتبر ہوجاتا ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۲۹...... اگر کسی نے خفین پر مسح نہیں کیا لیکن بارش برستے وقت باہر نکلا یا بھیگی گھاس پر چلا جس سے تین انگلیوں کے بقدر موزہ بھیگ گیا تو مسح ہوگیا کیونکہ مسح کے لئے نیت کرنا ضروری نہیں۔ [2]

مسئلہ نمبر ۳۰...... اگر ایک انگلی سے تین مرتبہ موزہ کی تین مختلف جگہوں پر مسح کیا اور ہر مرتبہ انگلی کو پانی سے تر کیا، تب بھی مسح ہوگیا، کیونکہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تین اُنگلیوں سے مسح کیا۔ [3]

مسئلہ نمبر ۳۱...... اگر خفین پر مسح کے لیے نیا پانی نہیں لیا بلکہ مسح اس تری سے کیا جو اُنگلیوں پر کوئی عضو دھونے کے بعد لگی ہوئی تھی، تو مسح درست ہوجائے گا، البتہ اگر انگلیوں پر وہ تری (دوسرے موزہ، یا سَر وغیرہ پر) مسح کرنے کے بعد کی بچی ہوئی تھی تو اس سے مسح درست نہیں ہوگا۔ [4]

---

[1] والنية ليست بشرط لجوازالمسح على الخفين ،حتى ان من قال لغيره :علمني الوضوء والمسح على الخفين ،فتوضأذالك الغير،ومسح على الخفين ،وكان قصده التعليم ،جازعندنا؛وهذالان المنصوص عليه المسح دون النية ،فاشتراط النية يكون زيادة على النص ،وانه لايجوز.الاترى انه لايشترط النية لجوازمسح الرأس ،وانمالايشترط لماقلنا (المحيط البرهانی جلد ۱ صفحه ۳۴۹)

[2] وَلَوْ أَصَابَ مَوْضِعَ الْمَسْحِ مَاءٌ أَوْ مَطَرٌ قَدْرَ ثَلَاثِ أَصَابِعَ أَوْ مَشَى فِي حَشِيشٍ مُبْتَلٍّ بِالْمَطَرِ يُجْزِيهِ وَالطَّلُّ كَالْمَطَرِ عَلَى الْأَصَحِّ .هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ (الفتاوىٰ الهندية، ج ۱ ، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

[3] وإن مسح بإصبع واحد ثم بلها فمسح الخف ثانياً وثالثاً إن مسح كل مرة غير الموضع الذى مسحه جاز كأنه مسح بثلاثة أصابع (فتاوىٰ قاضي خان، ج ۱ ، ص ۴۷)

[4] وَيَجُوزُ الْمَسْحُ بِبَلَلِ الْغُسْلِ سَوَاءٌ كَانَتْ مُتَقَاطِرَةً أَوْ غَيْرَهَا وَلَا يَجُوزُ بِبِلَّةٍ بَقِيَتْ عَلَى كَفِّهِ بَعْدَ الْمَسْحِ .هَكَذَا فِي الْمُحِيطِ (الفتاوىٰ الهندية، ج ۱ ، ص ۳۳، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر۳۲...... اگر کسی نے خفین پہنے ہوئے تھے اوراس نے وضوکیا مگر خفین پر مسح کرنا یاد نہیں رہا،تو جب تک وضو نہیں ٹوٹا اس وقت تک بعد میں مسح کرنا جائز ہے۔ ۱؎

مسئلہ نمبر۳۳...... اگر خود مسح نہیں کیا، بلکہ کسی دوسرے سے مسح کرایا،تب بھی جائز ہے۔ ۲؎

مسئلہ نمبر۳۴...... جس نے خفین پر شریعت کے مطابق مسح کیا،تو وہ اُن لوگوں کی امامت کراسکتا ہے، جولوگ وضو میں پیر دھوکر نماز پڑھ رہے ہیں۔ ۳؎

مسئلہ نمبر۳۵...... احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جوتوں یا خفین پر نجاست لگ جائے،تو چلتے چلتے زمین اورمٹی پررگڑے جانے سے وہ پاک ہوجاتے ہیں۔ ۴؎

﴿گزشتہ صفحے کابقیہ حاشیہ﴾

ويجوزالمسح على الخف ببلة الغسل ،سواء كانت البلة متقاطرة أوغيرمتقاطرة. ولايجوزالمسح ببلل المسح .

وتفسيرهٰذا:أذاتوضأ ،ثم مسح الخف ببلة بقيت على كفه بعدالغسل يجوز.ولومسح رأسه ثم مسح الخف ببلة بقيت لايجوز؛لأن فى الفصل الأول البلة لم تصرمستعملة لأن الفرض ماأقيم بها.وفى الفصل الثانى البلة صارت مستعملة ؛لأن الفرض أقيم بها(المحيط البرهانى جلد ا صفحه ۳۴۰و ۳۴۱،كتاب الطهارات،الفصل السادس فى المسح على الخفين)

۱؎ ولوتوضأونسى مسح خفيه ،ثم خاض الماء ،فأصاب الماء ظاهرخفيه ،يجزئه من المسح ؛لأن المقصودالمأموربه وصول البلة ،وقدوجد،وهونظيرمالونسى مسح الرأس،فأصاب رأسه ماء المطر.وهل يصيرالماء بهذامستعملا؟قال أبويوسف رحمه الله تعالىٰ:لايصيرمستعملا.وقال محمدرحمه الله تعالىٰ :يصيرمستعملا(المحيط البرهانى جلد ا صفحه ۱ ۳۴)

۲؎ ولو أَمَرَ إنساناً حتى مسح على خفيه جاز لحصول المقصود وهو إيصال البلة والله أعلم (المحيط البرهانى، ج ۱، ص۱٦۸، كتاب الطهاراة، الفصل السادس، فى المسح على الخفين)

۳؎ (وَيَجُوزُ) (اقْتِدَاءُ غَاسِلٍ بِمَاسِحٍ) لِاسْتِوَاءِ حَالِهِمَا؛ لِأَنَّ الْخُفَّ مَانِعٌ مِنْ سِرَايَةِ الْحَدَثِ إلَى الْقَدَمِ وَمَا حَلَّ بِالْخُفِّ يُزِيلُهُ الْمَسْحُ، وَالْمَاسِحُ عَلَى الْجَبِيرَةِ كَالْمَاسِحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَلْ هُوَ أَوْلَى؛ لِأَنَّهُ كَالْغَسْلِ لِمَا تَحْتَهُ(مجمع الأنهر فى شرح ملتقى الأبحر،كِتَابُ الصَّلَاةِ،فَصْلٌ الْجَمَاعَةُ)

۴؎ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ قَالَ :إِذَا وَطِءَ الْأَذَى بِخُفَّيْهِ، فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ(سنن أبى داود،بَابٌ فِي الْأَذَى يُصِيبُ النَّعْلَ)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا -أَوْ قَالَ :أَذًى " -وَقَالَ " :إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ :فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا(سنن أبى داود، رقم الحديث ٦٥٠، عن ابى سعيد)

اسی قسم کی احادیث کے پیشِ نظر فقہائے کرام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ اگر چمڑے، ریگزین، پلاسٹک اورربڑ وغیرہ کے خفین یا جوتوں پرکوئی ناپا کی لگ گئی، اوروہ ناپا کی جسم دار ہے، جس کی پہچان یہ ہے کہ خشک ہونے کے بعد بھی نظرآتی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر، منی، خون وغیرہ، تو خواہ وہ تَر ہو یا خشک ہوچکی ہو، وہ جس طرح دھونے سے پاک ہوجاتی ہے، اسی طریقے سے اچھی طرح رگڑنے اور پونچھنے سے بھی پاک ہوجاتی ہے، جبکہ ناپا کی کا اثر (جسم، رنگ اور بو) زائل وختم ہوجائے۔

اوراگر وہ ناپا کی مذکورہ طریقہ پرجسم دار نہیں ہے، جیسے پیشاب، شراب وغیرہ، تو جب تک وہ ناپا کی تر ہواورخشک نہ ہوئی ہو، اس وقت تک اس کودھونے سے بھی پاک ہوجاتی ہے، اوراگر اُس میں مٹی، راکھ، ریت وغیرہ شامل کرکے اُسے مذکورہ طریقے پررگڑ یا پونچھ دیا جائے، اور اُس کا اثر (رنگ، بووغیرہ) زائل وختم ہوجائے، تو بھی پاک ہوجاتی ہے، کیونکہ مٹی، راکھ وغیرہ کے اُس میں شامل کرنے سے وہ جسم دار ناپا کی کا حکم حاصل کرلیتی ہے، لیکن اگر وہ ناپا کی اسی طرح لگی رہی، اورخشک ہوگئی، تو پھر پاک کرنے کے لئے دھونا ضروری ہوگا۔

اسی سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اگر چمڑے کے موزے پر لگے ہوئے پیشاب، شراب اور ناپاک پانی یعنی ایسی ناپا کی جو جسم دار نہ ہوکودھوئے یا مذکورہ طریقے پرمٹی وغیرہ شامل کئے بغیر ویسے ہی کپڑے وغیرہ سے پونچھ دیا جائے تو وہ پاک نہیں ہوگی بلکہ اس کودھونا ضروری ہوگا، کیونکہ وہ کپڑے وغیرہ سے پونچھنے کے بعد خشک ہوجاتی ہے۔ [1]

---

[1] البتہ جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان میں پانی وغیرہ جذب نہ ہوتا ہو، جیسے پلاسٹک، شیشہ، لوہا، سٹیل اورمختلف کیمیکل اور مصالحہ جات سے بنی ہوئی ایسی چیزیں جو پانی اور پتلی چیز کو جذب نہیں کرتیں، ان سب کا حکم یہ ہے کہ ان کو پاک کرنے کے لئے دھونا ضروری نہیں ہے، بلکہ وہ ناپا کی کورگڑ یا پونچھ کراس طرح اچھی طرح صاف کردینے سے بھی پاک ہوجاتی ہیں کہ ناپا کی کا اثر زائل وختم ہوجائے، خواہ وہ ناپا کی جسم دار ہو یا غیرجسم دار۔

مثلاً پلاسٹک وغیرہ کی باڈی سے تیارشدہ کوئی چیز (موبائل وغیرہ) فلش میں گرگئی اوراس کی باڈی پرناپا کی لگ گئی، تو اس کو مذکورہ طریقے پرصاف کردینے سے وہ پاک ہوجائے گا۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

خفین پر مسح کی مُدّت کے احکام

مسئلہ نمبر ۳۶...... جو شخص شرعاً مسافر ہو، اس کو تین دن اور تین رات (یعنی کل بہتّر گھنٹوں)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(وَ) يَطْهُرُ (الْخُفُّ إنْ تَنَجَّسَ بِنَجَسٍ لَهُ جِرْمٌ بِالدَّلْكِ الْمُبَالَغِ إنْ جَفَّ) إنَّمَا خُصَّ الْخُفُّ بِالذِّكْرِ؛ لِأَنَّ الثَّوْبَ لَا يَطْهُرُ إلَّا بِالْغَسْلِ إلَّا فِي الْمَنِيِّ كَمَا سَيَأْتِي إنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّمَا قَيَّدَ بِالْجِرْمِ لِأَنَّ مَا لَا جِرْمَ لَهُ إذَا أَصَابَ الْخُفَّ لَا يطهر بِالدَّلْكِ وَإِنْ جَفَّ إلَّا إذَا الْتَصَقَ بِهِ مِنْ التُّرَابِ فَجَفَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَمَسَحَهُ يَطْهُرُ هُوَ الصَّحِيحُ، وَإِنَّمَا قَيَّدَ بِالْجَفَافِ؛ لِأَنَّ مَا لَهُ جِرْمٌ مِنْ النَّجَسِ إذَا أَصَابَ الْخُفَّ، وَلَمْ يَجِفَّ لَا يَطْهُرُ بِالدَّلْكِ عِنْدَ الطَّرَفَيْنِ وَإِنَّمَا قَيَّدَ بِالدَّلْكِ؛ لِأَنَّهُ بِالْغَسْلِ يَطْهُرُ اتِّفَاقًا ثُمَّ الْفَاصِلُ بَيْنَ مَا لَهُ جِرْمٌ وَمَا لَا جِرْمَ لَهُ هُوَ أَنَّ كُلَّ مَا يُرَى بَعْدَ الْجَفَافِ عَلَى ظَاهِرِ الْخُفِّ كَالْعُذْرَةِ وَالدَّمِ وَنَحْوِهِ فَهُوَ ذُو جِرْمٍ، وَمَا لَا يُرَى بَعْدَ الْجَفَافِ لَيْسَ بِذِي جِرْمٍ، وَإِنَّمَا قَيَّدَ بِالْمُبَالَغِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سَائِرِ الْمُتُونِ احْتِيَاطًا؛ لِأَنَّ الْمَقَامَ مَقَامُ الِاحْتِيَاطِ (خِلَافًا لِمُحَمَّدٍ) فَإِنَّ عِنْدَهُ لَا يَطْهُرُ بِالدَّلْكِ أَصْلًا، وَهُوَ قَوْلُ زُفَرَ. (وَكَذَا إنْ لَمْ يَجِفَّ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ وَبِهِ يُفْتَى) أَيْ جَوَازُ الدَّلْكِ فِي رَطْبٍ ذِي جِرْمٍ فَإِنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ الْجَفَافُ وَلَكِنْ يُشْتَرَطُ ذَهَابُ الرَّائِحَةِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ الْمَشَايِخِ لِعُمُومِ الْبَلْوَى (وَإِنْ تَنَجَّسَ بِمَائِعٍ فَلَا بُدَّ مِنْ الْغَسْلِ) ؛ لِأَنَّ أَجْزَاءَ النَّجَاسَةِ تَتَشَرَّبُ فِي الْخُفِّ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ إلَّا بِالْغَسْلِ (مجمع الانهر، ج ۱، ص ۵۸ و ۵۹، بَابُ الْأَنْجَاسِ)

(قَوْلُهُ :وَالْخُفُّ بِالدَّلْكِ بِنَجَسٍ ذِي جِرْمٍ وَإِلَّا يُغْسَلُ) بِالرَّفْعِ عَطْفًا عَلَى الْبَدَنِ أَيْ يَطْهُرُ الْخُفُّ بِالدَّلْكِ إذَا أَصَابَتْهُ نَجَاسَةٌ لَهَا جِرْمٌ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِرْمٌ فَلَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ لِحَدِيثِ أَبِي دَاوُد إذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ، فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلِهِ أَذًى أَوْ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ خُزَيْمَةَ فَطُهُورُهُمَا التُّرَابُ وَخَالَفَ فِيهِ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ حُجَّةٌ عَلَيْهِ، وَلِهَذَا رُوِيَ رُجُوعُهُ كَمَا فِي النِّهَايَةِ قَيَّدَ بِالْخُفِّ؛ لِأَنَّ الثَّوْبَ وَالْبَدَنَ لَا يَطْهُرَانِ بِالدَّلْكِ إلَّا فِي الْمَنِيِّ؛ لِأَنَّ الثَّوْبَ لِتَخَلْخُلِهِ يَتَدَاخَلُهُ كَثِيرٌ مِنْ أَجْزَاءِ النَّجَاسَةِ فَلَا يُخْرِجُهَا إلَّا الْغَسْلُ وَالْبَدَنُ لِلِينِهِ وَرُطُوبَتِهِ وَمَا بِهِ مِنْ الْعَرَقِ لَا يَجِفُّ، فَعَلَى هَذَا فَمَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الْمُسَافِرِ إذَا أَصَابَ يَدَهُ نَجَاسَةٌ يَمْسَحُهَا بِالتُّرَابِ فَمَحْمُولٌ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ لِتَقْلِيلِ النَّجَاسَةِ لَا لِلتَّطْهِيرِ وَإِلَّا فَمُحَمَّدٌ لَا يُجَوِّزُ الْإِزَالَةَ بِغَيْرِ الْمَاءِ وَهُمَا لَا يَقُولَانِ بِالدَّلْكِ إلَّا فِي الْخُفِّ وَالنَّعْلِ، كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَظَاهِرُ مَا فِي النِّهَايَةِ أَنَّ الْمَسْحَ لِلتَّطْهِيرِ فَيُحْمَلُ عَلَى أَنَّ عَنْ مُحَمَّدٍ رِوَايَتَيْنِ وَلَمْ يُقَيِّدْهُ بِالْجَفَافِ لِلْإِشَارَةِ إلَى أَنَّ قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ هُنَا هُوَ الْأَصَحُّ فَإِنَّ عِنْدَهُ لَا تَفْصِيلَ بَيْنَ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ وَهُمَا قَيَّدَاهُ بِالْجَفَافِ وَعَلَى قَوْلِهِ أَكْثَرُ الْمَشَايِخِ وَفِي النِّهَايَةِ وَالْعِنَايَةِ وَالْخَانِيَّةِ وَالْخُلَاصَةِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى وَفِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ لِعُمُومِ الْبَلْوَى وَلِإِطْلَاقِ الْحَدِيثِ وَفِي الْكَافِي

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

تک خفین پر مسح کرنا درست ہے اور جو مسافر نہ ہو بلکہ مقیم ہو تو، اس کو ایک دن ایک رات

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَالْفَتْوَى أَنَّهُ يَطْهُرُ لَوْ مَسَحَهُ بِالْأَرْضِ بِحَيْثُ لَمْ يَبْقَ أَثَرُ النَّجَاسَةِ اهـ.
فَعُلِمَ بِهِ أَنَّ الْمَسْحَ بِالْأَرْضِ لَا يُطَهِّرُ إِلَّا بِشَرْطِ ذَهَابِ أَثَرِ النَّجَاسَةِ وَإِلَّا لَا يَطْهُرُ وَأَطْلَقَ الْجِرْمَ فَشَمَلَ مَا إِذَا كَانَ الْجُرْمُ مِنْهَا أَوْ مِنْ غَيْرِهَا بِأَنْ ابْتَلَّ الْخُفُّ بِخَمْرٍ فَمَشَى بِهِ عَلَى رَمْلٍ أَوْ رَمَادٍ فَاسْتَجْمَدَ فَمَسَحَهُ بِالْأَرْضِ حَتَّى تَنَاثَرَ طَهُرَ وَهُوَ الصَّحِيحُ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ، ثُمَّ الْفَاصِلُ بَيْنَهُمَا أَنَّ كُلَّ مَا يَبْقَى بَعْدَ الْجَفَافِ عَلَى ظَاهِرِ الْخُفِّ كَالْعَذِرَةِ وَالدَّمِ فَهُوَ جِرْمٌ وَمَا لَا يُرَى بَعْدَ الْجَفَافِ فَلَيْسَ بِجِرْمٍ وَاشْتِرَاطُ الْجُرْمِ قَوْلُ الْكُلِّ؛ لِأَنَّهُ لَوْ أَصَابَهُ بَوْلٌ فَيَبِسَ لَمْ يَجُزْهِ حَتَّى يَغْسِلَهُ؛ لِأَنَّ الْأَجْزَاءَ تَتَشَرَّبُ فِيهِ فَاتَّفَقَ الْكُلُّ عَلَى أَنَّ الْمُطْلَقَ مُقَيَّدٌ فَقَيَّدَهُ أَبُو يُوسُفَ بِغَيْرِ الرَّقِيقِ وَقَيَّدَاهُ بِالْجِرْمِ وَالْجَفَافِ. وَإِنَّمَا قَيَّدَهُ أَبُو يُوسُفَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ مُفَادٌ بِقَوْلِهِ طَهُورٌ أَيْ مُزِيلٌ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ الْخُفَّ إِذَا تَشَرَّبَ الْبَوْلَ لَا يُزِيلُهُ الْمَسْحُ فَإِطْلَاقُهُ مَصْرُوفٌ إِلَى مَا يَقْبَلُ الْإِزَالَةَ بِالْمَسْحِ، كَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْعِنَايَةِ وَتَعَقَّبَهُ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ بِأَنَّهُ لَا يَخْفَى مَا فِيهِ إِذْ مَعْنَى طَهُورٍ مُطَهِّرٌ، وَاعْتُبِرَ ذَلِكَ شَرْعًا بِالْمَسْحِ الْمُصَرَّحِ بِهِ فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مُقْتَصِرًا عَلَيْهِ وَكَمَا لَا يُزِيلُ مَا تَشَرَّبَ بِهِ مِنْ الرَّقِيقِ كَذَلِكَ لَا يُزِيلُ مَا تَشَرَّبَ مِنْ الْكَثِيفِ حَالَ الرُّطُوبَةِ عَلَى مَا هُوَ الْمُخْتَارُ لِلْفَتْوَى بِاعْتِرَافِ هَذَا الْمُجِيبِ.وَالْحَاصِلُ فِيهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْجِرْمِ كَالْحَاصِلِ قَبْلَ الدَّلْكِ فِي الرَّقِيقِ فَإِنَّهُ لَا يَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي اسْتِعْدَادِهِ قَبُولُهُ، وَقَدْ يُصِيبُهُ مِنْ الْكَثِيفَةِ الرَّطْبَةِ مِقْدَارٌ كَثِيرٌ يَشْرَبُ مِنْ رُطُوبَتِهِ مِقْدَارَ مَا يَشْرَبُهُ مِنْ بَعْضِ الرَّقِيقِ .اهـ. وَقَدْ يُفَرَّقُ بِأَنَّ التَّشَرُّبَ، وَإِنْ كَانَ مَوْجُودًا فِيهِمَا لَكِنْ عُفِيَ عَنْهُ فِي التَّشَرُّبِ مِنْ الْكَثِيفِ حَالَ الرُّطُوبَةِ لِلضَّرُورَةِ وَالْبَلْوَى وَلِأَنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْحَدِيثَ يُفِيدُ طَهَارَتَهَا بِالدَّلْكِ مَعَ الرُّطُوبَةِ إِذْ مَا بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالْمَنْزِلِ لَيْسَ مَسَافَةً يَجِفُّ فِي مُدَّةِ قَطْعِهَا مَا أَصَابَ الْخُفَّ رَطْبًا وَلَمْ يُعْفَ عَنْ التَّشَرُّبِ فِي الرَّقِيقِ لِعَدَمِ الضَّرُورَةِ وَالْبَلْوَى إِذْ قَدْ جَوَّزُوا كَوْنَ الْجِرْمِ مِنْ غَيْرِهَا بِأَنْ يَمْشِيَ بِهِ عَلَى رَمْلٍ أَوْ تُرَابٍ فَيَصِيرُ لَهَا جُرْمٌ فَتَطْهُرُ بِالدَّلْكِ فَحَيْثُ أَمْكَنَهُ ذَلِكَ لَا ضَرُورَةَ فِي التَّطْهِيرِ بِدُونِهِ .وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ .وَذَكَرَ الْمُصَنِّفُ الدَّلْكَ بِالْأَرْضِ تَبَعًا لِرِوَايَةِ الْأَصْلِ وَهُوَ الْمَسْحُ فَإِنَّهُ ذَكَرَ فِي الْأَصْلِ إِذَا مَسَحَهُمَا بِالتُّرَابِ يَطْهُرُ وَفِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ أَنَّهُ إِنْ حَكَّهُ أَوْ حَتَّهُ بَعْدَمَا يَبِسَ طَهُرَ قَالَ فِي النِّهَايَةِ قَالَ مَشَايِخُنَا لَوْلَا الْمَذْكُورُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ. لَكُنَّا نَقُولُ :إِنَّهُ إِذَا لَمْ يَمْسَحْهُمَا بِالتُّرَابِ لَا يَطْهُرُ؛ لِأَنَّ الْمَسْحَ بِالتُّرَابِ لَهُ أَثَرٌ فِي بَابِ الطَّهَارَةِ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَالَ فِي الْمُسَافِرِ إِذَا أَصَابَ يَدَهُ نَجَاسَةٌ يَمْسَحُهَا بِالتُّرَابِ، فَأَمَّا الْحَكُّ فَلَا أَثَرَ لَهُ فِي بَابِ الطَّهَارَةِ فَالْمَذْكُورُ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ بَيَّنَ أَنَّ لَهُ أَثَرًا أَيْضًا . اهـ . وَقَدْ قَدَّمْنَا مَسْأَلَةَ مَسْحِ الْمُسَافِرِ يَدَهُ الْمُتَنَجِّسَةَ .وَاعْلَمْ أَنَّا قَدْ قَدَّمْنَا أَنَّ الطَّهَارَةَ بِالْمَسْحِ خَاصَّةٌ بِالْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَجُوزُ فِي غَيْرِهِمَا كَمَا قَالُوا (البحر الرائق، ج ۱، ص ۲۳۴، و ۲۳۵، باب الانجاس)

(یعنی چوبیس گھنٹوں) تک مسح کرنا درست ہے۔ ل

مسئلہ نمبر ۳ ...... وضو کر کے خفین پہننے کے بعد جس وقت پہلی مرتبہ وضو ٹوٹا ہے اس وقت سے خفین پر مسح کی مدت شروع ہونے کا اعتبار کیا جائے گا، جس وقت خفین پہنے ہیں اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

مثال کے طور پر کسی نے ظہر کے وقت (یا مثلاً دو پہر ایک بجے) وضو کر کے خفین پہنے اور پھر سورج ڈوبنے کے وقت (مثلاً شام پانچ بجے) وضو ٹوٹا تو مقیم ہونے کی حالت میں اگلے دن کے سورج ڈوبنے (یا شام پانچ بجے) تک مسح درست ہے اور سفر میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے (یا شام پانچ بجے) تک مسح کرنا درست ہے، اس کے بعد مسح کرنا درست نہیں بلکہ

ل مُدَّةُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ.

يَرَى الْجُمْهُورُ جَوَازَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ مُدَّةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِلْمُقِيمِ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا لِلْمُسَافِرِ، وَهُوَ رَأْيُ الْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ وَالثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ وَإِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ الطَّبَرِيِّ . قَالَ ابْنُ سَيِّدِ النَّاسِ فِي شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ :وَثَبَتَ التَّوْقِيتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَحُذَيْفَةَ، وَالْمُغِيرَةِ، وَأَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ .هَؤُلَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَرُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ شُرَيْحٌ الْقَاضِي، وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، وَالشَّعْبِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ .قَالَ أَبُو عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْبَرِّ :وَأَكْثَرُ التَّابِعِينَ وَالْفُقَهَاءِ عَلَى ذَلِكَ.

وَاسْتَدَلُّوا بِأَحَادِيثَ وَآثَارٍ كَثِيرَةٍ، مِنْهَا مَا رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ، قَالَ :أَمَرَنَا -يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهْرٍ ثَلَاثَةً إِذَا سَافَرْنَا، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا أَقَمْنَا، وَلَا نَخْلَعَهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا نَوْمٍ، وَلَا نَخْلَعَهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ .وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ :هُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ .رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ :هُوَ أَجْوَدُ حَدِيثٍ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؛ لِأَنَّهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهِيَ آخِرُ غَزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِرُ فِعْلِهِ.

وَيَرَى الْمَالِكِيَّةُ أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ غَيْرُ مُؤَقَّتٍ، وَأَنَّ لَابِسَ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ طَاهِرٌ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا مَا بَدَا لَهُ، وَالْمُسَافِرُ وَالْمُقِيمُ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ، مَا لَمْ يَنْزِعْهُمَا، أَوْ تُصِبْهُ جَنَابَةٌ .إِلَّا أَنَّهُ يُنْدَبُ نَزْعُهُ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيُسْتَحَبُّ كُلَّ أُسْبُوعٍ أَيْضًا(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲، ص ۱۸)

www.idaraghufran.org

پاؤں دھونا ضروری ہے۔ ۱؎

۱؎ وابتداء المدة يعتبرمن وقت الحدث عندعلمائنا رحمهم الله تعالىٰ ،حتى أن من توضأفي وقت الفجروهومقيم ،وصلى الفجر،ثم طلعت الشمس ،فلبس الخفين ،ثم زالت الشمس وصلى الظهر، ثم أحدث ،ثم دخل وقت العصر،فتوضأومسح على الخفين،فعندنامدة المسح باقية ألى الغد الى الساعة التى أحدث فيهااليوم،حتى جازله أن يصلى الظهرفى الغدبالمسح ،ولايجوز له أن يصلى العصرفى الغدبالمسح .وأنمااعتبرنا ابتداء المدة من وقت الحدث ؛لان وجوب الطهارة باعتبارالحدث،واستتارالقدم بالخف ،مانع لسراية الحدث الى القدم،وأنمايصيرمانعاًعندالحدث، وأذاكان عمله يظهرعندالحدث،تعتبرالمدة من وقت الحدث ضرورة (المحيط البرهانى جلد ا صفحه۱۷۶، الفصل السادس، فى المسح على الخفين)

(قوله :من وقت الحدث) بيان لأول وقته ولا يعتبر من وقت المسح الأول كما هو رواية عن أحمد واختاره جماعة منهم النووى وقال؛ لأنه مقتضى أحاديث الباب الصحيحة ولا من وقت اللبس كما هو محكى عن الحسن البصرى واختاره السبكى من متأخرى الشافعية؛ لأنه وقت جواز الرخصة والحجة للجمهور أن أحاديث الباب كلها دالة على أن الخف جعل مانعا من سراية الحدث إلى الرجل شرعا فتعتبر المدة من وقت المنع؛ لأن ما قبل ذلك طهارة الغسل ولا تقدير فيها، فإذن التقدير فى التحقيق إنما هو لمدة منعه شرعا، وإن كان ظاهر اللفظ التقدير للمسح أو اللبس والخف إنما منع من وقت الحدث، وفى المبسوط لشمس الأئمة السرخسى وابتداؤها عقيب الحدث؛ لأنه لا يمكن اعتبار المدة من وقت اللبس، فإنه لو لم يحدث بعد اللبس حتى يمر يوم وليلة لا يجب عليه نزع الخف ولا يمكن اعتباره من وقت المسح؛ لأنه لو أحدث ولم يمسح ولم يصل أياما لا إشكال أنه لا يمسح بعد ذلك فكان العدل فى الاعتبار من وقت الحدث اهـ.

وكذا فى النهاية ومعراج الدراية معزيا إلى مبسوط شيخ الإسلام فاستفيد منه أن مضى المدة رافع لجواز المسح أعم من كونه مسح أو لا فالأولى أن لا يجعل مضى المدة ناقضا للمسح؛ لأنه يوهم أنه إذا لم يكن هناك مسح فلا أثر لمضيها كما لا يخفى وثمرة الخلاف تظهر فيمن توضأ بعدما انفجر الصبح ولبس خفيه وصلى الفجر ثم أحدث بعد طلوع الشمس ثم توضأ ومسح على خفيه بعد زوال الشمس فعلى قول الجمهور يمسح إلى ما بعد طلوع الشمس من اليوم الثانى إن كان مقيما ومن اليوم الرابع إن كان مسافرا وعلى قول من اعتبر من وقت المسح يمسح إلى ما بعد الزوال من اليوم الثانى إن كان مقيما ومن اليوم الرابع إن كان مسافرا وعلى قول من اعتبر من وقت اللبس يمسح إلى ما بعد طلوع الفجر من اليوم الثانى إن كان مقيما ومن اليوم الرابع إن كان مسافرا وفى معراج الدراية معزيا إلى المجتبى والمقيم فى مدة مسحه قد لا يتمكن إلا من أربع صلوات وقتية بالمسح كمن توضأ ولبس خفيه قبل الفجر ثم طلع الفجر وصلاها وقعد قدرا لتشهد فأحدث لا يمكنه أن يصلى من الغد على هيئة الأولى لاعتراض ظهور الحدث فى آخر صلاته وقد يصلى خمسا وقد يصلى ستا كمن أخر الظهر إلى آخر الوقت ثم أحدث وتوضأ ومسح وصلى الظهر فى آخر وقته ثم صلى الظهر من الغد وقد يصلى به على هذا الوجه سبعا على الاختلاف اهـ(البحر الرائق شرح كنز الدقائق،باب المسح على الخفين)

مسئلہ نمبر ۳۸...... کسی نے مقیم ہونے کی حالت میں خفین پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن اور ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت نہیں گزرا تھا کہ مسافر ہوگیا (یعنی سفر کے احکام شروع ہوگئے) تو تین دن تین رات تک مسح کرتا رہے اور اگر سفر شروع ہونے سے پہلے ہی ایک دن اور ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت گزر جائے تو مدت ختم ہو چکی اب پاؤں دھونا ضروری ہے۔ [1]

مسئلہ نمبر ۳۹...... اگر سفر کی حالت میں مسح کرنا شروع کیا تھا پھر مقیم ہوگیا مثلاً اپنے وطن کی آبادی میں پہنچ گیا یا مقیم ہونے کی نیت کر لی تو اگر ایک دن ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت پورا ہو چکا ہے تو اب خفین اتار دے اب ان پر مسح درست نہیں اور اگر ایک دن ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) کا وقت ابھی پورا نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کرلے، اس سے زیادہ مسح درست نہیں۔ [2]

مسئلہ نمبر ۴۰...... اگر کسی شخص کو پاؤں سے موزے اتارنے کی صورت میں دونوں یا ایک

---

[1] وَلَوْ تَوَضَّأَ، وَلَبِسَ خُفَّيْهِ، وَهُوَ مُقِيمٌ ثُمَّ سَافَرَ، فَإِنْ سَافَرَ بَعْدَ اسْتِكْمَالِ مُدَّةِ الْإِقَامَةِ، لَا تَتَحَوَّلُ مُدَّتُهُ إلَى مُدَّةِ مَسْحِ السَّفَرِ؛ لِأَنَّ مُدَّةَ الْإِقَامَةِ لَمَّا تَمَّتْ سَرَى الْحَدَثُ السَّابِقُ إلَى الْقَدَمَيْنِ، فَلَوْ جَوَّزْنَا الْمَسْحَ صَارَ الْخُفُّ رَافِعًا لِلْحَدَثِ لَا مَانِعًا، وَلَيْسَ هَذَا عَمَلَ الْخُفِّ فِي الشَّرْعِ.
وَإِنْ سَافَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَكْمِلَ مُدَّةَ الْإِقَامَةِ، فَإِنْ سَافَرَ قَبْلَ الْحَدَثِ، أَوْ بَعْدَ الْحَدَثِ، قَبْلَ الْمَسْحِ، تَحَوَّلَتْ مُدَّتُهُ إلَى مُدَّةِ السَّفَرِ مِنْ وَقْتِ الْحَدَثِ بِالْإِجْمَا ع، وَإِنْ سَافَرَ بَعْدَ الْمَسْحِ فَكَذٰلِكَ عِنْدَنَا، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ لَا يَتَحَوَّلُ،، وَلَكِنَّهُ يَمْسَحُ تَمَامَ مُدَّةِ الْإِقَامَةِ، وَيَنْزِعُ خُفَّيْهِ، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَبْتَدِءُ مُدَّةَ السَّفَرِ، وَاحْتَجَّ بِقَوْلِهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَمْسَحُ الْمُقِيمُ يَوْمًا، وَلَيْلَةً ، وَلَمْ يُفَصِّلْ.
(وَلَنَا) قَوْلُهُ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَيَالِيَهَا ، وَهَذَا مُسَافِرٌ، وَلَا حُجَّةَ لَهُ فِي صَدْرِ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ الْمُقِيمَ وَقَدْ بَطَلَتْ الْإِقَامَةُ بِالسَّفَرِ، هَذَا إذَا كَانَ مُقِيمًا فَسَافَرَ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، فَصْلٌ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، بَيَان مُدَّة الْمَسْح)

[2] وَأَمَّا إذَا كَانَ مُسَافِرًا فَأَقَامَ فَإِنْ أَقَامَ بَعْدَ اسْتِكْمَالِ مُدَّةِ السَّفَرِ نَزَعَ خُفَّيْهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، لِمَا ذَكَرْنَا، وَإِنْ أَقَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَكْمِلَ مُدَّةَ السَّفَرِ فَإِنْ أَقَامَ بَعْدَ تَمَامِ يَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ، أَوْ أَكْثَرَ، فَكَذٰلِكَ يَنْزِعُ خُفَّيْهِ، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ؛ لِأَنَّهُ لَوْ مَسَحَ لَمَسَحَ، وَهُوَ مُقِيمٌ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ، وَهَذَا لَا يَجُوزُ، وَإِنْ أَقَامَ قَبْلَ تَمَامِ يَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ أَتَمَّ يَوْمًا، وَلَيْلَةً؛ لِأَنَّ أَكْثَرَ مَا فِي الْبَابِ أَنَّهُ مُقِيمٌ فَيُتِمُّ مُدَّةَ الْمُقِيمِ، ثُمَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَقْدِيرِ مُدَّةِ الْمَسْحِ بِيَوْمٍ، وَلَيْلَةٍ فِي حَقِّ الْمُقِيمِ، وَبِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَلَيَالِيهَا فِي حَقِّ الْمُسَافِرِ، فِي حَقِّ الْأَصِحَّاءِ (بدائع الصنائع، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، فَصْلٌ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، بَيَان مُدَّة الْمَسْح)

www.idaraghufran.org

پاؤں کے خراب یا ضائع ہونے کا ڈر ہے۔

مثلاً کوئی شخص ایسے برفستان میں ہے کہ اگر وہاں پاؤں سے موزے اتارے جائیں تو سردی کی وجہ سے پاؤں کے خراب یا بیکار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے تو ایسے وقت میں مدت ختم ہو جانے کے باوجود ان پر برابر مسح کرتے رہنا جائز ہے کیونکہ اس صورت میں یہ موزے زخم پر بندھی ہوئی پٹی کے حکم میں ہو جاتے ہیں کہ جب تک زخم ٹھیک نہ ہو پٹی پر مسح کرتے رہنا درست ہوتا ہے (کذا فی امداد المفتین ص ۲۹۸) ؎۱

؎۱ وَفِی مِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ وَلَوْ مَضَتْ، وَهُوَ يَخَافُ الْبَرْدَ عَلَى رِجْلِهِ بِالنَّزْعِ يَسْتَوْعِبُ بِالْمَسْحِ كَالْجَبَائِرِ اهـ فَأَفَادَ الِاسْتِيعَابَ وَأَنَّهُ مُلْحَقٌ بِالْجَبَائِرِ لَا جَبِيرَةً حَقِيقَةً (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، مَا يَنْقُضُ الْمَسْحَ عَلَّى الْخُفَّيْنِ)

وَلَوْ خَافَ مِنْ نَزْعِ خُفَّيْهِ عَلَى ذَهَابِ قَدَمَيْهِ مِنْ الْبَرْدِ جَازَ لَهُ الْمَسْحُ وَإِنْ طَالَتْ الْمُدَّةُ كَمَسْحِ الْجَبِيرَةِ .هَكَذَا فِي التَّبْيِينِ وَالْبَحْرِ الرَّائِقِ (الفتاوى الهندية، كِتَابُ الطَّهَارَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، الْفَصْلُ الثَّانِي فِي نَوَاقِضِ الْمَسْحِ)

ظَاهِرَ الْمُتُونِ أَنَّ الْوَاجِبَ عِنْدَ خَوْفِ سُقُوطِ رِجْلِهِ مِنْ الْبَرْدِ هُوَ الْمَسْحُ لَا التَّيَمُّمُ وَسَتَطَّلِعُ إنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى تَأْيِيدِنَا لَهُ بِالنُّقُولِ الصَّرِيحَةِ (منحة الخالق، ج ۱، ص ۱۴۹، بَابُ التَّيَمُّمِ، شَرَائِط التَّيَمُّم)

قَالَ بَعْضُ الْفُضَلَاءِ نَعَمْ ظَاهِرُ الْمُتُونِ الْمَسْحُ لَكِنْ يُرَادُ بِالْمَسْحِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى جَمِيعِهِ كَالْجَبِيرَةِ وَلَا يَتَوَقَّتُ وَيَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ صَرِيحُ كَلَامِهِمْ فِي غَيْرِ كِتَابٍ مِنْ الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ قَالَ فِي الْمُجْتَبَى، فَإِنْ مَضَتْ، وَهُوَ يَخَافُ الْبَرْدَ عَلَى رِجْلَيْهِ بِالنَّزْعِ يَسْتَوْعِبُ الْمَسْحَ كَالْجَبَائِرِ وَيُصَلِّي وَكَذَا فِي الزَّيْلَعِيِّ وَالْإِيضَاحِ وَالْحَاوِي وَمُخْتَارَاتِ النَّوَازِلِ اهـ.

قُلْت وَكَذَا فِي مِعْرَاجِ الدِّرَايَةِ وَإِمْدَادِ الْفَتَّاحِ وَشَرْحَيْ الْعَلَّامَةِ الْحَصْكَفِيِّ عَلَى الْمُلْتَقَى وَالتَّنْوِيرِ فَعُلِمَ بِهَذِهِ النُّقُولِ أَنَّ الرَّاجِحَ الْمَسْحُ لَا التَّيَمُّمُ وَنَقَلَهُ فِي السِّرَاجِ عَنْ الْمُشْكِلِ وَمُنْلَا خُسْرو وَعَنْ الْكَافِي وَعُيُونِ الْمَذَاهِبِ وَالْقُهُسْتَانِيِّ عَنْ الْخُلَاصَةِ وَفِي الْفَتْحِ عَنْ جَوَامِعِ الْفِقْهِ وَالْمُحِيطِ وَلَمْ يَذْكُرُوا التَّيَمُّمَ وَاَللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ (منحة الخالق، ج ۱، ص ۱۸۷، باب الْمَسْحَ عَلَّى الْخُفَّيْنِ، مَا يَنْقُضُ الْمَسْحَ عَلَّى الْخُفَّيْنِ)

(وَمُضِيُّ) الْمُدَّةِ وَإِنْ لَمْ يَمْسَحْ (إنْ لَمْ يَخْشَ) بِغَلَبَةِ الظَّنِّ (وَذَهَابُ رِجْلِهِ مِنْ بَرْدٍ) لِلضَّرُورَةِ، فَيَصِيرُ كَالْجَبِيرَةِ فَيَسْتَوْعِبُهُ بِالْمَسْحِ وَلَا يَتَوَقَّفُ (الدر المختار)

(قَوْلُهُ وَنَزْعُ خُفٍّ) أَرَادَ بِهِ مَا يَشْمَلُ الِانْتِزَاعَ، وَإِنَّمَا نَقَضَ لِسِرَايَةِ الْحَدَثِ إلَى الْقَدَمِ عِنْدَ زَوَالِ الْمَانِعِ (قَوْلُهُ وَلَوْ وَاحِدًا) ؛ لِأَنَّ الِانْتِقَاضَ لَا يَتَجَزَّأُ، وَإِلَّا لَزِمَ الْجَمْعُ بَيْنَ الْغَسْلِ وَالْمَسْحِ، وَأَشَارَ إلَى الْمُرَادِ بِالْخُفِّ الْجِنْسُ الصَّادِقُ بِالْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۷۵، مَطْلَبٌ نَوَاقِضُ الْمَسْحِ)

خفین پر مسح کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

مندرجہ ذیل چیزوں کے پائے جانے سے خفین کا مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱)......وضو توڑنے والی کسی چیز کا پایا جانا

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اُن چیزوں کی وجہ سے خفین کا مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے؛ اور دوبارہ مسح کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ [۱]

(۲)......دونوں موزوں یا ایک موزہ کا پاؤں سے نکالنا یا نکل جانا

اگر خفین پر مسح کرنا شروع کر دیا تھا اور پھر دونوں یا ایک موزہ اتار دیا تو موزوں پر مسح ختم ہو گیا، اب اگر وضو ہے تو صرف دونوں پاؤں دھونے پڑیں گے، مکمل وضو کرنے کی ضرورت نہیں، اور وضو نہیں تو مکمل وضو کرنے کی ضرورت ہوگی۔

اگر پورا موزہ تو نہیں اتارا لیکن اتنا موزہ اتار دیا کہ ٹخنے کی طرف سے پیر کا اکثر حصہ موزے سے باہر ہو گیا تو صحیح قول کی رو سے مسح ٹوٹ گیا۔ [۲]

---

[۱] نَوَاقِض الْمَسحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ. قَالَ -رَحِمَهُ اللَّهُ- (وَيَنقُضُهُ نَاقِضُ الْوُضُوءِ) ؛ لِأَنَّهُ بَدَلٌ عَنْ الْغُسْلِ فَيَنْقُضُهُ نَاقِضُ أَصْلِهِ كَالتَّيَمُّمِ (تبيين الحقائق جلد ۱، ص ۵۰، نواقض المسح على الخفين)

[۲] قَالَ -رَحِمَهُ اللَّهُ- (وَنَزْعِ خُفٍّ) ؛ لِأَنَّ الْحَدَثَ السَّابِقَ يَسْرِي إلَى الْقَدَمَيْنِ لِزَوَالِ الْمَانِعِ وَحُكْمُ النَّزْعِ يَثْبُتُ بِخُرُوجِ الْقَدَمِ إلَى سَاقِ الْخُفِّ ؛ لِأَنَّ مَوْضِعَ الْمَسْحِ فَارَقَ مَكَانَهُ فَكَأَنَّ قَدَمَهُ قَدْ ظَهَرَتْ لَهُ وَهَذَا ؛ لِأَنَّ سَاقَ الْخُفِّ لَا عِبْرَةَ بِهِ وَلِهَذَا يَجُوزُ مَسْحُ خُفٍّ لَا سَاقَ لَهُ بَعْدَ أَنْ كَانَ الْكَعْبُ مَسْتُورًا ، وَكَذَا يَثْبُتُ حُكْمُ النَّزْعِ بِخُرُوجِ أَكْثَرِ الْقَدَمِ إلَيْهِ فِي الصَّحِيحِ ؛ لِأَنَّ لِلْأَكْثَرِ حُكْمَ الْكُلِّ وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ إنْ خَرَجَ الْعَقِبُ أَوْ أَكْثَرُهَا إلَى السَّاقِ بَطَلَ الْمَسْحُ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ إنْ خَرَجَ أَكْثَرُ الْقَدَمِ بَطَلَ ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ إنْ بَقِيَ فِي الْخُفِّ مِنْ الْقَدَمِ قَدْرُ مَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِ لَا يُنْتَقَضُ ، وَإِلَّا انْتَقَضَ وَقَالَ بَعْضُ الْمَشَايِخِ إنْ أَمْكَنَ الْمَشْيُ بِهِ لَا يُنْتَقَضُ ، وَإِلَّا انْتَقَضَ (تبيين الحقائق جلد ۱، ص ۵۰، نواقض المسح على الخفين)

(۳)......موزہ کا تین انگلیوں کے برابر یازیادہ پھٹ جانا

موزہ پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر یازیادہ پھٹ گیا، یا گِھس کر کمزور ہو گیا،تو مسح ٹوٹ جائے گا،تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔ [1]

(۴)......مسح کی مُدَّت گزر جانا

اگرمسح کی مدت ختم ہوگئی تواس کے بعدمسح کرنا جائزنہیں رہتا،اگرمسح کی مدت ختم ہوگئی مگروہ شخص باوضوہےتوصرف موزے اتار کر دونوں پاؤں دھولے پورا وضو کرنا ضروری نہیں، اوراگر باوضونہیں ہےتو موزے اتارکر پورا وضو کرے (البتہ اگرموزہ اُتارنے سے پاؤں کے خراب یابے کار ہونے کااندیشہ ہوتو پھرمدت گزرنے کے باوجودمسح کرتے رہنا جائز ہے؛ جیسا کہ مسئلہ نمبر۴۰میں گزرا) [2]

(۵)......پاؤں میں پانی داخل ہوجانا

اگردونوں یاایک موزہ کےاندر پاؤں کےاکثر حصےتک پانی داخل ہوگیاتواس سےمسح ٹوٹ

---

[1] چمڑے کےموزوں کی جوخصوصیات واوصاف پہلے ذکر کئے جاچکے،اگرکسی موزے میں موجود تھے،لیکن استعمال کرنے سےان میں سے کوئی ایک شرط ختم ہوجائے،خواہ موزے پہنے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں،مثلاً گھس کرایسے کمزورہوگئے کہ اب ان کوپہن کرکم ازکم تین میل چلناممکن نہیں یاٹخنے سےاوپر کےحصہ میں خود سےبغیر باندھے ٹھہرنہیں سکتے یاآرپارنظرآنے لگا ہے،توان کامسح بھی ٹوٹ جائے گا۔

ظُهُورُ الرِّجْلَيْنِ أَوْ بَعْضِهِمَا بِتَخَرُّقِ الْخُفَّيْنِ أَوْ بِسُقُوطِهِمَا عَنْ مَوْضُوعِ الْمَسْحِ، وَيُنْتَقَضُ كَذَلِكَ بِظُهُورِ قَدْرِ ثَلَاثِ أَصَابِعَ مِنْ أَصَابِعِ أَحَدِ الرِّجْلَيْنِ كَمَا يَرَى ذَلِكَ الْحَنَفِيَّةُ، أَوْ بِظُهُورِ قَدْرِ ثُلُثِ الْقَدَمِ كَمَا يَرَى ذَلِكَ الْمَالِكِيَّةُ، وَفِي هَذِهِ الْحَالَةِ يَجِبُ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ عِنْدَ الْجُمْهُورِ غَيْرِ الْحَنَابِلَةِ لِاقْتِصَارِ النَّقْضِ عَلَى مَحَلِّهِ وَهُوَ الرِّجْلَيْنِ(الموسوعة الفقهية الكويتية،نَوَاقِضُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

[2] قَالَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ (وَمُضِيُّ الْمُدَّةِ)أَيْ وَيَنْقُضُهُ مُضِيُّ الْمُدَّةِ لِلْأَحَادِيثِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَى التَّوْقِيتِ اعْلَمْ أَنَّ نَزْعَ الْخُفِّ وَمُضِيَّ الْمُدَّةِ غَيْرُ نَاقِضٍ فِي الْحَقِيقَةِ وَإِنَّمَا النَّاقِضُ الْحَدَثُ السَّابِقُ لَكِنَّ الْحَدَثَ يَظْهَرُ عِنْدَ وُجُودِهِمَا فَأُضِيفَ النَّقْضُ إلَيْهِمَا (تبیین الحقائق،ج ا ،ص ۵۰،نواقض المسح على الخفين)

جاتا ہے، اور پاؤں کا دھونا ضروری ہوجاتا ہے۔

کیونکہ پانی داخل ہونے سے پاؤں دُھلے ہوئے ہونے کا حکم حاصل کرلیتا ہے، اس لئے اس کے بعد مسح معتبر نہیں۔ ؎

؎ ایک قول پورے پاؤں میں پانی داخل ہونے سے مسح ٹوٹنے کا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ وضو میں پورے پاؤں کا دھونا فرض ہے، لہٰذا جب تک پورے پاؤں کو غُسل کا حکم حاصل نہ ہوگا، اُس وقت تک فریضۂ غُسل ادا نہ ہونے کی وجہ سے مسح نہیں ٹوٹے گا، اور اکثر پاؤں کا اعتبار ہونے کی وجہ مشہور قاعدہ للاکثر حکم الکل ہے۔
پھر پانی داخل ہونے کا حکم اس وقت لگایا جائے گا، جبکہ اتنی مقدار میں پانی داخل ہو، جو غُسل کے لئے کافی ہو، کیونکہ نقضِ مسح کی علت پاؤں کا مغسول ہوجانا ہے، اور صرف پانی کی تری کا پہنچ جانا کافی نہیں، کیونکہ اس پر غُسل کے بجائے زیادہ سے زیادہ مسح کا اطلاق آسکتا ہے، اور اس کی نظیر ثوبِ طاہر کے ثوبِ نجس سے ملنے یا ملفوف ہونے کا مسئلہ ہے جس میں فقہاء نے تقاطر کا اعتبار فرمایا ہے۔

وَيَنْتَقِضُهُ أَيْضًا دُخُولُ أَحَدِ خُفَّيْهِ الْمَاءُ ؛ لِأَنَّ رِجْلَهُ تَصِيرُ بِذَلِكَ مَغْسُولَةً وَيَجِبُ غَسْلُ رِجْلِهِ الْأُخْرَى لامْتِنَاعِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا وَذَكَرَ الْمَرْغِينَانِيُّ أَنَّ غَسْلَ أَكْثَرِ الْقَدَمِ يَنْقُضُهُ أَيْضًا فِي الْأَصَحِّ (تبيين الحقائق جلد ۱ ،ص ۵۰ ،نواقض المسح علي الخفين)

(وَيَنْقُضُهُ) أَيْ الْمَسْحَ (نَاقِضُ الْوُضُوءِ) ؛ لِأَنَّهُ بَعْضُهُ (وَنَزْعُ الْخُفِّ) لِسِرَايَةِ الْحَدَثِ السَّابِقِ إلَى الْقَدَمِ، وَإِسْنَادُ النَّقْضِ إلَى نَزْعِ الْخُفِّ مَجَازٌ وَكَذَا فِي مُضِيِّ الْمُدَّةِ، وَفِي تَوْحِيدِ الْخُفِّ إشَارَةٌ إلَى نَزْعِ أَحَدِهِمَا كَافٍ فِي بُطْلَانِ الْمَسْحِ فَيَجِبُ نَزْعُ الْآخَرِ ؛ إذْ لَا يُجْمَعُ الْغُسْلُ وَالْمَسْحُ فِي وَظِيفَةٍ وَاحِدَةٍ.(وَمُضِيُّ الْمُدَّةِ) بِالْأَحَادِيثِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَى التَّوْقِيتِ وَيَنْقُضُهُ أَيْضًا دُخُولُ الْمَاءِ أَحَدَ خُفَّيْهِ لِصَيْرُورَتِهَا مَغْسُولَةً(مجمع الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر ،نَوَاقِضُ الْمَسْحَ عَلَى الْخَف)

ولو مسح على الخف ثم دخل الماء الخف وابتل من رجله قدر ثلاث أصابع أو أقل، لا يبطل مسحه، ولو ابتل جميع القدم فبلغ الماء الكعب بطل المسح، روى ذلک عن أبی حنيفة رحمه الله، ويجب غسل الرجل الأخرى، ذكره فی حيرة الفقهاء.وعن الفقيه أبی جعفر رحمه الله: إذا أصاب الماء أكثر أحد رجليه ينتقض مسحه، ويكون بمنزلة الغسل وبه قال بعض المشايخ، وقد حكى أيضاً عن الفقيه هذا رحمه الله أنه قال مرة على نحو ما ذكرنا فی كتاب الحيرة ، وبعض مشايخنا قالوا لا ينتقض المسح، على كل حال لأن استتار القدم بالخف يمنع سراية الحدث إلى القدم، فلا يقع هذا غسلاً معتبراً فلا يوجب انتقاض المسح (المحيط البرهانی، ج ۱ ، ص ۳۵۳، كتاب الطهارات،الفصل السادس فی المسح على الخفين،بيان ما يبطل المسح على الخفين)

والخامس :دخول الماء أحد خفيه حتى تصير رجله مغسولة ينقضه أيضاً، ويجب غسل رجله الأخرى لمنع المسح الجمع، وإن لم يبلغ لا ينقض وزاد أبو جعفر فی "نوادره :"

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

(۶)......غسلِ جنابت کالاحق ہوجانا

جب کسی پر غسل واجب ہو، تو اس حالت میں غسل کے وقت خفین پر مسح کرنا جائز نہیں، اسی وجہ سے اگر کسی نے خفین پہنے ہوئے ہیں، اور اس حالت میں اُس پر غسل واجب ہوجائے، تو

﴿گزشتہ صفحے کابقیہ حاشیہ﴾

أن الماء إذا أصاب أكثر الرجل ينقض، وفى "الحاوى "إذا ابتل جميع أحد القدمين ينقض مسحه، ذكره فى "الزيادات "غسلت إحدى الرجلين أو بعض الرجل لا يجوز المسح، وفى المرغينانى الأصح أن غسل أكثر القدم ينقضه، وفى متنه إذا بلغ الماء أكثر رجله الواحدة روايتان فى انتقاض المسح(البناية،نواقض المسح على الخفين)

وينقضه أيضا دخول أحد خفيه الماء ؛ لأن رجله تصير بذلک مغسولة ويجب غسل رجله الأخرى لامتناع الجمع بينهما وذكر المرغينانى أن غسل أكثر القدم ينقضه أيضا فى الأصح(تبيين الحقائق،نواقض المسح على الخفين)

(وينتقض) أيضا (بغسل أكثر الرجل فيه) لو دخل الماء خفه وصححه غير واحد. (وقيل لا) ينتقض وإن بلغ الماء الركبة (وهو الأظهر) كما فى البحر عن السراج؛ لأن استتار القدم بالخف يمنع سراية الحدث إلى الرجل، فلا يقع هذا غسلا معتبرا، فلا يوجب بطلان المسح نهر(الدر المختار)

لُفَّ طَاهِرٌ فِي نَجِسٍ مُبْتَلٍّ بِمَاءٍ إنْ بِحَيْثُ لَوْ عُصِرَ قَطَرَ تَنَجَّسَ وَإِلَّا لَا .وَلَوْ لُفَّ فِي مُبْتَلٍّ بِنَحْوِ بَوْلٍ، إنْ ظَهَرَ نَدَاوَتُهُ أَوْ أَثَرُهُ تَنَجَّسَ وَإِلَّا لَا (الدر المختار، باب الانجاس، فَصْلُ الِاسْتِنْجَاءِ)

وَإِذَا بُسِطَ الثَّوْبُ الطَّاهِرُ الْيَابِسُ عَلَى أَرْضٍ نَجِسَةٍ مُبْتَلَّةٍ فَظَهَرَتْ الْبِلَّةُ فِي الثَّوْبِ لَكِنْ لَمْ يَصِرْ رَطْبًا وَلَا بِحَالٍ لَوْ عُصِرَ يَسِيلُ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَقَاطِرٌ لَكِنْ مَوْضِعُ النَّدْوَةِ يُعْرَفُ مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ الصَّحِيحُ أَنَّهُ لَا يَصِيرُ نَجَسًا، وَكَذَا لَوْ لَفَّ الثَّوْبَ النَّجَسَ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَالنَّجَسُ رَطْبٌ مُبْتَلٌّ وَظَهَرَتْ نَدْوَتُهُ فِي الثَّوْبِ الطَّاهِرِ لَكِنْ لَمْ يَصِرْ بِحَالٍ لَوْ عُصِرَ يَسِيلُ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَقَاطِرٌ لَا يَصِيرُ نَجَسًا .اهـ (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج ۱، ص ۲۴۴، باب الانجاس)

وإذا بسط الثوب الطاهر اليابس على أرض نجسة مبتلة وظهرت البلة فى الثوب لكن لم يصر رطباً ولا يحال لو عصر يسيل منه شيء متقاطر لكن موضع الندوة يعرف من سائر المواضع الصحيح أنه لا يصير نجساً وكذا لو لف الثوب النجس فى ثوب طاهر والنجس رطب مبتل وظهرت ندوته فى الثوب الطاهر لكن لم يصر بحال لو عصر يسيل منه شيء متقاطراً لا يصير نجساً (فتاوىٰ قاضى خان، ج ۱، ص ۳۱، و ۳۲، كتاب الطهارة، فصل فى النجاسة التى تصيب الثوب أو الكف أو البدن أو الأرض)

خفین کا مسح ختم ہو جاتا ہے۔ ل

فائدہ: جس صورت میں ایک پاؤں کے موزے کا مسح ٹوٹ جاتا ہے اس صورت میں دوسرے پاؤں کے موزے کا مسح بھی خود بخود ٹوٹ جاتا ہے۔ ٢

عمامہ، ٹوپی، دستانے اور پٹی پر مسح کا حکم

پہلے گزر چکا ہے کہ قرآن مجید سے وضو کے چار فرائض ثابت ہیں، جن میں سے ایک فرض سر کا مسح کرنا ہے، اور باقی تین فرائض مسح کے بجائے اعضاء کو دھونے سے متعلق ہیں، یعنی ایک چہرہ کا دھونا، دوسرے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا، تیسرے دونوں پیروں کا ٹخنوں تک دھونا۔ لہٰذا جب تک قرآن مجید کے مذکورہ حکم کے مقابلے میں قرآن مجید کی آیت یا متواتر یا مشہور درجے کی احادیث نہ ہوں اس وقت تک قرآنی حکم کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

اور خفین پر مسح کرنا تو کیونکہ متواتر یا مشہور احادیث وروایات سے ثابت ہے، اس لیے قرآن مجید میں وضو کے دوران پیروں کے دھونے کا حکم ہونے کے باوجود اہلُ السنہ والجماعہ اہلِ علم حضرات نے خفین پر مسح کے جائز ہونے کے نظریہ کو اختیار کیا ہے۔

اور خفین پر مسح کرنے کے علاوہ وضو کے دوسرے قرآنی فرائض (چہرہ اور ہاتھ دھونے اور سر کا مسح کرنے) کے مقابلے میں کوئی حکم اس درجہ اور حیثیت سے ثابت نہیں۔ لہٰذا وضو کے دیگر

ل وُجُودُ مُوجِبٍ لِلْغُسْلِ كَالْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ، فَإِذَا وُجِدَ أَحَدُ هٰذِهِ الْمُوجِبَاتِ انْتَقَضَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَوَجَبَ نَزْعُهُمَا وَغَسْل جَمِيعِ الْبَدَنِ، وَيُجَدِّدُ الْمَسْحَ عَلَى خُفَّيْهِ بَعْدَ لُبْسِهِمَا بَعْدَ تَمَامِ الطَّهَارَةِ إِنْ أَرَادَ ذٰلِكَ(الموسوعة الفقهية الكويتية،نَوَاقِضُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ)

٢ (وينقضُهُ :ناقضُ الوضوء ، ونزعُ الخُفّ، ذَكَرَ لفظَ الواحد، ولم يقلْ :نَزْعَ الخُفَّين؛ ليفيدَ أنَّ نزعَ أحدِهما ناقض، فإنَّه إذا نَزَعَ أحدَهما وجبَ غَسْلُ إحدى الرِّجلين، فوجبَ غَسْلُ الأُخرى، إذ لا جمعَ بين الغَسْلِ والمسح، وكذا إن دخلَ الماءُ أحدَ خُفَّيه حتَّى صارَ جميعُ الرِّجل مغسولا، وإن أصابَ الماءُ أكثرَها، فكذا عند الفقيه أبي جعفر (شرح الوقاية، ج٢، ص٨٣، كتاب الطهارة)

وَكَذٰلِكَ إِذَا نَزَعَ أَحَدَهُمَا أَنَّهُ يُنْتَقَضُ مَسْحُهُ فِي الْخُفَّيْنِ، وَعَلَيْهِ نَزْعُ الْبَاقِي، وَغَسْلُهُمَا لَا غَيْرُ إِنْ لَمْ يَكُنْ مُحْدِثًا، وَالْوُضُوءُ بِكَمَالِهِ إِنْ كَانَ مُحْدِثًا (بدائع الصنائع، ج ١ ص ١٢، فَصَل بَيَانُ مَا يَنْقُضُ الْمَسْحَ)

فرائض (چہرہ اور ہاتھ دھونے اور سر کا مسح کرنے) کا معاملہ اپنے حال پر برقرار رہا۔

اسی وجہ سے وضو کے دوران مرد وعورت سب کو سر پر مسح کرنا اور ہاتھ منہ دھونا ضروری ہے، عمامہ، ٹوپی، اوڑھنی، دستانوں وغیرہ پر مسح کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس طرح کپڑے پر مسح کرنا کہلاتا ہے، نہ کہ سر پر مسح کرنا یا منہ دھونا؛ البتہ اگر عمامہ، ٹوپی، اوڑھنی کا کپڑا باریک ہو اور اس کے اوپر سے مسح کرنے کا اثر سر تک پہنچ جائے اور سر کے مسح کی فرض مقدار پوری ہوجائے تو پھر جائز ہے، کیونکہ اس صورت میں سَر کا مسح کرنا پایا جاتا ہے۔ [1]

اور بعض احادیث میں جو عمامہ پر مسح کا ذکر ہے وہ مشہور یا متواتر درجہ کی نہیں ہیں اور ان کے بارے میں قرآنی حکم کے تحفظ کے پیشِ نظر یہ تاویل بھی ہوسکتی ہے کہ عمامہ اُتارے بغیر اس کے نیچے سے ہاتھ لے جاکر سر کا یا عمامہ پیچھے ہٹا کر سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا ہو، خاص طور پر جبکہ بعض احادیث وروایات میں یہ وضاحت بھی پائی جاتی ہے۔ [2]

---

[1] وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَالْبُرْقُعِ وَالْقُفَّازَيْنِ، وَيَجُوزُ عَلَى الْجَبَائِرِ(الاختيار لتعليل المختار، ج ۱ ص ۲۵، باب المسح على الخفين)

وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ، وَالْقَلَنْسُوَةِ، لِأَنَّهُمَا يَمْنَعَانِ إصَابَةَ الْمَاءِ الشَّعْرَ، وَلَا يَجُوزُ مَسْحُ الْمَرْأَةِ عَلَى خِمَارِهَا، لِمَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا- أَنَّهَا أَدْخَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ الْخِمَارِ، وَمَسَحَتْ بِرَأْسِهَا وَقَالَتْ :بِهَذَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إلَّا إذَا كَانَ الْخِمَارُ رَقِيقًا يُنْفِذُ الْمَاءَ إلَى شَعْرِهَا، فَيَجُوزُ لِوُجُودِ الْإِصَابَةِ(بدائع الصنائع، ج ۱ ص ۵،بيان اركان الوضوء)

[2] عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ(ابو داود،رقم الحديث ۱۴۷ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ)

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ ؟ فَقَالَ :أَمِسَّ الْمَاءَ الشَّعْرَ(مصنف ابن أبى شيبة،رقم الحديث ۲۳۲ مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الْمَسْحَ عَلَيْهَا وَيَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهِ)

عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ، قَالَ:رَأَيْتُ عَلِيًّا أَتَى الْغَيْطَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ ، وَعَلَيْهِ إزَارٌ وَرِدَاءٌ وَعِمَامَةٌ وَخُفَّانِ ، فَرَأَيْتُهُ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ ، فَرَأَيْتُ رَأْسَهُ مِثْلَ رَاحَتِي ، عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِّ الأَصَابِعِ مِنَ الشَّعْرِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ (ايضاً رقم الحديث ۲۳۳)

عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ (ايضاً، رقم الحديث ۲۳۴)

عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأَ فَرَفَعَ الْعِمَامَةَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ (ايضاً، رقم الحديث ۲۳۸)

عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ إذَا كَانَتْ عَلَى إبْرَاهِيمَ عِمَامَةٌ ، أَوْ قَلَنْسُوَةٌ رَفَعَهَا ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى يَافُوخِهِ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

البتہ بیماری ومعذوری کے احکام الگ ہوا کرتے ہیں، اس لیے بیماری ومعذوری کی صورت میں (مثلاً زخم یا ہڈی وغیرہ ٹوٹنے کی وجہ سے) اگر کسی عضو پر پٹی بندھی ہوئی ہو یا پلستر چڑھا ہوا ہو، اور اس کو اتار کر دھونے میں بیماری پیدا ہونے یا موجود بیماری کی مقدار یا مدت کے بڑھنے کا ڈر ہو تو پھر ہاتھ بھگو کر اس پٹی یا پلستر کے اوپر سے مسح کرنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر شدید سردی کی وجہ سے سر پر کپڑا لپیٹا ہوا ہے، یا موزے پہن رکھے ہیں، مثلاً کوئی برفستان میں ہے، اور کپڑا یا موزے اُتارنے سے بیمار ہونے یا بیماری کے بڑھنے یا عضو کے شَل ہونے کا قوی ڈر ہے، تو بھی اوپر سے مسح جائز ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔ [1]

فقط واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔ محمد رضوان

۷/ ربیع الاول/ ۱۴۲۸ھ

اضافہ واصلاح: ۷/ شوال المکرّم/ ۱۴۲۸ھ

تخریج وتحقیق بارِ دوم

۲۷/ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ۔ 20/ فروری 2012ء بروز پیر

دارالافتاء والاصلاح ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(مصنف ابن أبی شیبة، رقم الحدیث ۲۳۵ مَنْ کَانَ لاَ یَرَی الْمَسْحَ عَلَیْهَا وَیَمْسَحُ عَلَی رَأْسِهِ)
عَنْ أَبِی الْبَخْتَرِیِّ، قَالَ: رَأَیْتُ الشَّعْبِیَّ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ (ایضاً، رقم الحدیث ۲۳۶)
عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّهُ کَانَ یَنْزِعُ الْعِمَامَةَ وَیَمْسَحُ رَأْسَهُ بِالْمَاءِ (ایضاً، رقم الحدیث ۲۳۷)
عَنْ أَفْلَحَ، قَالَ: کَانَ الْقَاسِمُ لاَ یَمْسَحُ عَلَی الْعِمَامَةِ، یَحْسِرُ عَنْ رَأْسِهِ فَیَمْسَحُ عَلَیْهِ (ایضاً رقم الحدیث ۲۳۹)

[1] عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: "بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَکَوْا إِلَیْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ یَمْسَحُوا عَلَی الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِینِ" (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۲۳۸۳، واللفظ له سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث ۱۴۶)
فی حاشیة مسند احمد: إسناده صحیح، رجاله ثقات.
(وکفی المسح علی ما ظهر من الجسد بین عصابة المفتصد) ونحوه إن ضره حلها تبعا للضرورة لئلا یسری الماء فیضر الجراحة وإن لم یضر الحل حلها وغسل الصحیح ومسح الجریح وإن ضره المسح ترکه (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الطهارة، فصل فی الجبیرة ونحوها)

www.idaraghufran.org